۱۷۲۳۲

۲۳۳۴۵۱
م ۔ م

سید مہدی علی خان

مباحث ہندوستان زمینداری و رعیت داری

سنہ ۱۸۸۰ع

رساله

درباب

مباحث بندوبست زمینداری و رعیتواری

مؤلفه

مولوی سید مهدی علی خان صاحب

معتمد مدار المهام سرکار عالی علاقه مالگذاری

بنظر

مزید آگاهی عهده داران سرکار عالی

در مطبع

سینٹیفک سوسئیٹی علیگڈه باهتمام شیخ علیم الله

بقالب طبع درآمد

سنه ۱۲۹۷ هجری مطابق سنه ۱۲۸۹ فصلی و سنه ۱۸۸۰ ع

فہرست مطالب رسالہ الموسوم بہ

مباحث

بندوبست زمینداری و رعیت واری

مضمون | صفحہ

مضمون — صفحه

باب اول

باب دوم

مضمون — صفحه

مضمون — صفحه

طريقهٔ تصفيهٔ تنازعات سرحد

پیمایش

کیفیت تاریخي حالات موضع

باب سوم

مضمون صفحه

باب چهارم

صفحه | مضمون

باب پنجم

مضمون | صفحہ

باب ششم

باب هفتم

مضمون | صفحہ

بحث مقدار مالگذاری پر

سہولت تحصیل مالگذاری پر بحث

بحث ضمانت مالگذاری پر

بحث گروہ زمینداران پر

مضمون | صفحه

مضمون | صفحه

خاتمہ

مباحث

بندوبست زمینداري و رعیت واري

چند روز هوئے که همنے ایک رساله متضمن نوعیت حقیت اراضي مطابق فقهه حنفیه و قوانین سلطنت مغلیه مشتهر کیا تها اُس میں بحث یهه تهي که اراضي واقع اندرون حدود موضع کس کي ملکیت هی بادشاه کي یا اُن لوگوں کي جو اُس اراضي کے امورات عامه پر اختیار رکهتے هیں اور زمیندار کهلاتے هیں یا اُن کي جو زمیں کاشت کرتے هیں اور جو کاشتکار کهلاتے هیں *

اُس رساله میں همنے فقهه حنفیه اور قوانین سلطنت مغلیه دونوں سے ثابت کیا تها که هندوستان میں ملکیت اراضي واقع اندرون حدود موضع اُن لوگوں کي هی جو زمیندار کهلاتے هیں بشرطیکه وه یا اُن کے قایم مقام موجود هوں اب اس رساله میں نسبت بندوبست زمینداري اور رعیت واري کے بحث کرنا چاهتے هیں لفظ بندوبست رعیت واري غلط هی بلکه صحیح طور سے اُس کو بندوبست مزارع واري کهنا چاهیئے مگر چبکه یهه لفظ بطور غلط العام کے مشهور و زبان زد هوگیا هی اسلیئے میں بهي اس لفظ کو اُسي طرح بمعني بندوبست مزارع واري استعمال کرونگا *

لفظ زمیندار و کاشتکار یا مزارع کا استعمال مدبران مملکت نے نهایت مختلف معنوں پر کیا هی اور مملکت وسیع هندوستان میں بهي مختلف حیثیت و حقوق کے اشخاص پر اُس کا اطلاق هوتا هی اسلیئے ضرور هی که میں اُن معنوں کو اپنے رساله میں بوضاحت بیان کردوں جن معنوں میں اُن لفظوں کا استعمال میں نے اس رساله میں کیا هی اور اُسي کے ساتهه اُن کے اُن انواع اور حقوق کا بهي بیان کروں جو حسب قوانین مروجه ممالک مختلفه اقطاع هندوستان یعني بنگال و اضلاع شمال و مغرب و پنجاب و دکن میں قرار پائے هیں اور پهر بندوبست زمینداري و رعیت واري کي بحث شروع کروں پس میرا یهه رساله آتهه بابوں اور ایک خاتمه پر منقسم هی اور اُس کي تفصیل یهه هی *

گویهه مطالب جنپر اس رساله میں بحث منظور هی نهایت عظیم الشان هیں اور هر مضمون اسکا مستحق هی که ایک مجلس عقلا و تجربه کار لوگوں کي بحث و غور میں آوے مگر جهاں تک مجهه سے هوسکا هی میں نے اسپر غور کي هی اور بڑے بڑے مدبروں نے جو کتابیں اس باب میں لکهي هیں اُنسے بهي مدد لي هی جنکا حواله جا بجا اس رساله میں دیا جاویگا بااین همه میں نهیں کهه سکتا که میرا یهه رساله ایک کامل رساله هوگا هاں شاید اسقدر هو که جو لوگ ان مضامین پر بحث کرتے هیں اُنکي توجهه کو اپني طرف بهي متوجهه کرے اور سرکار عالي کے عهده داروں کو اُسکے پڑهنے سے کسیقدر زیاده بصیرت حاصل هو اور اسي اصلي مقصود سے اس رساله کي تالیف میں کوشش کي گئي هی والله المستعان

باب اول

لفظ زمیندار و کاشتکار کي مراد اور اُنکے اقسام اور اُنکے حقوق کے بیان میں جو حسب قوانین ممالک مختلفه یا رواج ملک کے قرار پائے هیں

زمیندار — یهه فارسي لفظ هی جسکے معني ایسے شخص کے هیں جو زمین سے کسي قسم کا تعلق رکهتا هو خواه ملکیت کا یا کاشت کا یا آؤر کسي قسم کا *

یهه لفظ مسلمانوں کا ایجاد کیا هوا هی جب مسلمانوں نے هندوستان کو فتح کیا تو هندوستان کے تمام باشندوں کي زمینیں (بجز اُنکے جنکي زمینیں بوجوهات متعدده ضبط کي گئي تهیں اور افسران فوج یا آؤر لوگوں کو عطا هوئي تهیں) اُنهي لوگوں کے قبضه ملکیت میں بحال رکهي گئي تهیں جو قبل از فتح اُنکے مالک اور اُنپر قابض تهے اور اُنهي لوگوں پر لفظ زمیندار کا اطلاق هوتا تها جسکي مراد یهه تهي که اُس سے اُسکي زمین لي نهیں گئي بلکه وه خود اپني زمین اپنے پاس رکهتا هی اور جوکه عموماً تمام هندوستان کے باشندوں کي زمینیں اُنهي کے پاس بحال رکهي گئي تهیں اسلیئے باشندهٔ هندوستان پر زمیندار کا لفظ بولا جاتا تها اور گویا قوم مفتوح کا لقب زمیندار هوگیا تها *

اس امر کي تصدیق سر جارج کیمپبل نے بهي اپنے اُس مضمون میں جو بنام تینیور آف لینڈ ان انڈیا یعني حالت قبضه اراضي هندوستان موسوم هی کي هی — وه لکهتے هیں که ابتدا میں مسلمان بیشتر اس لفظ کو اسطرح پر استعمال کرتے تهے جیسے هم لفظ نیٹو کو بمعني باشندهٔ ملک استعمال کرتے هیں اور اُسکے معني ملک کے لوگوں کے لیتے تهے *

بعد اسکے جیسا که سر جارج کیمپبل نے بهي لکها هی یهه لفظ خراج گذار والیان ملک پر جو بالکل مفتوح نهیں هوئے تهے بلکه مطیع اور باج گذار هوگئے تهے اطلاق کیا جاتا تها — سلاطین مغلیه کي تاریخ میں اور خصوصاً تزک جهانگیري میں جسکو خود شهنشاه جهانگیر نے اپنے قلم سے لکها هی جابجا بڑے بڑے باج گذار راجاؤں کو زمیندار کرکے

لکھا ھی — اسکا مقصد بھي یھي تھا کہ جو ملک اور زمین اُنکے قبضہ میں تھي وہ بدستور اُنکے پاس بحال رکھي گئي تھي اور اسي مناسبت سے زمیندار کا اطلاق اُنپر ھوتا تھا *

سلطنت مغلیہ میں ایک عہدہ تھا جسکے ذمہ کسي قطعہ ملک کي تحصیل مالگذاري اور انتظام متعلق اراضي کا کام ھوتا تھا اور جو شخص کہ اس عہدہ پر مقرر ھوتا تھا وہ بھي زمیندار کہلاتا تھا وہ عہدہ بعنیہ ایسا تھا جیسے کہ ھمارے زمانہ میں اودہ کے ملک میں چکلہ داري کا عہدہ تھا — یہہ عہدہ سلاطین مغلیہ کا ایجاد کیا ھوا نہ تھا بلکہ ھندوؤں کے زمانہ سے چلاآتا تھا — سرجارج کیمپبل لکھتے ھیں کہ " ھندوؤں کے شاستر میں ضلع کے عہدہ داروں کا ذکر پایا جاتا ھی اور معلوم ھوتا ھی کہ وہ بیشتر کلاں تر رقبوں میں ایسا ھي منصب رکھتے تھے جیسے کہ گانؤں کے مکھیا گانؤں میں رکھتے ھیں — وہ مالک ایک ھزار یا ایک سو یا دس گانؤں کے تھے اور ظاھرا یہہ عہدہ دار موروثي تھے مجھکو نہیں معلوم ھوتا ھی کہ مرھٹوں نے اسي طرح کے عہدے خاص پرانے زمانہ سے اخذ کیئے ھیں یا اس قوم کے برھمنوں نے ازسرنو ایجاد کیئے ھیں لیکن ھم نے بالیقین مرھٹوں کے ملکوں میں یہہ طریقہ معین پایا ھی کہ وھاں دیسمکھہ وہ عہدہ دار ھیں جو ایک بڑے علاقہ پر اختیار رکھتے ھیں " *

رفتہ رفتہ اس لفظ کا استعمال مختلف ممالک میں ایسے شخص پر ھونے لگا جو زمین سے کسي قسم کا علاقہ رکھتا ھی — مالکان دیہہ پر بھي زمیندار کے لفظ کا اطلاق ھونے لگا ملک پنجاب میں عموماً یہہ لفظ اشخاص زراعت پیشہ پر اطلاق کیا جاتا ھی خواہ وہ مالک زمین ھو یا کاشتکار — اضلاع شمال و مغرب کے بھي بہت سے ضلعوں میں جو پنجاب کي طرف واقع ھیں لفظ زمیندار اکثر اُسي طرحپر اطلاق کیا جاتا ھی بلکہ اکثر وہ لوگ جن کے پاس کوئي زمین بھي کاشت کے لیئے بالفعل موجود نہیں ھی مگر اُن کا پیشہ کاشتکاري کا ھی وہ بھي اپنے تئیں زمیندار بتاتے ھیں — پس گویا وہ لوگ پیشہ کاشتکاري پر اطلاق زمیندار کرتے ھیں — اس رسالہ میں ھمکو اس بات سے بحث مطلوب نہیں ھی کہ لفظ زمیندار کا کس کس وجوہ سے کن کن لوگوں پر

اطلاق کیا گیا هی یا کیا جاسکتا هی بلکه هم کو اس لفظ کے اُس استعمال سے بحث هی جس مراد سے ایسے شخص یا اشخاص پر جو اراضی واقع اندرون حدود موضع سے علاقه رکھتے هیں بولا جاتا هی اور جن کو هم زمینداران موضع کے نام سے تعبیر کرتے هیں *

زمیندار — جس شخص یا اشخاص نے کسی قطعه یا قطعات زمین پر آبادي اور زراعت اور دیگر اغراض متعلقه کاشتکاري کے قبضه حاصل کیا اور اپنے قبضه کو اُن حدود تک وسعت دي جهاں تک که وه دے سکتا تها یا دینے کي خواهش رکهتا تها اور اسطرح پر اُس نے اپني اراضي مقبوضه کي حد کو قایم کرلیا جو کسي نه کسي نام سے موسوم هوگئی *

اُس شخص یا اشخاص یا اُنکے قایم مقاموں کو هم زمیندار موضع کهتے هیں *

اور اُس استحقاق کو جو بذریعه اس قبضه کے اُسکو حاصل هوا حقیت زمینداري موضع *

اور اُس اراضي محدود کو موضع *

هر موضع میں اس قسم کے لوگوں کے متعدد طرح پر نشان پائے جاتے هیں جن سے معلوم هوتا هی که اس موضع کے کون لوگ زمیندار تھے یا هیں *

۱ — موضع کے نام سے جو اکثر اول آباد کرنے والے کے نام سے یا ایسے لقب سے جو اُس سے متعلق هو موسوم هوتا هی *

۲ — کسي قومي لقب سے منسوب هونے سے جیسے جٹ پوري شیخو پور سید پور *

۳ — گڑهي یا دیگر مکانات قدیم سے جن سے که دیگر باشندگان موضع پر فوقیت اور امتیاز ظاهر هوتا هی *

۴ — پرانے باغات اور باغوں کے ناموں سے *

۵ — کوؤں اور تالابوں اور اُن کے ناموں سے *

۶ — اُس پشتیني اختیار اور اقتدار سے جو لوگوں کے آباد کرنے اور اُن کو مکانات بنانے کے لیئے زمین دینے اور لاوارث مکانات پر قبضه کرنے کے استحقاق سے پایا جاتا هی *

٧- اُس پشتینی استحقاق سے جو باشندگان موضع سے کسی حق مثل پر جوت گھر دیواری یا کمین قوم سے کام و خدمت لینے سے ثابت ہوتا ہی *

٨- اُس پشتینی اقتدار سے جو کاشتکاروں کو کاشت کے لیئے زمین دینے اور اُن سے اُس کا معاوضہ لیتے رہنے سے ظاہر ہوتا ہی *

٩ -اُس پشتینی اختیار سے جو بعض قسم کے کاشتکاروں کو کاشت سے بیدخل کردینے سے حاصل ہوتا ہی *

١٠ - اُس پشتینی اختیار سے جو اراضی اُفتادہ پر قبضہ رکھنے اور اُس کی خود رو پیداوار کے لیتے رہنے اور تالابوں اور جھیلوں کی قدرتی یا عملی پیداوار پر استحقاق رکھنے سے جس کو جلکر اور بنکر کے نام سے تعبیر کرتے ہیں قایم ہوتا ہی *

١١- اُس پشتینی اقتدار امتناع سے جو کاشتکاروں کو اراضی کاشت میں بلا اجازت ایسی چیز کے قایم کرنے سے جو اراضی سے غیر منفک ہو پایا جاتا ہی *

١٢ اُس عمل در آمد سے جو کل اراضی واقع اندرون حدود موضع کی مالگذاری ادا کرنے یا ہر ایک کاشتکار سے ہر ایک قطعہ زمین کی مالگذاری دلوانے سے ظاہر ہوتا ہی *

١٣- احکام عام کی تعمیل کی ذمہ داری سے جو سلطنت کی طرف سے نسبت موضع یا باشندگان موضع یا واردات موضع نافذ ہوتے ہیں *

١٤ - اُس عام شہرت کی شہادت سے جس سے اُس گرد و نواح کے تمام لوگ متفق اللفظ جانتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ وہ موضع کس کا آباد کیا ہوا ہی *

١٥ - اُس فوقیت اور اعلی اقتدار سے جو پشت در پشت بہ نسبت دیگر باشندگان موضع کے تسلیم ہوتا چلا آتا ہی *

١٦ - اُس رعایت اور حقوق سے جو سلطنت سے بوجہہ اُس فوقیت کے اور بوجہہ اُس خدمت کے جو کاشتکاروں سے زر مالگذاری تحصیل کروانے میں ہوتی ہی مقرر ہوتے ہیں *

١٧ - اُن تعظیمی اور انعامی رسوم کے ادا کرنے سے جو تہواروں میں دیگر اشخاص کی طرف سے یا اُنکے ساتھہ برتی جاتی ہیں *

ایسے بھي بہت سے مواضع پائے جاتے ھیں جن میں ایسے اشخاص جنکو حقوق مذکورہ حاصل تھے موجود نہیں ھیں اور حوادث اور انقلاب زمانہ سے معدوم اور مفقود ھوگئے ھیں اور انتظام موضع کے لیئے دیگر اشخاص باشندگان موضع کي مرضي یا حاکم کي تجویز یا خود اپنے ذاتي رسوخ اور اقتدار سے قایم ھوگئے ھیں اور گو اُس طرح کا استحقاق جو اشخاص معدوم کو حاصل تھا اُنکو حاصل نہیں ھوتا مگر اُنکے تمام اقتدارات کو عمل میں لاتے ھیں اور اکثر یہہ اقتدار بطور وراثت کے اُنکي نسل میں بھي چلاجاتا ھی اور یہي وہ لوگ ھیں جو مقدم کہلاتے ھیں مگر اُنکو حقیت زمینداري میں کوئي استحقاق حاصل نہیں ھوتا جبتک کہ سلطنت سے اُنکو وہ حق عطا نہ ھو *

بنگالہ میں جو لوگ زمیندار قرار پائے در حقیقت وہ زمینداران موضع نہ تھے عہدہ دار زمیندار تھے — غلطي سے اُنکو زمیندار موضع قرار دیدیا جسطرح کہ دکن میں دیسمکھہ ھیں جنکو زمیندار بولتے ھیں مگر درحقیقت وہ صرف ذمہ دار انتظام اور تحصیل لگان کے ھیں نہ مالک اراضي - ابتدا میں تو سر جرج کیمپبل کي بھي یہي راے تھي لیکن بعد کو اُنھوں نے اپني اس راے کو تبدیل کردیا اور یہہ تاویل کي کہ جو اختیار اور حقوق بمحفوظي حقوق حقیت داران ماتحت ھمنے زمینداران بنگالہ کو دیئے ھیں وہ اُس سے کچھہ زیادہ نہیں ھیں جو عہدہ زمینداري سے علاقہ رکھتے تھے — پس بنگالہ میں کوئي نا انصافي نہیں ھوئي مگر یہہ تاویل صحیح نہیں ھی اور اُسکا تفرقہ زیادہ تر اُس وقت معلوم ھوتا ھی جب کہ ھم اراضي اُفتادہ اور پیداوار جاکر اور بنکر پر خیال کرتے ھیں — کیونکہ حالت موجودہ میں اُسکي پیداوار وہ لوگ اینتے ھیں جو بالفعل زمیندار قرار دیئے گئے ھیں اور اگر اصلي زمینداران موضع زمیندار قرار دیئے جاتے تو اُسکے پانے کے وہ مستحق ھوتے — بہر حال ھم کو اس مقام پر اس سے بحث کرني کچھہ ضرور نہیں ھی کہ کس ملک میں زمینداروں کے قرار دینے میں غلطي ھوئي اور کس ملک میں نہیں ھوئي بلکہ ھم کو بیان کرنا چاھیئے کہ جہاں زمینداري بندوبست ھوا ھی وھاں زمینداروں کو کیا کیا حقوق حاصل ھیں *

حقوق زمینداري — تمام هندوستان میں جہاں بندوبست زمینداري ہوا ہی وہاں اُن لوگوں کو جو زمیندار قرار پائے ہیں قانوناً مفصلۂ ذیل حقوق حاصل ہیں *

۱— تمام اراضي واقع اندرون حدود موضع کے خواہ وہ مزروعہ ہو یا غیر مزروعہ یا جنگل اور جھیل اور تالاب اور اراضي باغات اور اراضي مکانات اُن سب کي ملکیت اُن کو حاصل ہی *

۲— یہہ حق ملکیت بذریعہ وراثت اور بیع اور رہن اور ہبہ قابل انتقال ہی *

۳— اُن کو اس بات کا استحقاق حاصل ہی کہ جو جمع مالگذاري سلطنت نے اُس موضع کي بابت تجویز کي ہی اُس پر موضع کا بندوبست اُنھي کے ساتھہ کیا جاے نہ کسي دوسرے کے ساتھہ *

۴ — اُن کو اس بات کا استحقاق حاصل ہی کہ دیگر اشخاص سے جو اُس موضع میں کاشت کرتے ہیں لگان وصول کریں *

۵— اُن کو بعض صورتوں میں کاشتکاروں پر اضافہ لگان کا اختیار حاصل ہی *

۶—اُن کو بعض صورتوں میں کاشتکاروں کو کاشت سے بیدخل کردینے کا اختیار حاصل ہی *

۷— اراضي اُفتادہ کا خود تردد کرنا یا اور لوگوں کو کاشت کو دینا اُن کے اختیار میں ہی *

۸— تمام پیداوار جلکر اور بنکر کے لینے کا اور بعض صورتوں میں دیگر قسم کے ابواب تحصیل کرنے کا اُن کو استحقاق حاصل ہی *

۹— تمام محاصل موضع میں سے سرکاري مالگذاري ادا کرنے کے بعد جو منافع بچے اُس کي ملکیت اُن کو حاصل ہی *

کاشتکار — وہ لوگ جو موضع میں حق زمینداري نہیں رکھتے مگر اُس کي زمین کاشت کرتے ہیں درحقیقت کاشتکار ہیں مگر مختلف ملکوں میں بلحاظ اُن کے حقوق کے اُن کے مختلف نام ہوگئے تھے جیسے موروثي غیر موروثي — چھپربند — پاہي کاشت — مستحق قبضہ — تابع مرضي زمیندار — شکمي — رعیت — حال کے قوانین نے اُن تمام ناموں کو تبدیل کردیا ہی اور بلحاظ اُنکے حقوق اور حیثیت کے جداگانہ

نام قرار دیئے ہیں — اسلیئے اب ان ناموں سے بحث کرنا بےفائدہ ہی — پس میں أنهي ناموں سے اُن کے حالات و حقوق بیان کرونگا — مگر رعیت کے لفظ سے بحث کرنا مناسب سمجھتا ہوں کیونکہ اس لفظ کو بمعني کاشتکار استعمال کرنا درحقیقت ایک بڑي غلطي ہی اور اس غلطي نے انگریزي دفاتر میں یہاں تک کہ کونسل کے قانونوں میں بھي دخل پایا ہی — سرجارج کیمپبل نے بھي اس لفظ پر مواخذہ کیا ہی - وہ لکھتے ہیں کہ " رعیت کا لفظ بہت بیجا مستعمل ہوتا ہی - یہہ عربي لفظ ہی اور اس میں شک نہیں کہ فارسي زبان کے سبب سے یہہ لفظ مروج ہوا ہی اس کے معني نگہباني کے ہیں یا عام شخص کے ہیں بمقابلہ رئیس کے — چنانچہ هندوستان کے لوگ بھي آج تک اسي معني میں مستعمل کرتے ہیں - آسامي یعني کاشتکار کے واسطے نہیں بولتے " *

یہہ مواخذہ سرجارج کیمپبل کا بہت درست اور بجا ہی — رعیت بمقابلہ بادشاہ یا فرمانروا کے شمار کي جاتي ہی — مگر ایک رواج ہوگیا تہا کہ ہر ایک اعلی افسر کے ماتحت جو لوگ ہوتے تھے اُن پر بھي بمقابلہ اُس اعلی افسر کے رعیت کا استعمال ہوتا تہا - رفتہ رفتہ دیہات کے باشندوں میں بھي اس کے استعمال کي نوبت آئي وہاں تین قسم کے لوگ پائے جاتے تھے — ایک زمیندار جو سب سے اعلی درجہ رکھتا تہا اور ایک کاشتکار جو درجہ میں اُس کے بعد تہا اور ایک اہل حرفہ اور نیچ قوم جیسے جولاهے — بڑھئي — مزدور — کولي - چمار — کھٹیک وغیرہ — اس اخیر قسم کے لوگوں پر بھي بمقابلہ زمیندار کے رعایا کا اطلاق ہوتا تھا لیکن کاشتکار پر رعایا کا اطلاق کبھي نہیں ہوا — شاید صوبہ اودہ میں کاشتکار پر بھي رعیت کا اطلاق ہوتا ہو کیونکہ اُسي ملک کے قوانین میں یہہ غلطي زیادہ تر پائي جاتي ہی مگر دکھن میں جہاں بندوبست رعیت واري ہی اور گویا حاکم اور سرکار وقت مالک اور کاشتکار اراضي کے قابض ہیں اور سرکار اور کاشتکار میں کوئي دوسرا واسطہ نہیں ہی وہاں کے کاشتکاروں پر رعیت کا اطلاق کرنا کچھہ بیجا نہیں ہی *

اقسام کاشتکاران — جو کہ هندوستان کے ہر ایک صوبہ میں کاشتکاروں کے اقسام اور حقوق میں کسي قدر اختلاف ہی اس لیئے میں ہر ایک صوبہ کے کاشتکاروں کے حالات کو جداگانہ بیان کرونگا *

ممالک مغربي و شمالي

اضلاع شمال و مغرب میں دو قسم کا بندوبست هی — استمراري اور غیر استمراري یعني میعادي اور اس لیئے کاشتکاروں کے حقوق مختلف هیں جیسا که ذیل میں بیان هوتا هی *

۱ — آسامیان بشرح لگان معین — یهه قسم اُن دیهات سے متعلق هی جهاں بندوبست استمراري هی اور یهه وه کاشتکار هیں جو بندوبست استمراري سے آج تک یا تاریخ مخاصمت سے بیس برس ماقبل سے بلا کسي پټه میعادي کے باداے لگان معین اپني اراضي کاشت پر قابض هیں *

۲ — آسامیان ساقطالملکیت — یهه وه لوگ هیں جن کے حقوق زمینداري زایل هوگئے هیں مگر اراضي سیر جو اُن کي کاشت میں تهي اُس کي نسبت بعد زوال حق زمینداري کے کاشتکار متصور هوتے هیں *

۳ — آسامیان مستحق دخیلکاري — یهه وه کاشتکار هیں جو باره برس تک برابر زمین کاشتکاري پر قابض رهے هوں اور باپ کا قبضه بیٹے کے قبضه میں شامل تصور کیا جاے اور اگر اُسنے ابتداءً بذریعه کسي پټه میعادي کے اراضي کاشتکاري پر قبضه پایا هو تو حساب قبضه دوازده ساله کا بعد انقضاے میعاد پټه شروع هوگا *

۴ — آسامیان غیر مستحق دخیلکاري — مذکوره بالا کاشتکاروں کے سوا جو کاشتکار هیں وه سب آسامیان غیر مستحق دخیلکاري میں داخل هیں اور اسي قسم میں آسامیان شکمي بهي داخل هیں جنهوں نے آسامیان دخیلکاري یا آسامیان ساقطالملکیت یا آسامیان بشرح لگان معین سے یا زمیندار سے اُسکي اراضي سیر کي بابت پټه لیا هو یا کسي اراضي کو بوجهه اُجرت کاشت کرتے هوں *

حقوق کاشتکاران — آسامیان بشرح لگان معین کے حقوق قابل وراثت وانتقال هیں *

آسامیان ساقطالملکیت اور مستحق دخیلکاري قبضه رکهنے کي مستحق هیں اور اُنکے حقوق قابل وراثت اور صرف مابین ورثا قابل انتقال هیں — اور آسامیان ساقطالملکیت مستحق هیں که آسامیان

غیر مستحق دخیلکاري کي شرح سے في روپیہ چار آنہ کم پر کاشت کریں *

آسامیان غیر مستحق دخیلکاري کا کوئي حق دخیلکاري بجز اُس شرایط معاہدہ کے جو ہو اور کچھہ نہیں ہی *

آسامیان بشرح لگان معین پر اضافہ لگان نہیں ہوسکتا *

آسامیان ساقط الملکیت اور آسامیان مستحق دخیلکاري پر بجز صورتہاے مندرجہ ذیل کے اضافہ لگان نہیں ہوسکتا *

(الف) بذریعہ معاہدہ تحریري کے —

(ب) بذریعہ حکم عہدہ دار بندوبست کے —

(ج) اس وجہہ پر کہ جو شرح لگان اس قسم کي اراضي پر اَور آسامیان اداکرتي ہیں وہ اُس سے کم ہی —

(د) مالیت پیداوار کي یا اراضي کي قوت پیداوار بلا محنت کاشتکار کے بڑہ گئي ہی —

(ہ) اس وجہہ پر کہ مقدار اراضي کي جو آسامي کے قبضہ میں ہی اُس مقدار سے زیادہ ہی جس مقدار زمین کي وہ لگان دیتا ہی —

یہہ آسامیان مندرجہ ذیل وجوہات پر تخفیف لگان کي بھي مستحق ہیں *

(الف) رقبہ اُس اراضي کا کم ہی یا کم ہوگیا ہی —

(ب) اس وجہہ پر کہ مالیت پیداوار کي یا اُس اراضي کي قوت پیداوار ایسي وجہہ سے کم ہوگئي ہی جو اُسکے اختیار سے باہر تھي —

باقي اقسام کي آسامیوں کو اس قسم کا کوئي حق نہیں ہی *

صوبہ اودہ

صوبہ اودہ میں یہہ بات قابل افسوس ہی کہ کاشتکاروں کے حقوق محفوظ نہیں کیئے گئے مدبران سلطنت نے اس افسوس ناک حالت کے اصلاح پر لانیکي بہت کوشش کي اور بہت سے مباحثے ہوئے مگر اودہ میں ایک ایسي پیچیدگي پڑگئي تھي کہ وہ عقدہ حل نہوا الا اُنکي کوششوں کا یہہ نتیجہ ہوا کہ وہاں مالک اعلی اور مالک ادنی قرار

ہوائے مگر یہہ تقسیم ملکیت اراضي سے متعلق ہی کاشتکاروں سے متعلق نہیں ہی اب اودہ میں صرف دو قسم کے کاشتکار ہیں جنکو رعیت کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہی *

رعیت مستحق دخیلکاري — یہہ وہي اشخاص کاشتکار ہیں جنکا حق ملکیت اعلی یا ادنی ساقط ہوگیا ہی اور جنکو اضلاع شمال مغرب میں آسامیان ساقط‌الملکیت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہی صرف زمانہ سقوط ملکیت کے حساب میں کسیقدر تفاوت ہی *

رعیت غیر مستحق دخیلکاري — باقي تمام کاشتکار غیر مستحق دخیلکاري میں داخل ہیں *

حقوق کاشتکاران — قسم اول کے کاشتکاروں کي حقیت بذریعہ وراثت وارثوں کے پاس منتقل ہوتي ہی *

اُنکو یہہ حق ہی کہ جبتک زر لگان دیتے ہیں قابض رہیں اور جبتک کہ عدالت سے اُنپر باقي لگان کي ڈگري نہوئے اور عدالت سے حکم بیدخلي نہو بیدخل نہونگے *

ایک عمدہ حق اودہ کے کاشتکاروں کو دیا گیا ہی کہ جس کاشتکار نے ترقي حیثیت اراضي کے لیئے کچھہ ایسے کام جو آبپاشي یا نکاسي زمین غرقي سے متعلق ہوں اور چاہ وغیرہ بنائے ہوں تو جب تک اُس کا معاوضہ بذریعہ نقد یا بذریعہ عطاے پٹہ کسي اراضي کے بہ تخفیف زر لگان واسطے ایک میعاد کے ندیا جاوے اُسوقت تک وہ بیدخل نہیں ہوسکتا *

ایسي اراضي پر جس کي ترقي حیثیت اُمور مذکورہ کے سبب ہوئي ہو اضافہ لگان نہیں ہوسکتا *

سواے اس کے اَور قسم کي اراضي پر بھي بجز وجوہات مندرجہ ذیل کے اَور کسي طرح اضافہ لگان نہیں ہوسکتا *

(الف) اس وجہہ پر کہ جو شرح لگان اس قسم کي اراضي پر اسي قسم کي رعایا ادا کرتي ہیں اُس سے کم ہی —

(ب) اس وجہہ پر کہ جو شرح لگان اسي قسم کي اراضي پر رعایاے غیر مستحق دخیلکاري ادا کرتي ہی اُس سے فیصدي ساڑھے بارہ روپیہ سے زیادہ کم ہی —

(ج) اس وجهه پر كه مقدار اراضي كي رعيت كے پاس اُس مقدار سے زيادہ هى جس مقدار كي وہ فيس ديتي هى —

(د) بذريعه تجويز بندوبست جديد —

تخفيف لگان كا بهي وجوهات مندرجه ذيل پر آساميوں كو استحقاق هى *

(الف) رقبه اُس اراضي كا كم هى يا كم هو گيا هى —

(ب) اس وجهه پر كه پيداوار اُس اراضي كي بوجهه خشكي يا ژالہ زدگي يا اَوْر كسي آفت سے جو حيطه اقتدار رعيت سے باهر هى كم هوگئي هى —

پنجاب

پنجاب ميں كاشتكاروں كے ليئے لفظ مزارع اختيار كيا گيا هى اور اُس كے اقسام حسب ذيل هيں *

ا — مزارع مستحق قبضه مستقل — هر مزارع اپني زمين ميں قبضه مستقل كا مندرجه ذيل صورتوں ميں مستحق سمجها جاتا هى *

(الف) جس نے كه تين پشت سے بابت زمين مقبوضه اپني كے مالك كو سواے معاملہ سركاري كے اور كچهه بطور ابواب يا لگان نه ديا هو اور نه اُس كے معاوضه ميں كوئي خدمت كي هو —

(ب) وہ مزارع جس كي زمين كے مالك نے حق ملكيت سے دستبرداري كرلي هو —

(ج) وہ مزارع جو گانوں آباد كرنے والے كے ساتهه آباد هوا هو —

(د) جو اُس گانوں ميں جسكي زمين كا وہ مزارع هى جاگيردار رها هو اور اراضي كاشت بيس برس سے اُسكے قبضه ميں هو —

(ﮦ) بندوبست ميں جو لوگ مستحق قبضه قرار پائے اور كسي تجويز عدالت سے يا اَوْر كسي طرح پر اُن كے حق باطل نهيں هوئے —

(وٓ) وہ مزارع جنكا حق قبضه كسي وجوهات پر به تجويز عدالت قرار پايا —

۲ — مزارع غیر مستحق قبضہ مستقل — سواے مذکورہ بالا مزارعوں کے باقي مزارع قبضہ مستقل کا کوئي حق نہیں رکھتے *

پنجاب کے قانون میں ایک نہایت مفید قاعدہ یہہ بنایا گیا ھی کہ کسي مزارع کو جو حق قبضہ مستقل نہ رکھتا ہو صرف زمانہ ھي کے گذرنے سے حق قبضہ مستقل حاصل نہیں ھوتا —

حقوق کاشتکاران — مزارعان مستحق قبضہ مستقل کو اراضي مذکور میں حقوق مفصلہ ذیل حاصل ھیں —

(الف) وہ بطور وراثت قابض کے وارثوں کو پہونچتي ھی اور وارثوں میں اولاد نرینہ اور اگر وہ نہوں تو یکجدي رشتہ داران نرینہ شمار ھوتے ھیں —

(ب) اُن کو اپني زمین مقبوضہ کے انتقال کرنے کا اختیار حاصل ھی مگر مالک زمین کو حق شفع یعني تقدم خریداري حاصل ھی —

(ج) وہ اپني اراضي سے بے دخل نہیں ھوسکتے جب تک کہ باقي لگان کي اُنپر ڈگري نہوے اور نیز مالک معاوضہ ترقي حیثیت زمین کا جو آبپاشي کي چیزوں کے بنانے یا زمین کو سیلاب کي غرقي سے نکالنے یا کوئیں بنانے میں یا بنجر زمین کو توڑنے یا صاف کرنے میں تیس برس کے اندر خرچ ھوا ھو نقداً خواہ فائدہ مند اجارہ کسي دوسري زمین کا دیکر ادا نکرے —

(د) مزارع جس کو حق قبضہ مستقل حاصل نہیں ھی اور اُس پر باقي لگان کي ڈگري ھو تو بے بیدخل کردیا جائیگا —

اضافہ لگان — مزارعان مستحق قبضہ مستقل پر مندرجہ ذیل وجوھات سے ایزادي لگان ھوسکتي ھی —

(الف) جس قدر زمین کا وہ لگان دیتا ھی اُس سے زاید زمین اُس کے قبضہ میں ھو —

(ب) اُس کي شرح لگان اُسي قسم اور اُسي حیثیت اراضي کے مزارعان کي شرح لگان سے کم ھی —

تخفیف لگان — مزارعان مستحق قبضہ دو وجہہ پر تخفیف لگان کا دعوے کرسکتے ھیں *

(الف) جس قدر زمین کا لگان دیتے ھیں اُس مقدار سے زمین کم ھی یا کم ھوگئی ھی —

(ب) طاقت پیداوارزمین کی کسی غیر اختیاری سبب سے گھٹ گئی ھی —

مدراس و بمبئی و میسور

ان صوبوں میں رعیت واری بندوبست ھی — سرکار بمنزلہ زمیندار کے ھی اور ھر شخص جو زمین کاشت کرتا ھی بطور رعیت کے ھی اور اپنی اراضی مقبوضہ کا لگان سرکار کو دیتا ھی — اُسکی اراضی مقبوضہ کا بندوبست اُسکے ساتھہ ایک میعاد معین تک کردیا جاتا ھی اور وہ میعاد اکثر تیس برس کی ھوتی ھی — پس ان صوبوں میں گویا ایک ھی قسم کے کاشتکار ھیں *

حقوق کاشتکاران — اُن کاشتکاروں کو حسب مندرجہ ذیل حقوق حاصل ھیں *

(الف) اُنکا استحکام حق اس پر مشروط ھی کہ سرکاری مطالبہ ٹھیک وقت پر ادا کیا جاے —

(ب) تا اختتام میعاد بندوبست اُن پر اضافہ لگان نہیں ھوتا — بعد انقضاے میعاد قابل ترمیم ھوتا ھی —

(ج) میعاد بندوبست کے ختم ھونے سے اُن کے حق دخیلکاری میں کچھہ خلل واقع نہیں ھوتا —

(د) اُن کو اختیار ھی کہ اپنی اراضی مقبوضہ شکمی آسامیوں کو کاشت کے لیئے دیں اور گورنمنٹ بعض شرایط کے ساتھہ اُن کو اپنی آسامیوں سے لگان وصول کرنے میں مدد دیسکتی ھی —

(ہ) اُنکا حق قبضہ بطور وراثت اُنکے وارثوں پر اور بطور عطیہ یا نیلام یا رھن کے منتقل ھوسکتا ھی اور اُس انتقال کی صرف اطلاع حاکم کو دینی ھوتی ھی *

(و) اگر اراضي اُفتادہ هو تو حکام ضلع سے درخواست کرکے وہ
اپني کاشت کو بڑھا سکتے هیں -

(ز) اُنکو اختیار حاصل هی که اپنے تمام قبضه کو یا اُسکے
کسي حصہ کو جس کي حدود پیمایش کي روسے قرار
دي گئي هوں چھوڑدیں لیکن قبل شروع سال اُنکو اطلاع
دیني چاهیئے -

صوبۂ اماني برار متعلق ممالک محروسہ سرکار عالي

اس صوبه میں اُنهي اصول بندوبست رعیت واري پر جو صوبه
مدراس و بمبئی و میسور میں رائج هیں رعیت واري بندوبست هوا
هی اور قریباً کل کے سي ساله بندوبست کاشتکاروں کے ساتهه کیا گیا هی
اور جو حقوق که صوبهاے مذکورہ بالا میں کاشتکاروں کو حاصل هیں وهي
اس صوبه کے لوگوں کو بهي حاصل هیں *

خاص علاقه سرکار عالي

علاقه سرکار عالي میں بهي چودہ برس سے طریقه وصول مالگذاري
بقاعدہ انتظام رعیت واري جاري هی اور کاشتکاروں کو عموماً بلاکسي
خصوصیت قوم و ذات وسکونت کے اسي قسم کے حقوق حاصل هیں
لیکن هر کهیت کي مقدار اور حیثیت اراضي دریافت کرکے جمع واجب
ایک میعاد معین کے لیئے مشخص نهیں هوئي هی — چار برس
هوئے که بغرض استحکام ان حقوق کے اُنهي اصول کے مطابق جو صوبه
بمبئي میں جاري هیں سرکار عالي کے علاقه میں بهي پیمایش اور
بندوبست کا کام جاري هوا هی اور ضلع اورنگ آباد کي چند تحصیلوں
کا بندوبست سي ساله ختم هوگیا هی — بهر حال علاقه سرکار عالي
میں رعیت واري طریقه وصول مالگذاري جاري هی اور کل علاقه میں
مندرجه ذیل حقوق کاشتکاروں کو حاصل هیں جن اضلاع میں که
بندوبست پیمایشي هوا هی وهاں ان حقوق کو به تعین اراضي
و تشخیص لگان زیادہ تر استحکام هوگیا هی *

(الف) اُسکي بیدخلي اراضي مقبوضہ سے نهیں هوسکتي جبتک
که زر لگان ادا کرتا رهے *

(ب) اُس کي حقيت بذريعه وراثت اُسکے وارثوں پر منتقل هوتي هی -

(ج) اُسکو اپني حقيت کاشتکاري کے اَوْر طرحپر انتقال کا بهي اختيار حاصل هی -

(د) جن علاقوں میں ! که بندوبست هوگیا هی اُن میں تا اختتام بندوبست لگان کا اضافه نهیں هوسکتا — اور جهاں که اس قسم کا بندوبست نهیں هوا وهاں بهي اُس مقدار سے زیادہ کا جو واجب قرار پائي هی مطالبه نهیں هوتا -

(ه) بعد ختم هونے سال کے یا ختم هونے کسی پته کے حق دخیلکاري میں کچهه خلل واقع نهیں هوتا اور جهاں بندوبست هوگیا هی وهاں بهي میعاد بندوبست کے ختم هونے سے اُنکے حق دخیلکاري میں کچهه نقصان واقع نهیں هوگا -

(و) کاشتکاروں کو اختیار هی که شکمي آسامیوں سے اپني اراضي میں تردد کرائیں -

(ز) اُفتادہ اراضي کو حسب قاعدہ اپني کاشت میں لیکر اپني کاشت کو بڑها سکتے هیں -

(ح) اُنکو ایسے کام کرنے کا بهي اختیار هی جس سے حیثیت اراضي ترقي پاوے اور اُنکے حقوق جو اُس ترقي سے پیدا هوتے هیں محفوظ رهتے هیں -

(ط) اُنکو بالکل آزادي هی که جب چاهیں شروع سال میں کاشت اراضي سے استعفا دیدیں -

جن ممالک میں زمیندارانه بندوبست هوتا هی اور کاشتکار ماتحت زمیندار کیئے جاتے هیں اُن اضلاع میں دو قسم کے قاعدوں کا قرار دینا ضرور هوتا هی — اول قاعدہ اضافه لگان کا — دوسرے! قاعدہ تخفیف لگان کا — مگر جهاں که رعیت واري بندوبست هی اور سرکار نے خود کاشتکاروں کا لگان مقرر کردیا هی تو وهاں یهه دونوں قاعدے متعلق نهیں هوسکتے — کیونکه اضافه لگان کا اختیار تا میعاد بندوبست یا تا اختتام

بمیعاد معاهدہ سرکار کو حاصل نہیں ہوتا اور تخفیف لگان کا قاعدہ اصلیئے متعلق نہیں ہوسکتا کہ اگر کسي حالت میں ایسي ضرورت پیش آئے تو اُس کا نام تخفیف لگان نہیں ہوسکتا بلکہ وہ صورت ترمیم بندوبست کي ہوگي *

لگان کي تخفیف کي ایک اَوْر بھي صورت ہوتي ہی یعني آفت ارضي اَور سماوي — جیسے ژالہ زدگي اور مانع خوري سیلابی اور قحط سالي — ایسي حالت میں سرکار جو بنظر ترحم بحال کاشتکاران کسي قدر لگان چھوڑ دیتي ہی یا معاف کردیتي ہی یا اسکا وصول کسي آیندہ فصل پر ملتوي کردیتي ہی تو ظاہر میں تخفیف لگان کي صورت معلوم ہوتي ہی لیکن درحقیقت یہہ ایک عارضي رعایت ہی سرکار کي جانب سے مگر درحقیقت تخفیف لگان سے اس کو کچھہ علاقہ نہیں ہی کیونکہ بندوبست رعیت واري میں واقعي تخفیف لگان اُسي وقت ہوسکتي ہی جبکہ ترمیم بندوبست عمل میں آوے *

باب دوم

عام ابتدائي کاموں کے بیان میں جو بندوبست سے متعلق ہیں

ہر پرگنہ کي فہرست موضع وار

سب سے اول کام جو بندوبست میں ہی وہ اس بات کا قرار دینا ہی کہ موضع جسکا بندوبست کیاجاتا ہی وہ کس قسم کا ہی — مواضع چار قسم کے ہوتے ہیں ایک موضع اصلي - ایک موضع خارجي - ایک موضع داخلي — ایک موضع مرکبہ *

موضع اصلي — ایسے قطع یاقطعات زمین کو کہتے ہیں جس پر اُن لوگوں نے جنہوں نے وہاں بسنا یا بسانا چاہا تھا امورات متعلقہ زراعت کے مقاصد سے ابتداءً اُس پر قبضہ کیا ہو اور وہ کسي نام سے معروف و مشہور ہو اور اُسکي حدود معلوم و معین ہوں *

موضع خارجي — اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کوئي گانوں جس کا رقبہ بہت بڑا ہی اور آبادي سے کھیت بہت دور پڑتے ہیں تو اُسي گانوں کے

لوگ اُسي رقبہ میں کسي دوسري جگہہ آبادي کرلیتے ھیں ایسي بستي تین طرح پر قایم ھوتي ھی *

اول صرف اس غرض سے کہ کاشتکار اپني اراضي کاشت کے قریب رھیں اس کے سوا اَور کوئي تبدیل نوعیت حقیت میں نہیں ھوتي ایسي آبادي پروہ کہلاتي ھی *

دوسرے وہ آبادي ھی جو مالکان اراضي جدا بستي بساتے ھیں اور اپنے حصہ کي اراضي کو بھي جداگانہ محدود و معین کر لیتے ھیں مگر اُس بستي کا کوئي جداگانہ نام قرار نہیں دیتے بلکہ اُسي گانوں کي طرف نسبت کرتے ھیں — ایسي حالت میں وہ نئي آبادي اُسي گانوں کے نگلہ کے نام سے کہلائي جاتي ھی *

تیسرے یہہ کہ اُن مالکان اراضي نے جنہوں نے وہ جدا بستي بسائي ھی اور اپني اراضي مقبوضہ کو بھي جدا کرلیا ھی اور اُس بستي کا جداگانہ نام بھي قرار دیا ھی اور سرکاري دفتر میں بھي اُس کا وہ جدید نام مندرج کروا دیا ھی تو یہہ ایک مستقل موضع قرار پاتا ھی اور موضع خارجي کہلاتا ھی *

موضع داخلي — کبھي ایسا ھوتا ھی کہ جو چھوٹے چھوٹے گانوں پاس پاس ھوتے ھیں اُن سب کي آبادي متفرق جگہہ سے اُٹھکر ایک جگہہ بس جاتي ھی اور دوھرے نام سے وہ موضع مشہور ھوجاتا ھی مثلاً فرض کرو کہ ایک موضع سالار پور تھا اور ایک جگہہ مکرم پور اُن دونوں کي آبادي ایک ھوگئي اور وہ موضع سالار پور مکرم پور کے نام سے مشہور ھوگیا اور سرکاري کاغذات میں بھي یہہ دوھرا نام بطور نام واحد کے مندرج ھونے لگا مگر رقبہ اُن دونوں موضعوں کا علاحدہ علاحدہ اور معلومۃالحدود ھی تو ان دونوں موضعوں میں سے ایک موضع جس کي آبادي بجاے خود قایم رھي موضع اصلي کہلائیگا اور وہ موضع جس کي آبادي اُس میں شامل ھوگئي ھی وہ موضع داخلي کہلاویگا *

موضع مرکبہ — جب دو یا زیادہ گانوں کي آبادي ایک جگہہ ھوجاے اور اُن کا رقبہ بھي مخلوط ھوجاوے اور جداگانہ معلومۃالحدود نرھے اور اُن کے نام سے مل کر بمنزلہ ایک نام کے ھوجاویں اور سرکاري

دفتروں میں بھي وھي مرکب نام بطور نام واحد کے مندرج ھو تو وہ مواضع ملکر ایک موضع تصور کیا جاویگا اور موضع مرکبہ کے نام سے کہلاویگا *

اس تحقیقات سے مقاصد بندوبست میں چنداں فائدہ نہیں پہونچتا لیکن بندوبست کا ایک بڑا مقصد یہہ بھي ھی کہ ملک کي تاریخ اور ملکي حالات اور ملک کي آبادي کي ترقي اور تنزل کے اسباب معلوم ھوں اور یہہ تحقیقاتیں ان چیزوں کے دریافت کرنے کے لیئے نہایت ھي مفید اور بکار آمد ھیں جس شخص نے کبھي کسي ملک کي موجودہ حالت کو پرانے عہد کے کاغذات سے مقابلہ کیا ھوگا تو اُس نے دیکھا ھوگا کہ مثلاً اکبر یا شاھجہاں یا عالمگیر کے عہد کے کاغذات میں کسي پرگنہ میں سو گانوں مندرج ھیں اور اب اُسي حدود پرگنہ میں ایک سو دس ھیں اور اُن دسوں گانوں کے نام کا پتا اُن پرانے کاغذات میں نہیں ملتا اور کسي پرگنہ میں اس کے برخلاف حال پایا ھوگا یعني پرانے کاغذات میں مثلاً کسي پرگنہ میں سو گانوں مندرج ھیں اور اب نوے پائے جاتے ھیں اور دس گانوں کا نام نہیں ملتا اس تحقیقات سے ان سب باتوں کا کہ وہ دس گانوں کیونکر بڑہ گئے اور یہہ دس گانوں کیونکر گھٹ گئے بخوبي پتا مل جاتا ھی اور یہہ تحقیقات ملکي حالات کے دریافت کرنے میں بڑي مدد دیتي ھی *

اس تحقیقات کے بعد جس پرگنہ کا بندوبست شروع ھوتا ھی اُس پرگنہ کے کل مواضع کي فہرست بنائي جاتي ھی جسمیں کیفیات مذکورہ بالا مندرج ھوتي ھیں مگر اُن حالات سے قطع نظر کرکر جو موجودہ رقبہ موضع میں شامل ھی خواہ وہ موضع اصلي ھو یا خارجي یا داخلي یا مرکبہ وھي رقبہ اُس موضع کا قرار پاتا ھی اور اُسیکے مطابق اُس موضع کي حد بندي کي جاتي ھی بندوبست کا عملي کام اسي حد بندي سے شروع ھوتا ھی اور گویا یہي پہلا کام بندوبست کا کہلاتا ھی — اس کام کو بندوبست کي اصطلاح میں حد بست کہتے ھیں *

حد بست مواضع

حد بست سے مقصد یہہ ھی کہ موضع کے ھر طرف کي حدود جو قدیم سے معین اور محدود ھوتي ھیں علانیہ معلوم اور مشہور ھو جاویں — کاغذات بندوبست میں بالتفصیل اُنکا پتا اور نشان مندرج ھوجاوے اسلیئے

ضرور هوتا هی که کمپاس سے اُسکا نقشه بنالیا جاوے اور موضع کي حدوه پر بهي جهاں جهاں اُن میں انحراف واقع هوا هی اور زاویئے پیدا هوئے هیں وهاں کوئي مستحکم نشان قایم کردیئے جاویں *

حد بست کرتے وقت بعض دفعه مواضع ملحقه کے مالکوں کے ساتهه نزاع پیدا هوتي هی یعني ایک گاؤں والا کهتا هی که میرے گانوں کي اس طرف کي حد فلاں مقام تک هی اور اُسکي ملحقه سرحد کے گانوں والے کهتے هیں که یهاں تک اُسکي حد نهیں هی بلکه یهه ٹکڑا همارے حد میں داخل هی اور اسي سبب سے سرحد کي نزاع پیدا هوتي هی اور اُسکا قطعي تصفیه کرنا اور حد کا قرار دینا ایک ضروري امر بندوبست کا هوتا هی چنانچه اسکا تصفیه قطعي اُن دستوروں اور قوانین کے بموجب جو هر ایک ملک میں جاري هیں کیا جاتا هی اور جو امر که اُس تصفیه کي روسے قرار پاوے وهي حد اُس موضع کي تسلیم کي جاتي هی *

اسکے بعد بندوبست میں یهه کام هی که اُس موضع کے کل رقبه کي پیمایش کي جاوے — اندروني پیمایش مختلف قسم کے موضعوں کي اور مختلف قسم کے بندوبستوں کي جداگانه طور پر هوتي هی اسلیئے اُسکا ذکر هر ایک قسم کے بندوبست کے ساتهه کرینگے لیکن نهایت مناسب هی که کل رقبه کي مجموعي پیمایش بهي کیجاوے اور اُسکا نقشه بهي بنایا جاوے اُس نقشه میں حدود موضع کا اور کل اراضي مزروعه کا اور کل اراضي قابل الزراعت کا اور کل اراضي ناقابل الزراعت کا نشان بنادینا چاهیئے جسکے دیکهنے سے صاف معلوم هو که موضع میں کسقدر اراضي مزروعه هی اور کسقدر غیر مزروعه هی اور کسقدر بنجر اور کسقدر تالاب و نالے و دریا و آبادي و پهاڑ و زمین شور و کلهڑ هی — غرضکه یهه نقشه کل حالت و هیئت مجموعي موضع کو دکهلاتا هو *

مواضع کي حدود قایم کرنے اور اُن حدود پر تهیه قایم کرنے پر تو سب لوگ متفق هیں اور اُسکو ایک ضروري امر خیال کرتے هیں مگر اُسکي وقعت کي نسبت مختلف خیالات هیں جن ملکوں میں که زمینداري بندوبست هی جسکے معني یهه هیں که موضع کي ملکیت زمینداروں کي هی اُن اضلاع میں حد بست ایک اهم کام تصور هوتا هی کیونکه حد بندي کے تنازعات کا نتیجه یهه هوتا هی که ایک قطعه زمین جسپر

تنازعہ ہی وہ دو موضع میں سے کسی ایک موضع کے شامل کردیا جاتا ہی اور جس موضع سے وہ خارج کیا جاتا ہی اُس موضع کے زمینداروں کی ملکیت اُسپر سے ساقط ہوجاتی ہی اور تمام منافعوں سے جو اُس قطع سے پیدا ہوتے وہ لوگ محروم ہو جاتے ہیں اور برخلاف اسکے جس موضع میں وہ قطعہ شامل ہوتا ہی اُس موضع کے زمیندار اُسکے اور اُسکے تمام منافعوں کے مالک ہوجاتے ہیں اور جب کہ وہ معاملہ حقوق سے علاقہ رکھتا ہی تو اُسکا تصفیہ ایک امراہم اور عظیم خیال کیا جاتا ہی *

مگر جن اضلاع میں کہ رعیت واری بندوبست ہی اُن اضلاع میں حد بست کا امر چنداں مہتم بالشان نہیں ہوتا اسلیئے کہ بندوبست رعیت واری کا منشا یہہ ہی کہ ملکیت زمین کی گورنمنٹ کی ہی اور جو لوگ کہ کاشت کرتے ہیں بجز اسکے کہ وہ اپنی کاشت سے نفع اُٹھاویں اور کوئی حق کسی اَوْر قسم کے منافع کا اُن کو نہیں ہوتا اور جو کہ دونوں مواضع کی ملکیت سرکار کی ہی اسلیئے اگر کوئی قطعہ زمین کا ایک موضع سے دوسرے موضع میں چلا گیا تو ملکیت میں کچھہ تبدیل واقع نہیں ہوئی اسی وجہہ سے صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش صوبہ بمبئی نے اپنی رپورٹ میں نسبت حد بست مواضع کے مندرجہ ذیل راے لکھی ہی *

چونکہ ایک ضلع کے کل رقبہ کو دیہات میں تقسیم کرنے کے واسطے اراضیات دیہہ کو قرار دینا لازم ہی اسلیئے سب سے پہلے موضع کی حدود کا تجویز کرنا اور اُنکا قایم کرنا نہایت پسندیدہ ہی — اس تدبیر کی صرف اسوجہہ سے نہایت ضرورت نہیں ہی کہ وہ پیمایش سے تعلق رکہتی ہی (گو یہہ امر بھی نہایت ضروری ہی) مگر اس غرض سے بھی نہایت ضروری ہی کہ اُسکے ذریعہ سے وہ بے انتہا تنازعات جو حدود کی نسبت ہوتے ہیں ختم ہوجاتے ہیں جن کے باعث تنازعہ کرنے والوں کے درمیان صرف عداوت اور جھگڑا ہی پیدا نہیں ہوا ہی بلکہ اُن کے باعث سے گورنمنٹ کو بھی مالگذاری کا نقصان کثیر اکثر اوقات زرخیز اور وسیع قطعات زمین کی زراعت نہ ہونے سے ہوا ہی (دفعہ ۲۲ رپورٹ مذکور) *

خاص خاص اضلاع میں اکثر اوقات اس قسم کے تنازعات کے واقع ہونے سے پیمایش کی کارروائیوں میں ہرج واقع ہوا ہی اور اب حکام بندوبست نے اُن کے طی کرنے کا ایک سہل طریقہ اختیار کیا ہی اور اُس سے یہہ بات ثابت ہوئی ہی کہ سابق میں اُن تنازعات کے ہونے کا خاص مانع یہہ امر تھا کہ وہ حد مناسب سے زیادہ اہم سمجھے جاتے تھے اور کوئی ایسی مزاحمت جو ناقابل دفع یا نہایت سخت ہو اُنکے تصفیہ کی مانع نہ تھی اور تھہ بندی کا قانون جو حدود کی حفاظت کے باب میں صادر ہوا ہی اُس سے کافی اطمینان اس بات کا ہوتا ہی کہ جو تنازعات ایک مرتبہ سررشتہ بندوبست سے طی ہو جاوینگے وہ پھر سر سبز نہیں ہوسکتے (دفعہ ۲۳ رپورٹ مذکور) *

ان تنازعات میں تمام بڑے بڑے تنازعات نہایت پرانے ہیں اور اکثر صورتوں میں زمین مدت دراز سے اُفتادہ ہی اور چونکہ وہ اُن متعدد دیہات کی مویشی کے واسطے جو اُس کے کسی حصہ کا دعوے کرتے ہیں بمنزلہ ایک چراگاہ متنازعہ کے ہوگئی ہی اس وجہہ سے وہ کسی فریق کے واسطے بہت کم کار آمد رہ گئی ہی — اصلی حدود کے ثبوت میں سواے چند بے تحقیق باتوں کے جو بعض پرانے کاغذات دیہہ میں پائی جاتی ہیں اور کوئی شہادت موجود نہیں اور وہ امور ایسے ہیں کہ اگر ہم اُن کی صحت پر اعتماد بھی کرلیں تو بھی اس بات کا بھروسہ نہیں ہوسکتا کہ جو صورت تنازعہ کی اُسوقت تھی جبکہ وہ لکھے گئے تھے اُس کی ایک سچی کیفیت اُن سے ظاہر ہوگی کیونکہ اکثر اوقات پٹواری موضع کا یہہ دستور تھا کہ وہ کسی تنازعہ کو اُس کی اصلیت سے زیادہ بڑھاکر تحریر کرتا تھا تاکہ جو محاصل کانوں پر واجب ہو اُس میں سرکار اسی کے مطابق تخفیف کردے اور اس بات کے لکھنے میں اُس کا فائدہ بھی تھا (دفعہ ۲۴ رپورٹ مذکور) *

پس جبکہ یہہ صورت ہی تو اصلی حدود کو صحت کے ساتھہ پھر قایم کرنے کا قصد کرنا ایک امر ناممکن الوقوع کا قصد کرنا ہی اور جو تحقیقات بڑے صرف اور محنت کے ساتھہ اس مقصد کے واسطے کیجاویگی اُس سے ثابت ہوگا کہ وہ محنت بے فائدہ تھی اور اُسکے باعث سے مقدمہ ناحق سنگین ہو جاویگا اور اس وجہہ سے وہ

فریقین کے درمیان عداوت کو استحکام دینے اور اُنکی طبیعتوں میں ایک دوسرے پر غالب آنے اُکی ازسرنو خواهش پیدا کرنے کا ذریعہ هوگا پس جسقدر محنت کے ساتھہ کوئی تدبیر ٹھیک فیصلہ کرنے کے واسطے کی جاوے گی اُس کے باعث سے بجاے اسکے کہ مقصد مطلوبہ حاصل هو تنازعہ کے خاطر خواہ تصفیہ میں ایک اَور مانع پیدا هوجاویگا پس حکام جسقدر کم وقعت ان تنازعات کی کرینگے اُسی قدر جلد اُنکا تصفیہ هوجاویگا اور لوگ اُسکو منظور کرلینگے — علاوہ اسکے اراضی متنازعہ کے کھیتوں میں تقسیم کرنے سے گو وہ کسی طور سے کیوں نہ کیجاوے تمام فریقین کو جنکو اُس سے سروکار هو ضرور بالضرور ایک فائدہ اسطرح پر حاصل هوگا کہ وہ اسکے باعث سے اُن حصوں کی زراعت کرسکینگے جو اُنکے حصہ میں آویں اور بجاے ایک متنازعہ چراگاہ کے جو سب کے حصہ میں هوتا هی مگر کسیکو کچھہ فائدہ اُس سے حاصل نہیں هوتا اُس سے ایک معین اور اکثراوقات عمدہ فائدہ حاصل کرسکینگے (دفعہ ۲۵ رپورٹ مذکور) *

مگر صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش کی اس راے پر کسیقدر اِشتباہ هی میں نہیں سمجھتا کہ اُن اضلاع میں جہاں بندوبست رعیت واری هوتا هی مواضع کی حدود قایم کرنے کا معاملہ کیوں امر اهم نہ سمجھا جاوے — هاں یہہ بات سچ هی کہ هرگاہ دونوں گانوں کی ملکیت سرکار کی هی تو کسی قطعہ زمین کے ایک گانوں سے دوسرے گانوں میں چلے جانے سے ملکیت میں کچھہ تبدل واقع نہیں هوتا مگر بندوبست رعیت واری میں بھی علاوہ ملکیت زمین کے باشندگان موضع کو اپنے موضع کی زمین پر ایسے حقوق هیں جو دوسرے موضع کی زمین پر نہیں هیں مثلاً اراضی اُفتادہ جو موضع کی حدود کے اندر واقع هی اُسکو مزروعہ کرنے کا یا مزروعہ زمین کو جسے کاشتکار نے چھوڑدیا هی پتہ پر لینے کا اُسی گانوں کے باشندوں کو جسمیں وہ زمین هی بہ نسبت دوسرے گانوں کے باشندوں کے حق مرجح هی — اُفتادہ زمینوں کو جو بطور چراگاہ کے هوگئی هیں کم وقعت دینا صحیح نہیں هی بندوبست رعیت واری میں یہہ امر نہایت ضروری معلوم هوتا هی کہ هر گانوں میں کوئی قطعہ اراضی بطور چراگاہ مشترکہ کے رهے جس سے اُس گانوں کے کاشتکاروں کی مویشی

کی پرورش ہو اور اسلیئے وہ افتادہ قطعہ چراگاہ کا اراضي مزروعہ سے بھي زیادہ وقعت رکھتا ہی اُسکا دوسرے گانوں میں ناواجب طور سے چلاجانا ایک گانوں کے لیئے خطرہ عظیم اور نقصان کثیر کا باعث ہوگا — علاوہ اسکے حدود قدیم موضع کو جہاں تک کہ ممکن ہی قایم رکھنا ملک کي اصلي صورت کو بحال رکھنا ہی اور اُسمیں غفلت کرنے سے ایک انقلاب عظیم اصلي صورت ملک پر واقع ہوتا ہی یہہ عذر کہ اُسکے لیئے وجہہ ثبوت اور اصلي حدود کو بالیقین شناخت کرنے کے لیئے کافي سامان موجود نہیں ہی ٹھیک نہیں ہی کیونکہ موضع کي حدود کو اصلي حدود پر جہاں تک کہ ممکن ہی قایم کرنا لازم ہی اور اتفاقیہ اگر کوئي ایسي صورت ہی کہ جہاں اصلي حدود قایم نہیں ہوسکتیں وہاں لاچاري ہی مگر اُس نادرالوجود مثال پر تعین حدود موضع کا ایک سرسري امر نہیں قرار دیا جاسکتا — کوئي تنازع ہو جبکہ وہ کسي صورت پر فیصلہ ہوجاتا ہی تو فساد رفع ہوجاتا ہی اور اگر وہ غیر منفصل باقي رہتا ہی تو فساد ہمیشہ قایم رہتا ہی پس حدود موضع کے تصفیہ سے جوکہ کسي کے حق میں ہو تنازع کي بنیاد کے مستحکم ہونے کي توقع نہیں ہوسکتي بلکہ اُسکے منہدم ہوجانے کا قوي احتمال ہوتا ہی *

اکثر لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ بعد قایم کردینے حدود موضع کے حدبست کے نقشہ بنانے کي کچھہ ضرورت نہیں ہی لیکن میں اس راے کو صحیح نہیں سمجھتا حد بست کا نقشہ آیندہ کے لیئے نہایت مفید ہوتا ہی جب کہ کسي حادثہ سے کسي گانوں کي سرحد کا نشان قایم نرہے تو نقشہ حدبست سے فی‌الفور قایم ہوسکتا ہی اور کسي قسم کا نزاع دوبارہ سرحد کا پیدا نہیں ہوسکتا — حد بست کے نقشہ سے مجموعہ اراضي موضع اندرون حدود کي پیمایش بصحت حاصل ہو جاتي ہی اور جب اندروني پیمایش موضع کي ہوتي ہی تو اُس کي صحت اور غیرصحت نقشہ حدبست کے رقبہ کے ملانے پر فی‌الفور واضح ہوجاتي ہی — ملکي انتظام اور مالي بندوبست کے لیئے کل پرگنہ کے مواضع کا نقشہ یکجائي بنانا جس کو چادر کہتے ہیں ضرور ہوتا ہی اور اُس کي تکمیل حدبست کے نقشوں سے اگر وہ بصحت بنائے گئے ہوں نہایت آساني سے ہوجاتي ہی ورنہ اگر صرف نقشہ کشتوار پر اکتفا کیا گیا ہو اور اُن نقشوں میں

کوئي ايسي غلطی رہ گئي ھو جسکي صحت بوجہہ نہ موجود ھونے نقشہ حدبست کے عین وقت پر نہیں ھوسکتي تو ایسے نقشہ ھاے کشتوار سے پرگنہ کي چادر کا درستي سے مرتب ھونا قریب ناممکن کے ھوجاویگا *

طریقہ تصفیہ تنازعات سرحدات مواضع

جیسا کہ ھمنے اوپر اشارہ کیا ھی تنازع سرحدات مواضع کا تصفیہ اُن قوانین اور رسم و رواج پر منحصر ھونا چاھیئے جو اُس ملک میں رایج ھوں — عملداري سرکار انگریزي میں جہاں بندوبست زمینداري ھی اور ھر ایک قطعہ زمین موضع کا زمینداران کي ملکیت قرار پایا ھی وھاں اُس کے تصفیہ کے دوطریقے قرار پائے ھیں *

اول وہ طریقہ ھی جوسرسري طور کا کہلاتا ھی اور وہ یہہ ھی کہ مہتمم بندوبست خواہ بتقرر پنچایت اور خواہ بعد تحقیقات اُسکا فیصلہ کر دیتا ھی اگر اس فیصلہ کو فریقین نے تسلیم کرلیا تو وہ فیصلہ قطعي ھوگیا ورنہ وہ ایک سرسري فیصلہ ھی اور کامل فیصلہ کے لیئے اُن قوانین پر رجوع کي جاویگي جو حقوق اور ملکیت کے تصفیہ کے واسطے مقرر ھیں اور جن کا فیصلہ دیواني عدالت سے ھوتا ھی اور جس ملک میں کہ قانون اور انصاف پورا پورا واجب العمل ھوگا اُس ملک میں بجز اُس کے کہ اسي طرح پر فیصلہ کیا جاوے اور کچھہ چارہ نہیں ھی *

مگر اُن اضلاع میں جہاں کہ رعیت واري بندوبست ھی اور معاملہ ملکیت زمین کا بجز سرکار کے اَوْر کسي کے حق میں معدوم ھی تو وھاں کوئي دعوی بطور حق ملکیت کے قایم نہیں ھوسکتا اور اسلیئے اُس کے فیصلہ قطعي کے لیئے اگر کوئي دوسرا طریقہ (یعني سواے عدالت دیواني کے) قایم کیا جاوے تو چنداں مضائقہ نہیں ھی لیکن اس کا خیال رکھنا کہ جہاں تک ممکن ھو اصلي حدود پر فیصلہ ھو واجبات سے ھی *

برخلاف اس کے جبکہ کسي طور پر دعوی حقیت ملکیت درمیان میں آجاوے مثلاً ایک طرف ایک گانوں خالصہ سرکار ھی اور ایک طرف گانوں جاگیر کا ھی یا گو دونوں طرف مواضع خالصہ واقع ھوئے ھیں لیکن موقع متنازعہ کے دونوں طرف یا ایک طرف انعاموں وغیرہ کي اراضیات ھوں یا دونوں طرف جاگیر کے مواضع ھوں اور جاگیرداروں

کي خواهش يا سرکاري حکم سے اُن کي پيمايش عمل ميں آئي هو تو اُس صورت ميں بمجبوري حدود متنازعه کا تصفيه اُسي طرح پر کيا جاويگا جيسے که اور حقوق اور ملکيت کے نزاعوں کا تصفيه کيا جاتا هی اور جس کے ليئے آخر کار ديواني عدالت موضوع هی صاحب سپرنتنڈنت پيمايش مال صوبه بمبئي نے اپني رپورٹ متفقه ميں مندرجه ذيل طريقے تصفيه حدود کے مندرج کيئے هيں *

وه لکهتے هيں که " اس قسم کے تنازعات کے تصفيه ميں [قواعد عام کي تجويز کرنے ميں جو عمل در آمد کے لايق هيں اور اُن قاعدوں کے مرتب کرنے ميں همنے اسباب کو ملحوظ رکها هی که اُن کے فيصله کے واسطے اس قسم کا طريقه تجويز کرنا نهايت ضرور هی جس سے پيمايش کے کام ميں بڑي آساني هو اور اس طرح پر که خرچ بهت کم پڑے — جو مقدمات حدود متنازعه کي بابت گانوں کي پيمايش کے زمانه ميں واقع هوتے هيں اُن سے پيمايش کے کام ميں اسقدر هرج واقع هوا هی که شايد اور تمام اسباب کے جمع هونے سے بهي جو باعث تاخير هوں نهيں هوسکتا اور اس وجهه سے يهه بات نهايت مفيد هوگي که جهاں کهيں ممکن هو اهل عمله اپني کارروائي شروع کرنے سے پهلے گانوں کي حدود کو قرار ديں اور جو تنازعات اُن کي بابت هوں اُس کا تصفيه کريں چنانچه اضلاع شمال و مغرب ميں بهي اسي طريقه کے بموجب عمل در آمد کيا جاتا هی اور وه قواعد تصفيه حدود يهه هيں *

اول — کسي ضلع کي باترتيب پيمايش شروع کرنے سے پهلے چند تجربه کار پيمايش کرنے والوں کو اس کام پر متعين کرنا چاهيئے که وه گانوں والوں کے اتفاق اور ضلع کے عهده داران مال کي مدد سے هر ايک گانوں کي حدود کو قرار ديں اور اُن کي حفاظت کے واسطے مناسب نشان تجويز کريں اور پيمايش کرنے والے کے استعمال کے واسطے ايک مفصل نقشه † تيار کريں *

---

† يهه نقشه وهي نقشه هونا چاهيئے جس کو همنے نقشه حد بست قرار ديا هی اور ضرور هی که نهايت صحت سے يهه نقشه بنايا جاوے اور مستقل ديهات کے نقشوں کا ملان اس سے کرايا جاوے جس سے چادر پرگنه بخوبي بن سکے اور اس نقشه پر پٹيل و پٹواري ديهه و مواضع ملحق الحدود و افسر پيمايش و اهلکار مال کے دستخط هونے چاهيئيں (مهدي علي) —

دوم — کسي گانوں کي حدود قرار دینے سے پہلے اُن لوگوں کي حاضري کے واسطے جس سے اُسکو سروکار ہو ایک اطلاع جاري کرني چاہیئے اور اگر کوئي جھگڑا نہ ہو تو حدود کا نشان اُنکے بیان کے موافق کردینا چاہیئے *

سوم — در صورت واقع ہونے کسي تنازع کے اُس حالت میں جبکہ دونوں فریق زمین کي کاشت کرنے والے ہوں خط حد بندي کو قبضہ واقعي کے بموجب قرار دینا چاہیئے *

چہارم — پیمایش کرنے والے کو وہ خفیف جھگڑے جن کا کاغذات دیہہ میں کچھہ ذکر نہ ہو اور جو سرحد کے احتمالي خط سے کسیطرف چند فٹ زمین سے متعلق ہوں سرسري طور پر موقع پر طی کردینے چاہیئیں *

پنجم — اگر تنازع کے کسي مقدمہ میں فریقین ایک یا ایک سے زیادہ پنچوں کے فیصلہ پر عمل کرنے پر راضي ہوں تو اُن سے اس مضمون کا ایک تحریري اقرار نامہ لیا جاوے اور پنچوں کے فیصلہ کے مطابق حدود قرار دي جاویں *

ششم — جن مقدمات میں پیمایش کرنے والا فریقین کي رضامندي نسبت اس امر کے کہ وہ تنازعات پنچایت میں سپرد کیئے جاویں حاصل نہ کرسکے تو کسي حاکم ضلع کي مدد طلب کرني چاہیئے اور اُن کو لازم ہی کہ اُن جھگڑوں کو مصالحت کے ساتھہ طی کرانے میں ہر ایک قسم کي کوشش کریں لیکن اگر اس سے بھي کار روائي نہ ہو اور یہہ تنازع حال میں پیدا ہوا ہو اور کاغذات دیہہ میں اُس کا کچھہ ذکر نہ ہو تو پیمایش کرنے والے کو لازم ہی کہ خود خط حد بندي کي نسبت تحقیقات کرکے فیصلہ کرے اور فوراً اُسپر نشان کردے *

ہفتم — جو جھگڑے نہایت پرانے ہوں اور جنکا کاغذات دیہہ میں ذکر ہو اور جنکا تصفیہ حکام ضلع نہ کرسکیں اُن کو حکام پیمایش کے تصفیہ کے واسطے چھوڑ دینا چاہیئے اور اُن حکام پیمایش کو لازم ہی کہ جو شہادت فریقین نے پیش کي ہو اُسپر بخوبي غور کر کے خط حدبندي کي نسبت تصفیہ کریں اور اُسکے بموجب نشانات قرار دیں *

ہشتم — جو تنازعات سرکار اور دیہات عطیہ کے درمیان ایسے ہوں جنکو فریقین پنچایت کي سپرد کرنا نہ چاہتے ہوں (یا جہاں یہہ

طریقہ سازش کے اندیشہ سے نامناسب ہو) حکام پیمایش کو اُنکو قاعدہ ماسبق کے بموجب طی کرنا چاہیئے مگر حدود قرار دینے سے پہلے لازم ہی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ اُن کی تجویزوں کو منظور کریں *

نہم — جو تجویزیں قواعد مندرجہ صدر کے بموجب کی جاویں وہ سب تحریری ہونی چاہیئیں (دفعہ ۲۶ رپورٹ مذکورہ بالا) *

ہم یقین کرتے ہیں کہ ان قاعدوں کے جاری ہونے سے جو اصول میں اضلاع شمال و مغرب کی پیمایش کے قاعدوں کے مطابق ہیں وہ تمام تنازعات جنکا حال پیمایش کے زمانہ اجرا میں معلوم ہوگا خاطر خواہ طی ہوجاوینگے اور چند سال کے عرصہ میں اُنکا کچھہ نشان باقی نرہیگا (دفعہ ۲۷ رپورٹ مذکورہ) *

یہہ بات واضح ہوگی کہ ہمنے حکام پیمایش کی معرفت حسب ضابطہ تحقیقات اور تصفیہ کیئے جانے کو صرف اُنہیں تنازعات کو محدود رکھا ہی جو کاغذات سرکاری میں تسلیم ہوچکے ہیں اور ہماری دانست میں یہہ امر نہایت ضروری ہی کیونکہ اگر ہم ہر ایک مقدمہ سے خواہ وہ خفیف ہو یا سنگین جسکو گانوں والے پیش کرنا چاہیں اسی طریقہ کارروائی کو متعلق کریں تو پیمایش کا اجرا بالکل ناممکن ہوگا — جسقدر مستعدی کے ساتھہ شکایتوں پر التفات کیا جاویگا اُسی قدر اس قسم کے جدید تنازعات کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی جاویگی اور یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ایسی صورتوں میں اصلی حد تنازع کرنے والوں کو بخوبی معلوم ہوتی ہی اور وہ صرف اس وجہہ سے اُنکا نشان نہیں دیتے ہیں کہ اُن کو اس تنازع کے باعث سے بعض ناواجب فائدے کے حاصل کرنے کی توقع ہوتی ہی لیکن برخلاف اس امر کے اگر اس قسم کے بیہودہ دعووں کی پیروی میں کسی طرح کی ترغیب ندیجاوے تو گانوں والے اپنے آپس میں بہت جلد اُن کو طی کرلیتے ہیں اور یہہ بات اُن کو معلوم ہوجاتی ہی کہ اصلی حدود کو فوراً بتادینے میں بڑا فائدہ ہی (دفعہ ۲۸ رپورٹ مذکورہ بالا) *

پیمایش

ہر موضع کی تین طرح پر پیمایش ہونی چاہیئے اور تین ہی نقشہ اُن کے ہونے چاہیئیں *

اول — پیمایش کل رقبہ موضع کي جو اندرون حدود موضع کے بعد اُسکے کہ اُسکي حدیں قایم کرلي گئي ہیں واقع ہو معہ اُسکے نقشہ کے جو نقشہ حد بست کہلاتا ہی *

دوسرے — پیمایش زمین مزروعہ وغیر مزروعہ کے اور اُسکا نقشہ جس میں زمین مزروعہ اور غیر مزروعہ کے بالکل نشان دکھلائي دیتے ہوں *

تیسرے — پیمایش کشتوار معہ اُسکے نقشہ کے جسمیں ہر ہر کھیت کي جدا جدا شکلیں بقید نمبر معلوم ہوں *

دیہات بندوبست زمینداري اور رعیت واري میں اس آخر نقشہ بنانے میں صرف اتنا فرق ہی کہ دیہات بندوبست زمینداري میں یہہ نقشہ مطابق اُن کھیتوں کے بنایا جاتا ہی جو بر وقت پیمایش موجود ہیں اور دیہات بندوبست رعیت واري میں یہہ نقشہ کھیتوں کو ازسر نو تقسیم کرنے اور پیمایشي کھیتوں کے بنالینے کے بعد بنایا جاتا ہی *

ہدایت نامہ بندوبست اضلاع شمال و مغرب جو چھاپا گیا ہی اُس میں سے ہم تینوں نقشے اس باب کے آخر میں شامل کرتے ہیں کیونکہ کسي ملک کے نقشے ہوں اُن کے دیکھنے سے اُن کا طرز بخوبي معلوم ہوسکتا ہی *

طریقے پیمایش کے متعدد ہیں مگر حد بست کا نقشہ تھودلیت کے ذریعہ سے بنایا جاوے اور اُسکا رقبہ علمي قاعدہ سے نکالا جاوے جسکي صحت میں کچھہ شبہہ نہو *

دوسرے نقشہ اراضي مزروعہ وغیر مزروعہ کا حلقہ تو اُسي نقشہ حد بست سے قایم کیا جاویگا اور اُسکے درمیان اراضي مزروعہ و غیر مزروعہ و آبادي و سڑک وغیرہ کے نشان لگادیئے جاوینگے — اس نقشہ اور اراضي مزروعہ و غیر مزروعہ وغیرہ کي پیمایش جدا جدا ہوجاویگي — یہہ پیمایش ایسي صحیح ہوني چاہیئے کہ جب اراضي مزروعہ وغیر مزروعہ اور تالاب اور جھیل و آبادي وغیرہ کي پیمایش کي میزان لگائي جاوے تو وہ میزان کل رقبہ موضع کے مطابق ہو جو بموجب حد بست کے مرتب ہوا ہو *

تیسرا ـــ نقشہ کشتوار کا ہی اس نقشہ کا حلقہ اور نشان اراضی مزروعہ و غیر مزروعہ وغیرہ کے نقشہ دوم سے حاصل ہونگے صرف کھیتوں کی پیمایش اور اُنکی شکل نقشہ میں بنانی باقی ہوگی - لیکن اس نقشہ کی صحت کے لیئے ضرور ہی کہ جس قدر کھیت اراضی مزروعہ میں پیمایش ہوئے ہوں اُن کی میزان نقشہ دوم کی اراضی مزروعہ کے برابر ہو اور غیر مزروعہ کی غیر مزروعہ کے برابر اور علی ھذالقیاس اور کل رقبہ موضع کی میزان کل رقبہ موضع کے برابر ہو ہر قسم کا نقشہ کل دیہات کا ایک اسکیل پر ہونا چاہیئے یعنی جس اسکیل میں حد بست کا نقشہ بنا ہی اُسی اسکیل میں کل دیہات کا نقشہ حد بست ہو اور جس اسکیل میں نقشہ اراضی مزروعہ و غیر مزروعہ کا بنا ہی اُسی اسکیل پر وہ نقشہ کل مواضع کا ہونا چاہیئے اور اسی طرح جس اسکیل پر نقشہ کشتوار بنایا گیا ہو اُسی اسکیل پر اور مواضع کا نقشہ کشتوار بھی ہونا چاہیئے *

اسکیل کی مقدار قرار دینے کے واسطے اس مقام پر بحث ضرور نہیں ہی لیکن اتنا بیان کرنا ضرور ہی کہ نقشہ کشتوار اتنی بڑی اسکیل پر بنانا چاہیئے جس میں ہر ایک کھیت کا نقشہ بخوبی آجاوے اور اُس کھیت کی صورت بخوبی ممیز ہوسکے *

متعدد طرح سے جو پیمایش موضع کی ہوتی ہی یعنی ایک دفعہ کل رقبہ کی پھر مزروعہ و غیر مزروعہ کی اور پھر کشتوار کی ان تینوں پیمایشوں کی بالکل مطابقت ہونی غیر ممکن ہوتی ہی اسلیئے ایک اندازہ کرنا مناسب ہی کہ کسقدر تفاوت کو نظر انداز کردینا چاہیئے ـــ صاحبان سپرنتندنت پیمایش بمبئی نے اسکی نسبت مندرجہ ذیل راے دی ہی *

وہ لکھتے ہیں کہ " نسبت اُس صحت کے جو پیمایش میں ضروری خیال کی جاتی ہی ہماری یہہ راے ہی کہ فیصدی پانچ غلطیوں کے ہونے سے اُس پیمایش کے فائدہ میں جو مقاصد مال کے واسطے کی جاوے کچھہ خلل واقع نہوگا مگر چونکہ بغیر کسی نقصان محنت اور وقت کے اس سے اعلی درجہ کی صحت کا حاصل ہونا ممکن ہی اسلیئے ہماری یہہ راے ہی کہ ایک ہموار ملک میں اوسط غلطی ایک فیصدی سے اور ایسے ملک میں جو اسقدر ہموار نہو کہ اُس کی

پیمایش جریب اور کراس اسٹاف کے ذریعہ سے بخوبی هوسکتی هو دو فیصدی سے زیادہ نہ هونی چاهیئے (دفعہ ۳٦ رپورٹ متفقہ صاحبان سپرنٹنڈنٹ بمبئی پریزیڈنسی) *

ان نقشوں کے ساتھہ ساتھہ اُن کا خسرہ بھی بنایا جاتا هی — پہلے دو نقشوں کا خسرہ تو صرف ایک علمی اور پیمایشی خسرہ هوتا هی مگر نقشہ کشتوار کا خسرہ خاص مقاصد بندوبست سے علاقہ رکھتا هی اور اُسکا بصحت مرتب کرنا ضرور هی *

شمال مغربی اضلاع میں جو خسرہ مرتب کیا گیا هی اُسمیں مندرجہ ذیل مطالب مندرج هوتے هیں *

۱ — نمبر کھیت ۲ — نام کھیت ۳ — تھوک یا پتہ کا نام ۴ — نام مالک معہ ولدیت و قوم ۵ — نام مزارع معہ ولدیت و قوم ٦ — اوسط طول کھیت کا شرقاً و غرباً ۷ — اوسط عرض کھیت کا جنوباً و شمالاً ۸ — کل رقبہ کھیت کا از روے پیمایش سرکاری ۹ — کل رقبہ کھیت کا از روے پیمایش مروجہ دیہہ ۱۰ — تعداد رقبہ بنجر غیر ممکن الزراعت ۱۱ — تعداد زمین اُفتادہ قابل زراعت ۱۲ — تعداد زمین آبپاشی ۱۳ — تعداد زمین بلا آبپاشی ۱۴ — میزان ۱۵ — کیفیت نواں خانہ اُس وقت لکھا جاتا هی جبکہ سرکاری پیمایش اور گانوں کی مروجہ تعداد زمین میں اختلاف هو — جہاں کہ بندوبست رعیت واری هی اُن اضلاع میں شاید خانہ چہارم کی جس میں نام مالک لکھا جاتا هی ضرورت نہ هوگی *

خسرہ کے خانہ ٦ و ۷ میں کھیتوں کا اوسط طول اور اوسط عرض لکھا گیا هی اُس میں اختصار کی نظر سے اصل تعداد اضلاع کھیت کی متروک کردی گئی هی اور بعض جگہہ افسران بندوبست نے اس سے بھی زیادہ اختصار کو کام کیا هی اُنھوں نے نقشہ کشتوار میں کھیت کی صرف ایک نظری صورت بناکر اُس پر نمبر ڈال دیا اور خسرہ میں اُس کھیت کا کل رقبہ از روے پیمایش کے درج کردیا هی - اگرچہ اس قسم کے اختصاروں سے تشخیص جمع کے مقاصد میں کچھہ هرج نہیں هوتا لیکن حقیقت میں گانوں والوں کو اُس سے آیندہ بہت نقصان هوجاتا هی اور جب کبھی کاشتکاروں کے باهم کھیتوں کی زمینوں اور میڈوں کے دبا لینے کے نزاع

پیش آتي هی تو اُسوقت متنازعه کهیتوں کے اضلاع کي وہ صحیح صحیح تعداد جو بندوبست کے وقت تسلیم هوئي تهی دریافت هونی نهایت دشوار هوجاتي هی اسلیئے ٹهیک بات یهي هی که کهیت کے هرایک ضلع کي تعداد خسرہ میں مندرج هوکر اُس کے بعد اوسط طول اور اوسط عرض قایم کیا جاوے تاکه هر ایک کهیت کا اصلي حال جو بندوبست کے وقت تها همیشه آئینه کي طرح روشن رهے *

زیادہ تر پیمایش کے باب میں اُس کي جزئیات سے بحث کرنی کچهه فائدہ مند نهیں هی صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش پریزیڈنسي بمبئي نے بهي اپني رپورٹ متفقه میں اس جزئیات کي بحث سے کنارہ کیا هی مگر کچهه کچهه عام قواعد بیان کیئے هیں جن کو هم اس مقام پر بیان کرتے هیں وہ لکهتے هیں که " جو بیان طریقه پیمایش کا کیا گیا هی اُسمیں وہ باتیں جو عام عملدر آمد کے لایق نهیں هیں بیان نهیں کي گئي هیں کیونکه اگر هم زیادہ تفصیل کا قصد کرتے تو اُس سے بغیر اس کے که کوئی مفید مطلب حاصل هو کارروائي کے ایسے خاص خاص طریقے مقرر کرنے پڑتے جو حالات مختص‌المقام کے لحاظ سے ناقابل عملدر آمد هوتے اور پیمایش کے کام میں بڑي پابندیاں هوجاتیں اور اسي وجهه سے هم ان امور کي به نسبت عهدہ دار نگراں کي تجویز کو زیادہ گنجایش دینا چاهتے هیں تاکه وہ جزوي جزوي امور میں اُن مقامات کے مختلف حالات کے موافق جهاں پیمایش کا کام جاري هو اپني کارروائي عمل میں لاوے (دفعه ۷۹ رپورٹ مذکورہ) *

تاهم سررشته پیمایش کے اندروني انتظام سے متعلق بعض امور ایسے هیں جن کا عملدر آمد هماري دانست میں یکساں طور پر هوسکتا هی اور وہ اسقدر ضروري هیں که هدایت آیندہ کے واسطے اُن کي تشریح عام قاعدوں کي صورت میں کرني چاهیئے *

عام قواعد متعلق پیمایش

اول — یهه که پیمایش کے هر ایک کام کو مثلاً حدود کا قرار دینا زمین کي پیمایش اور نقشه بنانے کے واسطے قاعدوں کا تجویز کرنا اور اُس کے اقسام مقرر کرنا وغیرہ یکساں قواعد کے بموجب انجام دینا چاهیئے جن میں حتی الامکان

هر مشکل کے دفعیہ کے واسطے جو کار روائي کے وقت پیدا ہو کوئي ہدایت درج ہو اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹوں اور اُن کے عملہ کے ہر ایک شخص کي ہدایت اور رہنمائي کے واسطے اُن کے پاس یہہ قاعدے یا اُن میں سے وہ چند قاعدے جو اُن کے خاص کام سے متعلق ہوں بھیجے جاویں *

دوم — جو احتیاطیں فریب و دھوکہدھي کے انسداد کے واسطے ضروري خیال کي جاویں جیسے کہ پیمایش کے نتیجوں کے درج کرنے کے خاص طریقے اور تمام قسم کي رسد کي ٹھیک ٹھیک قیمت ادا کرنے کي ہدایتیں اور گانوں والوں کے مکانات میں رہنے اور اُن دیہات کے باشندوں میں سے جو زیر پیمایش ہوں روپیہ قرض لینے کي ممانعت ہو اُن کو اُن قاعدوں میں شامل کرنا چاہیئے اور افسران پیمایش کو بڑي ہوشیاري کے ساتھہ نگراني کرني چاہیئے کہ اُن قاعدوں کي سب جگہہ یکساں تعمیل کي جاتي ہے تاکہ اُنکا عملدر آمد موقوف نہوجاوے *

سوم — کسي اسسٹنٹ کو بغیر منظوري صاحب سپرنٹنڈنٹ کے اُن قاعدوں میں تبدیلي یا اُن سے خلاف ورزي نہیں کرني چاہیئے اور اگر کوئي ترمیم عموماً قابل عملدرآمد ہو تو اُسکو تمام اسسٹنٹوں کے عملہ میں وسعت دیني چاہیئے تاکہ سب جگہہ یکساں قاعدہ جاري رہے *

چہارم — ہر ایک سپرنٹنڈنٹ کو چاہیئے کہ وہ اِن قاعدوں اور اُن کي تمام ضروري ترمیموں کي نقل پیمایش کے اَور سپرنٹنڈنٹوں کے پاس بھیجدے تاکہ ہر ایک سپرنٹنڈنٹ اُن طریقوں سے مطلع رہے جو اور پیمایشوں میں عمل میں آتے ہوں اور جو اصلاح اُنکي خاص کارروائي میں کرنے کے لایق ہو اُس سے فائدہ اُٹھاسکے *

پنجم — ہندوستاني عملوں کي تنخواہ جہاں تک ممکن ہو اُس کام کي مقدار اور درستي کے لحاظ سے قرار دیني چاہیئے جسکو ہر ایک شخص انجام دے اور جس اصول پر تنخواہ قرار دینے میں عمل کیا جاوے وہ تمام اسسٹنٹوں کے عملوں میں یکساں ہونا چاہیئے *

ششم — جو ہندوستاني عملے کھیتوں کے کام پر مامور ہوں (مثلاً پیمایش یا کلاس فیکیشن یعني پرت بندي کا کام) اُن کو لازم ہے کہ جو کام وہ انجام دیں اُسکي نوعیت اور مقدار کي نسبت روزانہ یا بہرکیف اکثر اوقات اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے پاس رپورٹ بھیجا کریں تاکہ

وہ اِس امر سے مطلع رہے کہ اُسکے تحت میں ہر ایک شخص کیا کام کرتا ہی اور کام میں حرج نہ ہونے دینے کے واسطے وقت مناسب پر تدبیر کرسکے اور جب کہ عملہ کھیتوں کے کام کے سوا کسي اَور کام میں مصروف ہو تو ہر ایک شخص کي روزانہ کار گذاري اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کي اطلاع کے واسطے قلمبند ہوني چاہیئے *

ہفتم — اسسٹنٹوں کو لازم ہی کہ ہندوستاني عملہ کي کار گذاري کي ترتیب کے ساتھہ وقتاً فوقتاً پر تال کیا کریں اور سپرنٹنڈنٹ کي اطلاع کے واسطے اُس قسم کے ماہواري نقشہ جات بھیجا کریں جن سے ہرایک شخص کي کار گذاري جو کھیتوں کے کام پر متعین ہو معلوم ہو اور یہہ بھي معلوم ہوجاوے کہ اُس میں سے کسقدر کام کي پرتال ہوئي ہی اور اُس کا کیا نتیجہ ہوا ہی *

ہشتم — جو چتھیات کسي اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے نام ہوں اُن سب کو خود اسسٹنٹ کو کھولنا اور اُن کا جواب لکھنا چاہیئے اور کسي کار کن کو یہہ اجازت نہ دیجاوے کہ وہ اسسٹنٹ کي غیر حاضري میں ایسي چتھیات کو کھولے اور اُن کا جواب لکھے *

نہم — پیمایش ہمیشہ کلاسفیکیشن یعني پرت بندي سے بہت زیادہ ہوني چاہیئے † اور ہماري دانست میں یہہ امر مفید ہوگا کہ جب کبھي ممکن ہو یہہ کام علیحدہ علیحدہ اسسٹنٹوں کي نگراني میں کیئے جاویں *

دہم — ہر ایک پیمایش کے سپرنٹنڈنٹ کو اپنے سررشتہ کي بابت ایک سالانہ رپورٹ بھیجني چاہیئے جس سے یہہ بات معلوم ہو کہ ہرایک صیغہ میں کسقدر کام ہوا اور اُس میں سے کسقدر کام کي پرتال کي گئي اور

---

† مطلب یہہ ہی کہ جن جن دیہات کي پیمایش ختم ہو اور جانچ پرتال سے تکمیل ہوتي جاتي ہی اُن اُن دیہات کي پیمایش کے کاغذات کلاس فیکیشن کے واسطے بھیجدیئے جاتے ہیں اور پیمایش کي بہ نسبت کلاس فیکیشن کا کام جلد ہوجاتا ہی اسلیئے ضروري پیمایش کا کام زیادہ ہوتا رہے تاکہ کلاس فیکیشن کے عملہ کے پاس پیمایش شدہ دیہات کے مکمل کاغذات ہر وقت موجود رہیں اور اُن کو بیکار نہ بیٹھنا پڑے (مہدي علي) —

کسقدر کام صحیح کیا گیا اور نیز یہہ کہ کل کام میں کسقدر روپیہ خرچ ہوا — اور اسي قسم کي تفصیلیں ہر ایک اسسٹنٹ کے کاموں کي نسبت جدا جدا بیان کي جاویں اور نیز وہ اور تمام امور جن سے گورنمنٹ اُس سال کي کار گذاري کي نسبت ایک صحیح نتیجہ قرار دیسکے اس رپورٹ میں داخل ہوني چاہیئیں *

یازدہم — اس قاعدہ میں پیمایش کے متعلق کوئي ذکر نہیں ہی بلکہ تشخیص جمع سے متعلق ہی *

دوازدہم — جو حسابات سررشتہ پیمایش کے صاحب کلکٹر اور سول آڈیٹر کے ساتھہ ہوں وہ سب سپرنٹنڈنٹ کے دفتر کے ذریعہ سے جو صاحب کلکٹر سے اپنا ایک حساب رکھینگے پیش ہونے چاہیئیں اور صاحب کلکٹر کو لازم ہی کہ جسقدر روپیہ کي ضرورت ہو وہ سپرنٹنڈنٹ کي درخواست پر پیشگي دیدیا کریں — سپرنٹنڈنٹ کو لازم ہوگا کہ ہر مہینہ کي بابت پیمایش کے اخراجات کا حساب تیار کرکر سول آڈیٹر کے دفتر میں جانچ کے واسطے بھیجیں — سول آڈیٹر منظوري کے بعد اُن کاغذات کو پھر سپرنٹنڈنٹ کے پاس واپس بھیجدیگا سپرنٹنڈنٹ پھر اُن منظور شدہ کاغذات کو بجنسہ صاحب کلکٹر کے پاس بھیجیگا اُسوقت صاحب کلکٹر اُن منظور شدہ رقوم کو اپنے حساب میں سپرنٹنڈنٹ کے نام سے جمع لکھہ لینگے *

سپرنٹنڈنٹ کو بھي اپنے ہر ایک اسسٹنٹ کے ساتھہ اسي قسم کا حساب رکھنا چاہیئے یعني وقتاً فوقتاً جو روپیہ خاص اُن کے اور اُن کے عملہ کي تنخواہ کا پیشگي کے طور پر اُن کو دیا جاویگا وہ دستخطي رسیدوں اور اُسي قسم کي دستاویزوں کے وصول ہونے پر جنکا ماہ بماہ اسسٹنٹوں کے دفتر سے باالتزام روانہ ہونا ضرور ہی اُسقدر روپیہ جسکي بابت رسیدیں وغیرہ آجاویں اُن اسسٹنٹوں کي طرف سے حساب میں جمع لکھہ لینا چاہیئے *

سیزدہم — سپرنٹنڈنٹ کو لازم ہی کہ جس زمانہ میں کسي کلکٹري یا قسمت کے بندوبست کے ختم ہونے کي اُمید ہو اُس سے بہر کیف دو یا تین فصل پیشتر اپنے سررشتہ کے مقام آیندہ کي نسبت گورنمنٹ سے ہدایتیں طلب کرے تاکہ گورنمنٹ کو اگر اُسکا کسي اور مقام کو منتقل

کرنا منظور ہو تو سپرنٹنڈنت کو اپنے عملوں کے رفتہ رفتہ اُس نئے مقام پر پہونچنے کي ضرورت سے ضروري انتظام کرنے کي مہلت ملے اور اس طرح پر وہ دقت رفع ہوجاوے جو ایسے بڑے عملہ کو دفعتاً ایک ایسے ملک میں منتقل کرنے سے غالباً پیدا ہوتي جسکے حالات سے سپرنٹنڈنت کو بالکل ناواقفیت ہو اور جہاں وہ طریقہ جسکا پہلے اُس عملہ نے برتاؤ کیا تھا غالباً عملدرآمد کے لایق ثابت نہو (دفعہ ۸۰ رپورت متفقہ مذکورہ) *

قواعد مذکورہ بالا کے بعد صاحبان سپرنٹنڈنت اپني مذکورہ بالا رپورت میں لکھتے ہیں کہ " اُن باتوں کے علاوہ جو ان عام قواعد میں بیان کي گئي ہیں اور بہت سے جزئیات ایسي ہیں جن کي نسبت یکساں قاعدہ کا ہونا پسندیدہ ہی مگر ہماري دانست میں سواے اُن شخصوں کے جو پیمایش کے کام سے واقف ہوتے ہیں اَوْر کسي شخص کے نزدیک اُن کي نسبت صحیح صحیح راے قرار دینا اگر ناممکن نہیں تو نہایت مشکل ہوگا علاوہ اس کے چونکہ وہ جزئیات مستقل طور کي نہیں ہیں اور خاص خاص مقامات کے حالات [illegible] فق اُن میں ترمیم کي ضرورت ہوگي لہذا ہماري دانست میں اُن جزئیات [illegible] متعلق قواعد کي تشریح کا ارادہ کرنے سے کوئي عمدہ مقصد حاصل نہوگا ہمارے نزدیک جس یکساں انتظام کي ہمنے ہدایت کي اُس سے زیادہ یکساں انتظام بجز اس طریقہ کے اَوْر کسي طرح پر بخوبي نہیں ہوسکتا کہ متعدد پیمایش کے سررشتے ایک ایسے حاکم بالادست کے تحت میں رکھے جاویں جو پیمایش مال کے اصول اور جزئیات سے بخوبي واقف ہو (دفعہ ۸۱ رپورت مذکورہ) *

کیفیت تاریخي حالات موضع

باخر ایک ضروري کام جو سررشتہ بندوبست سے متعلق ہی یہہ ہی کہ ہرایک موضع کي بابت ایک جداگانہ تاریخي کیفیت مرتب کیجاوے جس میں مندرجہ ذیل حالات جہاں تک کہ دریافت ہوسکیں تحقیق کرکر لکھے جاویں *

(۱) تاریخي حالات موضع کے کہ کسنے آباد کیا اور کب آباد کیا اور اُسکے آباد کرنے والے کون قوم کے تھے اور ملکیت کا تبدل وقتاً فوقتاً کیونکر واقع ہوا اور اب جو لوگ موضع کے مالک ہیں یا اُسکے منتظم

اعلی هیں جو پٹیل و مقدم کہلاتے هیں اُن کے قبضه میں یهه موضع کس طرح پہونچا *

(۲) قدیم عمارات و چاه و تالاب جو اُس موضع میں موجود هوں اُن کے حالات اور یهه که وه کن لوگوں کے بنائے هوئے هیں اور کب بنے هیں *

(۳) جلکر اور بنکر اور قدرتي پیداوار جو کچهه که هوتي هی اُسکے حالات اور یهه که اُس قدرتي پیداوار کو کون لوگ لیتے رهے هیں *

(۴) اقوام اور اهل پیشه جو گانوں میں آباد هیں اُن کا بیان *

(۵) عبادت گاهوں اور میلوں اور بازاروں اور هاٹوں وغیره کے حالات جو اُس موضع میں هوتے هوں *

(۶) تمام رسم و رواج اور حقوق جو باهم باشندگان موضع کے قدیم سے چلے آتے هیں معه اُن حقوق و رسوم کے جو مالکان یا مقدمان موضع وهاں کے اهل حرفه اور باشندگان سے لیتے رهے هوں *

(۷) انتظام مالگذاري کي تاریخ یعني یهه که گذشته عرصه میں سرکار کي مالگذاري کس اصول پر اور کس کي معرفت وصول هوتي رهي هی — اور جہاں تک سنین ماضیه کي بابت معلوم هوسکے وهاں تک یهه بهي بیان کیا جاوے که پچهلے برسوں میں کس کس قدر مالگذاري سرکار کو وصول هوئي هی *

(۸) آفات ارضي و سماوي کا ذکر جو موضع پر پڑي هوں *

(۹) گذشته قحطوں میں اس گانوں کا کیا حال هوا — عین قحط کے زمانه میں باشندگان موضع نے کسطرح اپني گذران کي اور قحط کے بعد اپني حالت کو کیونکر درست کیا *

(۱۰) مویشي جو بالفعل گانوں میں موجود هی اُسکي تعداد اور قسم *

(۱۱) هلوں کي تعداد جو بالفعل موجود هیں *

(۱۲) کیفیت آبپاشي اور اُسکے ذریعوں کي — اور کنوؤں اور تالابوں کي تعداد *

(۱۳) اور خاص حالات اور واقعات عظیمه اگر کچهه اس گانوں سے متعلق هوں *

باب سوم

بندوبست زمینداري کے قواعد عامه کے بیان میں

موضع کي حد بست اور اُسکي اندروني پیمایش کا حال جو گویا پہلا کام بندوبست کا تھا باب دوم میں بیان هوچکا هی اِس باب میں وہ عام قواعد بیان کیئے جاوینگے جو خاص بندوبست زمینداري سے متعلق هیں مگر چو که مواضع زمینداري یعني جن میں حق ملکیت موضع زمینداران دیہہ کي تسلیم کي گئي هی متعدد اقسام کے هوتے هیں اِسلیئے سب سے اول اقسام زمینداري کا بیان کرنا ضرور هی *

اقسام حقیت زمینداري

واضح هو که زمینداري دو قسم کي هی — اول — حقیت زمینداري غیر مشترکه — دوم — حقیت زمینداري مشترکه — حقیت زمینداري غیرمشترکه — وہ هی که کل موضع کا ایک شخص مالک یا زمیندار هو اور باقي سب لوگ کاشتکار هوں *

حقیت زمینداري مشترکه — وہ هی که موضع میں ایک سے زیادہ مالک یا زمیندار هوں — اسطرح کي حقیت تین قسم کي هوتي هی زمینداري مطلق — بھیا چارہ مکمل — بھیا چارہ نامکمل *

دیہات زمینداري مطلق — وہ هیں جنکي کل زمین کا قبضه اور انتظام جمله زمینداران کي طرف سے یکشامل هوتا هو کاشت کرنے والوں سے خواہ وہ مالک هوں یا کاشتکار هوں جو روپیه تحصیل هوتا هو اور جو کچھہ اور منافع گانوں سے حاصل هوتا هو سب شاملات میں جمع کیا جاتا هو اور بعد اداے مالگذاري سرکار اور گانوں کے اخراجات کے جو روپیه بچے وہ آپس میں سب شریک اپنے اپنے حصه کے مطابق بانٹ لیتے هوں *

دیہات بھیا چارہ مکمل — وہ هیں که تمام شرکاء نے هر موضع کي هر ایک قسم کي اراضي کو بقدر اپنے اپنے حصه کے بانٹ لیا هی اور هر ایک شخص اپنے اپنے حصه پر جدا جدا قابض هی اور اپني زمین مقبوضه کا خود انتظام کرتا هی اور جسقدر مالگذاري سرکار اُسکي مقبوضه زمین پر معین هی وہ خود ادا کرتا هی *

دیہات بہیا چارہ نامکمل — وہ ہیں جن میں کچھہ زمین تو مشترک هی اور کچھہ علاحدہ علاحدہ قبضہ میں هی اور زمین مشترک کا انتظام سب شریکوں کی شرکت میں هی اور زمین مقبوضہ خاص کا انتظام هر ایک مالک اپنا آپ کرتا هی — مالگذاری سرکار اور اخراجات دیہہ اولاً محاصل اراضی مشترکہ سے ادا کیئے جاتے هیں — اب فرض کرو کہ اراضی مشترکہ کی آمدنی واسطے اداے مالگذاری سرکار اور اخراجات دیہہ کے پوری کافی تھی تو شرکاء کو جو اراضی اُن کے قبضہ میں هی اُس سے جو حاصل هوا وهی هر ایک کا فائدہ هی اور اگر محاصل اراضی مشترکہ مالگذاری سرکار اور اخراجات دیہہ سے زیادہ هی تو رقوم مذکور اُس میں سے ادا هوکر باقی محاصل خواہ بحساب اراضیات خاص مقبوضہ مالکان خواہ اُنکے حصہ شرعی کے اُنکے آپس میں رسدی تقسیم هوجاتا هی — اور اگر محاصل اراضی مشترکہ سرکاری مالگذاری اور دیہی اخراجات سے کم هی تو جسقدر کمی رهتی هی وہ مالکوں کو خواہ اپنی اراضیات مقبوضہ اور خواہ اپنے حصص شرعی کے لحاظ سے بحساب رسدی ادا کرنی پڑتی هی *

بہیا چارہ مکمل و نامکمل کا لفظ جو همنے استعمال کیا هی اُس کی جگہہ شمال مغربی اضلاع کے صدر بورڈ کے سرکلروں میں پٹی داری مکمل و نا مکمل کا لفظ استعمال کیا گیا هی مگر هم اس استعمال کو صحیح نہیں تصور کرتے — پٹی‌داری هر قسم کے موضع میں پائی جاسکتی هی مثلاً اگر ایک گانوں کی زمین کے چار حصے کردیئے جاویں تو هر ایک حصہ ایک پٹی کہلاویگا اور اگر هر ایک پٹی میں اداے مالگذاری سرکار اور نفع و نقصان سمجھنے کا وہ قاعدہ هی جو موضع زمینداری میں هوتا هی تو وہ موضع باوجود اس کے کہ اُس میں پٹیاں هیں مگر زمینداری مطلق کا موضع هوگا اور اگر اُن پٹیوں میں اُس طریقہ کا عملدر آمد هی جو بہیا چارہ مکمل یا نامکمل میں هوتا هی تو وہ باوجود پٹیاں هونے کے موضع بہیا چارہ مکمل یا نامکمل هوگا پس پٹی داری کو قسم مستقل قرار دینا صحیح نہیں هی بلکہ پٹی‌داری ایک ایسی چیز هی کہ هر قسم کے موضعوں میں پائی جاسکتی هی *

حقوق زمینداری کی فرد کا بنانا

بیانات مذکورہ بالا سے ظاہر ہوگا کہ علاوہ حق سرکاری کے جو بذریعہ مالگذاری ادا کیا جاتا ہی جہاں بندوبست زمینداری ہوتا ہی ہر موضع میں دو قسم کے لوگوں کے حق ہوتے ہیں ایک اُن لوگوں کے حقوق جو مالکان یا زمینداران دیہہ کہلاتے ہیں اور ایک اُن لوگوں کے حق جو اُس میں کاشت کرتے ہیں اور کاشتکار کہلاتے ہیں ان کاشتکاروں کے بھی مختلف حقوق ہیں جن کا ذکر باب اول میں ہوچکا ہی پس بندوبست زمینداری میں جو خاص کام اس قسم کے بندوبست سے متعلق ہی وہ حقوق کا تصفیہ کرنا اور فرد تصفیہ حقوق کا بنانا ہی *

جو اقسام زمینداری کے ہمنے اوپر بیان کیئے ہیں اُس سے واضح ہوگا کہ ہر قسم کے موضع کے لیئے فرد حقیت کے بنانے کا مختلف طریقہ ہوگا اسلیئے ہم ہر ایک قسم موضع کی فرد حقوق بنانے کا علاحدہ علاحدہ ذکر کرتے ہیں *

موضع زمینداری مطلق — عام قاعدہ ہی کہ ایک موضع میں بیس حصے یا سولہہ حصے تصور کیئے جاتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو بسوہ یا آنہ سے تعبیر کرتے ہیں اور پھر اُن کے چھوٹے چھوٹے اَور حصے در حصے کیئے جاتے ہیں غرضکہ تقسیم موضع کی یا تو بسوہ وبسوانسی پر ہوتی ہی یا آنہ اور پائی پر اور ہر ایک حقیت دار اسی اندازہ سے اپنا حصہ قرار دیتا ہی مثلاً ایک موضع زمینداری میں چند شخص شریک ہیں ایک نصف کا حقیتدار ہی ایک چہارم کا اور دو آٹھویں آٹھویں حصہ کے تو پہلے شخص کی حقیت کے اندازہ کے لیئے کہا جاویگا کہ وہ دس بسوہ یا اٹھہ کا مالک ہی اور دوسرے کی نسبت کہا جاویگا کہ پانچ بسوہ یا چار آنہ کا مالک ہی اور تیسرے اور چوتھے کی نسبت کہا جاویگا کہ وہ ڈھائی بسوہ یا دو دو آنہ کے مالک ہیں پس موضع زمینداری مطلق میں ہر ایک شریک اور مالک زمینداری کی فرد حقوق اسی طرح پر بنائی جاویگی *

موضع بھیا چارہ مکمل — میں حساب حقیت کا جو بسوہ و بسوانسی یا آنہ پائی کے اندازہ سے ہوتا ہی اکثر باقی نہیں رہتا کیونکہ مدت سے

تمام حقیت داروں نے اراضي موضع کو بقدر اپنے اپنے حصہ کے تقسیم کرکے علاحدہ کرلیا ہوتا ہی اور وہي اراضي گویا اُن کي حقیت کي مقدار ہوتي ہی اور اسلیئے اُن کو اُس اندازہ حقیت کي جو بحساب بسوہ و بسوانسي یا آنہ و پائي تھا یاد رکھنے اور محفوظ رکھنے کي کوئي ضرورت باقي نہیں رہتي اسلیئے اس قسم کے موضع کي فرد حقوق کا بناوا صرف اتني بات پر منحصر ہی کہ ہر ایک مالک کے قبضہ میں جسقدر زمین ہی وہي اُس کے نام کے مقابلہ میں لکھدي جاوے اور وہي اُس کي مقدار حقیت ہی *

موضع بھیا چارہ نامکمل — اس قسم کے موضع کي فرد حقیت بنانے میں کسقدر دقت پیش آتي ہی — اس قسم کے موضع میں دو صورتیں پیش آتي ہیں کبھي تو یہہ ہوتا ہی کہ ہر ایک حقیت دار کے قبضہ میں جسقدر اراضي ہی وہي مقدار اندازہ اُس کي حقیت کا ہوتا ہی اور بسوہ و بسوانسي اور آنہ و پائي کا حساب بالکل نسیاً منسیا ہوجاتا ہی اور اسلیئے اراضي مشترکہ غیر منقسمہ میں بھي حساب حقیت کا بلحاظ حصہ رسدي اراضي مقبوضہ ہر ایک شخص کے لگایا جاتا ہی *

مثلاً فرض کرو کہ ایک گانوں میں سو بیگہ زمین ہی جس میں سے پچاس بیگہ زمین مشترک ہی اور پچاس بیگہ زمین پر ہر ایک شخص جداگانہ قابض ہی ایک شخص پچیس بیگہ پر قابض ہی ایک شخص ساڑھے بارہ بیگہ پر اور دو شخص سوا چھہ چھہ بیگہ پر تو ایسي حالت میں تصور کیا جاویگا کہ پہلا شخص اراضي مشترکہ میں نصف کا حق دار ہی اور دوسرا چہارم کا اور تیسرا و چھوتھا آٹھویں حصہ کا پس اُن کے حقوق کي جو فہرست بنائي جاویگي ہر شخص کے نام کے مقابلہ میں اُس کي خالص اراضي مقبوضہ لکھي جاویگي اور اراضي مشترکہ اخر میں ایک جگہہ لکھکر ہر ایک کے حصہ کي یاد داشت اُس کے ساتھہ لکھدینگے *

دوسري صورت اس قسم کے موضع میں یہہ پیش آتي ہی کہ باوجودیکہ ہر ایک مالک کے قبضہ خاص میں کسیقدر اراضي ہی لیکن حساب اُن کي حصہ داري اور حقیت کا بحساب بسوہ و بسوانسي یا آنہ

و پائي کے محفوظ چلا آتا هی اور اسلیئے اراضي مشترکہ کي جو پیدا وار هوتي هی وہ اُسي حساب بسوہ و بسوانسي و آنہ و پائي کے لحاظ سے آپس میں تقسیم هوتي هی اسلیئے اس قسم کے موضع کي جو فرد حقوق بنائي جاتي هي اُس میں دونوں قسم کے حساب لکھنے ضرور هوتے هیں یعني هر ایک حصہ دار کے نام کے سامنے اُس کے حصہ کي مقدار بحساب بسوہ و بسوانسي یا آنہ و پائي بھي لکھي جاتي هی اور نیز جسقدر اراضي کہ اُس کے خاص قبضہ میں هی اُس کي تعداد بھي لکھي جاتي هی اور آخر کو کل اراضي مشترکہ ایک جگھہ لکھکر اُس کے ساتھہ هر ایک کے حصہ کي یاد داشت بحساب بسوہ و بسوانسي لکھي جاتي هی *

یہہ سب باتیں اُسوقت مفید هوتي هیں جبکہ کسي گانوں کا ازسر نو بٹوارہ عمل میں آتا هی لیکن جو کہ بٹوارہ کي ایک بحث جداگانہ هی اور بندوبست کے امور سے چنداں علاقہ نہیں رکھتي اسواسطے هم اسبات پر کہ یہہ اقسام دیہات کي کیونکر پیدا هوئي هیں اور اس قسم کي حقیت کے پیدا هونے کے کیا اسباب هیں اور اسطرح پر فرد حقیت کیوں بنائي جاتي هی بحث کرني ضرور نہیں سمجھتے — یہہ تمام بحث نہایت عمدہ طرح سے جناب آنریبل سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي نے اپنے ایک لکچر میں بیان کي هی اور وہ لکچر ایک رسالہ میں جسکا نام "قدیم نظام دیہي هندوستان" هی چھپا هی اُس کے ملاحظہ سے اس تمام بحث پر پوري طرح سے علم حاصل هوسکتا هی *

کاشتکاروں کے حقوق کي فرد کا بنانا

بندوبست زمینداري میں دوسرا گروہ جس کے حقوق کا لحاظ کیا جاتا هی وہ لوگ هیں جو کاشتکار کہلاتے هیں اور اسلیئے اُن کے حقوق کي فرد کا بنانا بھي ضرور هوتا هی — حقوق کاشتکاروں کے مختلف هوتے هیں جیسے کہ باب اول میں بیان هوئے هیں اسلیئے اُن کے حقوق کي فرد بنانے میں صرف یہہ بات کافي هوتي هی کہ کاشتکار کا نام اور مقدار اُس کي اراضي کاشت کي معہ تذکرہ اُس کے حق کے جو وہ رکھتا هی لکھدي جاوے *

ذمہداري اداے مالگذاري

اُن دیہات میں جلکا بندوبست بطور زمینداري عمل میں آتا هی
یہہ بات لازم و ضرور هی که مہتمم بندوبست حسب قواعد معینہ جسکا
ذکر باب پنجم میں هوگا جب تشخیص جمع کي کرلے تو بندوبست
موضع اُنهي لوگوں کے ساتهہ عمل میں آوے جو زمینداران موضع قرار
دیئے گئے هیں اور جبتک کہ وہ جمع مجوزہ حاکم بندوبست کو منظور
کرنے سے انکار نکریں اُس وقت تک حاکم بندوبست کو کسي دوسرے
کے ساتهہ بندوبست کرنے کا اختیار نہیں هی — بندوبست موضع کا
درحقیقت کل گروہ حقیت داران زمینداران کے ساتهہ عمل میں آتا هی
اور اقرار نامہ مالگذاري جمیع اشخاص سے لیا جاتا هی مگر اُسي گروہ
میں سے ایک یا کئي آدمي حسب رسم و رواج موضع منتخب هوکر
بطور نمبردار قرار پاتے هیں اور اُنکا ذمہ هوتا هی که گانوں میں سے
تحصیل کرکے زر مالگذاري سرکار ادا کریں لیکن اگر باقي پڑتي هی تو
کل زمیندار جنهوں نے اقرار نامہ بندوبست بالاشتراک لکها هی جوابدہ
اداے مالگذاري سرکار کے هوتے هیں اور جبتک هرشخص اپنا حصہ جدا
کراکر اُسپر جداگانہ جمع سرکار سے تجویز نہ کرالے جسکو مال کي
اصطلاح میں بٹوارہ مکمل کہتے هیں تب تک یہہ ذمہداري مشترکہ
بدستور قایم رهتي هی *

اقرار نامہ بندوبست جسکا ذکر اوپر کے فقرے میں آیا هی اور جسکو
واجب‌العرض اور اقرار نامہ کهیوٹ بهي کہتے هیں زمینداري بندوبست
میں ایک نہایت ضروري کاغذ خیال کیا جاتا هی اس کاغذ میں تمام
وہ ذمہ داریاں مندرج هوتي هیں جو مالکوں کے گروہ سرکار سے کرتے هیں
اور تمام وہ حقوق اور رسم و رواج اور معاهدے درج کیئے جاتے هیں جنپر
مالکوں کے باهم خواہ مالکوں اور کاشتکاروں کے باهم عملدرآمد هونا قرار
پاتا هی مگر چونکه اس رسالہ میں همکو هرایک قسم کے بندوبست کي
ایک عام صورت دکهلاني هی اسلیئے اُس اقرار نامہ کے مراتب کي زیادہ تر
تفصیل لکهنے کي کچهہ ضرورت نہیں هی *

باب چہارم

بندوبست رعیت واري کے قواعد عامه کے بیان میں

کھیتوں کا بیان اور پیمایشي کھیتوں کے بنانے کا طریقه

موضع کي حد بست هوچکنے کے بعد جو پہلا کام بندوبست کا هی اور جس کا ذکر اوپر باب اول میں هوچکا هی رعیت واري بندوبست میں دوسرا کام موضع کے اندر کھیتوں کے تعین کا هی *

کھیت ایک قطعه اراضي واقع اندرون حدود موضع هی جو بلحاظ قبضه یا بلحاظ موقع زمین یا بلحاظ آساني سے کاشت هونے کے مینڈوں سے یا اؤر کسي علامت سے محدود هوتا هی یا محدود خیال کیا جاتا هی اور گانوں میں کسي نام سے مشہور هوتا هی — جیسے کوئیں والا کھیت — بڑ والا کھیت — ڈوگر والا کھیت اور علی هذالقیاس *

کبھي ایسا بھي هوتا هی که ایک بڑے کھیت میں جس کے گرد پایدار مینڈیں هیں اور چھوٹي چھوٹي مینڈیں ڈالکر اُس کھیت کے بھي متعدد ٹکڑے کردیتے هیں لیکن وہ ٹکڑے کھیت نہیں کہلاتے اور اسي سبب سے کسي خاص نام سے مشہور نہیں هوتے بلکه اُسي کھیت میں شامل سمجھے جاتے هیں جو کسي نام سے مشہور هی *

بعضي دفعه ایسا هوتا هی که بسبب ریتیلي زمین هونے کے کھیت کي مینڈیں قایم نہیں رهتیں لیکن کسي نه کسي طرح کھیت کي مقدار سے جو کاشتکاروں کو معلوم هوتي هی اُس کھیت کي حد خیال کرلي جاتي هی اور اُس مقام پر پھر مینڈ بنالي جاتي هی گو بعد اُس کے وہ پھر ٹوٹ جائے *

کوئي گانوں ایسا نہیں هی که جس میں کھیت موجود نهوں اور کل مزروعه اراضي اُسکي کھیتوں میں منقسم نهو — مگر جن ملکوں میں که بندوبست رعیت واري کیا جاتا هی اُن میں یہه بحث پیش اتي هی که جو قدیم کھیت موجود هیں اُنهي کھیتوں کو قایم رکھکر بندوبست کیا جاے یا ازسرنو کھیتوں کي تقسیم کرکے بندوبست کیا جاے *

موجودہ کھیتوں کي مقدار ایسي مختلف هوتي هی که اُن کا بجنسه بحال رکھنا قریباً نا ممکن کے هوتا هی اور اسلیئے ضرور کسي نه کسي

حد تک کھیتوں کي نئي تقسیم کرني پڑتئ ہی — اس تقسیم میں ضرور ہی کہ کھیت کي مقدار کا بھي کوئي مناسب اندازہ قرار دیا جاوے اُس کے اندازہ کا قاعدہ اس سے زیادہ عمدہ نہیں ہوسکتا کہ چھوٹے سے چھوٹا کھیت اسقدر ہو جو دو بیلوں سے زراعت کرنے کے لیئے کافي ہو اور بڑے سے بڑا ٹکڑا اسکا دوچند ہو *

اسبات کا اندازہ کرنا کہ دو بیلوں سے کسقدر زمین میں زراعت ہوسکتي ہی ہر ملک کي زمین کي قسم اورؔ اُس فصل پر جو اُس میں بوئي جاتي ہی منحصر ہی اور اسلیئے ہر ایک بندوبست کرنیوالے کو اُس ملک اور فصل کے لحاظ سے اُسکي مقدار قرار دیني ہوگي مگر صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش صوبہ بمبئي نے جو اپني رپورٹ متفقہ میں اُسکا اندازہ قرار دیا ہی اور جو قواعد کھیت بنانے کے اُنھوں نے لکھے ہیں اُن کو ہم ذیل میں لکھتے ہیں *

اُنھوں نے اپني رپورٹ میں لکھا ہی کہ " جس امر پر سب سے پہلے غور کرنا لازم ہی وہ لفظ کھیت کي تعریف ہی — ہر ایک گانوں میں جیساکہ سابق میں بیان ہوچکا ہی اراضیات دیہہ کے مسلمہ حصے موجود ہوتے ہیں اور اُنکے اکثر علیحدہ علیحدہ نام ہوتے ہیں اور وہ مدت دراز سے چلے آتے ہیں — لیکن ان میں سے اکثر حصے جو تھل اور ٹکا اور داغ اور اور ناموں سے مشہور ہوتے ہیں نہایت وسیع اور متعدد شخصوں کے قبضہ میں ہوتے ہیں — اُنکي بیروني حدود مستقل خیال کي جاسکتي ہیں مگر اُنکے اندروني حصوں کي حدود میں جو علیحدہ علیحدہ شخصوں کے قبضہ میں ہوتے ہیں بیع اور انتقال اور ضبطي اور تقسیم وغیرہ کے عملدرآمد سے ہمیشہ تبدیلیاں ہوتي رہتي ہیں — بعض اوقات ایسا بھي ہوتا ہی کہ ایک پرانا حصہ زمین کا گو وہ وسعت میں زیادہ ہوتا ہی شخص واحد کے قبضہ میں ہوتا ہی جسکے پاس بہ نسبت معمول کے زیادہ سرمایہ ہوتا ہی — اور کبھي ایسا ہوتا ہی کہ ایک حصہ گو وہ اوسط مقدار سے زیادہ نہیں ہوتا ہی بلکہ اُس کے اندر ہي ہوتا ہی اُسکے نہایت چھوٹے چھوٹے حصے بہت سے شرکاء کے درمیان منقسم ہوتے ہیں خصوصاً اراضیات میراث کے معاملہ میں جو مورث اعلی کي وفات کے وقت ہندوؤں کے عام قانون مساوي تقسیم کے بموجب ورثاء

ذکور کو پہونچتے ہیں اس قسم کے چھوٹے چھوٹے حصے اُن وجوہات سے جنکا ابھی ذکر ہوا اور نیز اور وجوہات سے ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور آخرکار ایسے بڑے بڑے قطعات اُفتادہ بلکہ مزروعہ زمین کے اکثر دیکھے جاتے ہیں جسمیں قدیمی حصوں کا مطلق کوئی نشان باقی نہیں رہا ہی (دفعہ ۱۱ رپورٹ مذکور) *

کھیتوں کی تقسیم اسطرح کی جاوے کہ اُن کا رقبہ اسقدر ہو جو کاشتکاروں کی حالتوں کے مناسب ہو تاکہ قلیل سرمایہ والے کاشتکار بھی بلا تامل کاشت کرسکیں اور یہہ مقصد قدیمی تھلوں اور داغوں کو کھیت قرار دینے سے حاصل نہیں ہوسکتا ہی کیونکہ ہمارے مقصد کے لحاظ سے وہ عموماً بہت بڑے ہونگے ـــ برخلاف اسکے اگر اُن تھلوں اور داغوں کے اندرونی حصوں میں سے جو پیمایش کے وقت موجود ہوں ہر ایک حصہ کو ایک کھیت قرار دیکر پیمایش کیجاوے تو اُس میں پیمایش کی محنت اور خرچ زیادہ ہوجاویگا اور کافی مقصد حاصل نہوگا کیونکہ اس قسم کی حقیتیں اکثر تغیرپذیر ہوا کرتی ہیں جیسا کہ سابق میں بیان ہوچکا ہی اور ہماری دانست میں اس قسم کا ایک مستقل انتظام کرنے سے کچھہ فائدہ نہوگا جس سے گو پیمایش کے وقت یہہ بات معلوم ہوگی کہ اراضیات دیہہ کاشتکاروں میں تقسیم کردی گئیں مگر وہ چند ہی سال کے گذرنے کے بعد اُس صورت پر قایم نرہینگی (دفعہ ۱۲ رپورٹ مذکور) *

اراضات دیہہ کو کھیتوں میں تقسیم کرتے وقت جن باتوں پر نظر رکھنی چاہیئے وہ حسب تفصیل ذیل معلوم ہوتی ہیں *

اول ـــ یہہ کہ تمام کھیت یا بہر کیف اُن میں سے اکثر کھیت اُس مقدار سے زیادہ بڑے نہیں ہونے چاہیئیں جسکی کاشت قلیل سرمایہ والی آسامیاں کرسکیں *

دوم ـــ یہہ کہ وہ بغیر کافی وجہہ کے اُس مقدار سے چھوٹے نہ کیئے جاویں جو مقصد مذکورہ بالا کے واسطے ضرور ہو ـــ چنانچہ ان میں سے پہلی بات اُس اراضی کی مقدار پر لحاظ کرنے سے فوراً دریافت ہوسکتی ہی جو ایک جوڑی بیلوں کے ذریعہ سے قابل کاشت ہو کیونکہ اِس سے کم بیلوں کے ذریعہ سے کاشتکاری مطلق نہیں ہوسکتی ہی ـــ

جبکہ کسي آسامي کے پاس صرف ایک بیل ہوتا ہی تو اُسکو یا تو اپنے ہمسایہ کے ساتھہ شراکت کرني پڑتي ہی یا کسي نہ کسي صورت سے دوسرا بیل بہم پہونچانا پڑتا ہی تاکہ وہ زراعت کے کرنے کے لایق ہو (دفعہ ۱۳ رپورٹ مذکور) *

جسقدر زمین ایک جوڑي بیل کے ذریعہ سے قابل کاشت ہوگي اُسکي مقدار آب و ہوا اور زمین اور قسم کاشتکاري اور طریقہ کاشتکاري کے بموجب مختلف ہوگي — نہایت خشک آب و ہوا میں جیسي کہ دکن کي آب و ہوا ہی جہاں زمین کسیقدر آساني کے ساتھہ گھانس اور سرہٹ سے صاف ہوسکتي ہی زمین کي مقدار اضلاع مرطوب کي بہ نسبت جہاں نباتات زیادہ قوت دار ہوتي ہیں زیادہ ہوگي اور باقي اَوْر حالتوں میں جو زراعت پر موثر ہیں زمین کي مقدار اُن حالتوں کے اثر کے مناسب ہوگي — اِس میں کچھہ شک نہیں کہ سخت قسم کي زمین کي بہ نسبت ریتیلي قسم کي زمین کا ایک زیادہ تر وسیع قطع اُسي محنت سے کاشت ہوسکتا ہی — جن اضلاع میں عموماً زمین میں کھاد ڈالا جاتا ہی وہاں جوڑي بیل کے ذریعہ سے زراعت کے لایق زمین بہ نسبت اُن اضلاع کے جہاں کھاد نہ ڈالا جاتا ہو بہت کم ہوگي اور خاکي اور چاهي زمینوں کے درمیان اس سے بھي زیادہ فرق ہوگا (دفعہ ۱۴ رپورٹ مذکور) *

لیکن ہر ایک ضلع میں جسکي پیمایش ہونے والي ہو متعدد اقسام زمین کي ٹھیک ٹھیک مقدار جو ایک ہل سے زراعت کے قابل ہوگي باسآني دریافت ہوسکتي ہی چنانچہ ہم یہہ بات فرض کرتے ہیں کہ کسي خاص ضلع میں ایک جوڑي بیلوں کے ذریعہ سے مندرجہ ذیل زمین بحساب ایکڑ کاشت ہوسکتي ہی *

ریتیلي یا خاکي زمین ایک جوڑي بیل سے ... ۲۰ ایکڑ
متوسطہ زمین جو نہ بہت ریتیلي ہو نہ بہت سخت ایضاً ۱۵ ایکڑ
سخت زمین ایضاً ... ۱۲ ایکڑ
وہ زمین جسمیں چاول کي کاشت ہوتي ہی ایضاً ... ۴ ایکڑ

ہماري دانست میں یہہ تعداد ایکڑوں کي علی العموم کھیتوں کي نہایت مناسب مقدار ہوگي مگر اس کے سوا جو اَوْر حالات ہوں اُن پر بھي لحاظ کرنا ضرور ہی (دفعہ ۱۵ رپورٹ مذکور) *

یہہ بات نہایت ضرور ہی کہ جہاں تک بآسانی ممکن ہو دیہات کے موجودہ انتظام میں بہت کم دست اندازی کی جاوے اور اسی وجہہ سے مختلف مالکوں اور کاشتکاروں کی زمین اور وہ زمین جسکی کاشت مختلف حقوق کے بموجب ہوتی ہو جہاں تک ممکن ہو ایک کھیت میں شامل نہ کی جاوے — اور چونکہ ایسے کاشتکار بہت قلیل ہیں جن کے پاس صرف ایک جوڑی بیل ہوں اور اُن کاشتکاروں کی تعداد جنکے پاس ایک جوڑی سے زیادہ بیل ہیں بہت زیادہ ہی اسلیئے جو اندازہ ہمنے تجویز کیا ہی اُس سے دو چند مقدار کے کھیت بغیر کسی دقت کے کاشت کے لایق بن‌سکتے ہیں اور ایک سے دوسرے کے پاس جاسکتے ہیں (دفعہ ۱۶ رپورٹ مذکور) *

پس ان صورتوں پر اور اور مختلف صورتوں پر جو اس معاملہ سے متعلق ہیں غور کرنے کے بعد اراضیات دیہہ کو کھیتوں میں تقسیم کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل عام قواعد قرار پاسکتے ہوں * *

قواعد عامہ

اول — چونکہ ہر ایک قسم کی زمین اور زراعت کے ایکڑوں کی تعداد جو ایک جوڑی بیلوں کے ذریعہ سے کاشت ہوسکتی ہو تجویز ہو جاوے تو کھیتوں کی مقدار اسطرح پر قرار دینی چاہیئے کہ اُن میں اُس تعداد سے دوچند تک ایکڑ شامل ہوں *

دوم — قاعدہ مندرجہ صدر زمین کے اُن قطعات سے متعلق نہیں ہی جو ناقابل زراعت ہوں یا اس سبب سے کہ اُس میں بہت گھنا جنگل ہی یا اَوْر کسی قسم کی مشکلیں ہیں جنکے سبب حالت موجودہ میں وہ زمین زراعت کے قابل نہیں ہی پس ان قطعات کو ایسے بڑے حصوں میں جیسے کہ مناسب ہوں تقسیم کرنا چاہیئے *

سوم — جو زمین مختلف قسم کے حقوق کے بموجب لوگوں کے قبضہ میں ہو مثلاً میراث اور گت کول اور انعام اور جودی وغیرہ اُن کو علاحدہ علاحدہ پیمایش کرنا چاہیئے اُنھیں ایک کھیت میں ملاکر پیمایش کرنا مناسب نہیں گو اُسکا رقبہ بہ نسبت اُسکے کم ہو جو قاعدہ اول کے بموجب ہونا چاہیئے *

چہارم — مختلف قسم کي زراعت کو جیسے کہ خشکي کي فصل اور چاول کي فصل اور باغ وغیرہ هیں جہاں تک کہ بآساني ممکن هو علاحدہ علاحدہ کھیتوں میں پیمایش کرنا چاهیئے بشرطیکہ یہہ امر ضلع کے دستور کے موافق هو *

پنجم — هر ایک حقیت † کو جو مقدار متذکرہ قاعدہ اول میں شامل هو ایک پیمایشي کھیت قرار دینا چاهیئے *

ششم — جو حقیت اس مقدار سے زیادہ هو اسکو دو یا زیادہ کھیتوں میں تقسیم کرنا چاهیئے تاکہ اسکا کل رقبہ اُن کھیتوں کے اندر آجاوے *

هفتم — جبکہ کسي حقیت کا رقبہ اُس مقدار سے کم هو جو قاعدہ اول میں قرار دي گئي هی اور اُسکے قریب اَور حقیتیں اُسي قسم کي واقع هوں اور وہ حقیتیں بهي ایسي هوں جنکا رقبہ بہ نسبت اُسکے کم هو جو قاعدہ اول میں قرار دیا گیاهی تو اُن میں سے اسقدر حقیتوں کو ایک نیا کھیت بنانے کے واسطے باهم شامل کرنا چاهیئے جو آخرالذکر حقیتوں کو حد معینہ کے اندر لانے کے واسطے درکار هوں مگر اُن سے زیادہ شامل کرنا نہیں چاهیئے *

هشتم — جبکہ ایک حقیت جسکا رقبہ بہ نسبت اُسکے جو قاعدہ اول میں قرار دیا گیا هی کم هو کسي اَور ایسي حقیت کے قریب واقع هو جس کي وهي صورت نہو تو باوجود کم هونے اُس کي مقدار کے اُس کو ایک علاحدہ کھیت قرار دینا چاهیئے (دفعہ ۱۷ رپورٹ مذکور) *

ان قواعد کے ذریعہ سے زمین کے موجودہ حصے جہاں تک کہ ضروري یا پسندیدہ معلوم هوگا قایم رهینگے کیونکہ قاعدہ اول کے بموجب کسي بڑي حقیت کو زراعت کے واسطے مناسب مقدار کے کھیتوں میں تقسیم کرنے سے اُسکے قابض کے موجودہ حق حقوق میں کسیطرح خلل واقع نہوگا کیونکہ بیروني حدود اور اُس کي زمین کي مقدار بدستور رهیگي

---

† حقیت سے هماري مراد کسي کھیت یا محال یا قبضہ سے هی جو ایک مسلسل خط حد بندي کے اندر شامل هو اور ایک شخص یا ایک قسم کے شرکاء کے قبضہ میں هو *

موجودہ رواج میں البتہ صرف اس صورت سے خلل واقع ہوگا کہ دو یا اس سے زیادہ نہایت چھوٹی چھوٹی حقیتیں قاعدہ ششم کے بموجب ایک پیمایشی کھیت میں شامل کردی جاوینگی مگر اس قسم کی صورتیں شاذ و نادر پیش آوینگی اور جو کھیت اسطرح بنایا جاویگا وہ اسقدر چھوٹا ہوگا کہ جو جمع اُس کے متعدد حصہ داروں کو ادا کرنی چاہیئے اُس کی ادا کا بندوبست کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آویگی (دفعہ ١٨ رپورٹ مذکور)

کھیتوں کی حدوں کا نشان قایم کرنا

جبکہ حقیتوں کی مقدار تجویز ہوجاوے تو اُس کے بعد یہہ امر غور طلب ہی کہ اُن کی حدود قایم کرنے اور جبکہ یہہ حدود قایم ہوجاویں تو اُنکے محفوظ رکھنے کا کونسا طریقہ نہایت عمدہ ہی (دفعہ ١٩ رپورٹ مذکور) *

اس میں کچھہ شک نہیں کہ مٹی کی ایک ایسی مینڈ جو برابر کھیت کے چاروں طرف ہو نہایت عمدہ حد ہی مگر از روے تجربہ کے یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ اُس میں خرچ زیادہ ہوتاہی اور بہ نظر کارروائی یہہ طریقہ کافی ثابت ہوا ہی کہ گوشوں اور سمتوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے چھوٹی چھوٹی مینڈ بنادی جاوےاور گوشوں پر اور موڑ پر پتھر نصب کردیئے جاویں (دفعہ ٢٠ رپورٹ مذکور)

ان نشانوں کی تعداد اور مقدار حالات مختص المقام کے بموجب قرار دینی چاہیئے اور اسی وجہہ سے ہم اس معاملہ کی نسبت بجز اسکے اَوْر کوئی قاعدہ تجویز نہیں کرتے ہیں کہ یہہ نشان اسقدر بڑے اور تعداد میں اسقدر ہونے چاہیئیں جن سے پیمایش کے ختم ہونے کے بعد کھیتوں کی حدود صاف صاف قایم ہو جاویں گو ان نشانوں کی تیاری میں کچھہ ہی محنت اور خرچ کیوں نہو مگر ہم اُن کو کارروائی پیمایش کی سود مندی اور استحکام کے واسطے نہایت ضروری خیال کرتے ہیں اگر وہ مناسب طور سے محفوظ اور درست رکھے جاویں تو یہہ امر آیندہ بندوبست کے عملدر آمد کے لیئے نہایت وقعت کے لایق ہوگا *

جب اسطرح پر کھیت بن جاتے ہیں اور پیمایش ہوچکتی ہی تو ہر ایک کھیت کی جمع تشخیص کی جاتی ہی جسکا ذکر باب پنجم

میں آویگا اور جو کاشتکار کہ اُس کھیت پر قابض ہی جبتک کہ وہ اُس جمع سے اِنکار نکرے یا کھیت کو چھوڑ ندے اُسکے ساتھہ بندوبست عمل میں آتا ہی اور اگر وہ چھوڑ دے یا اِنکار کرے تو اَوْر جو کوئي شخص درخواست کرے اُسکے ساتھہ بندوبست کردیا جاتا ہی اور جن لوگوں کے ساتھہ اسطرحپر بندوبست کیا جاتا ہی اُن کو سرکار کي طرف سے اُسقدر مدت کا جسکے لیئے بندوبست ہوتا ہی پتہ دیدیا جاتا ہی اور اُسیقدر مدت کے واسطے اُن سے قبولیت لیجاتي ہی اور جسقدر زمین کا جسقدر جمع پر اُن لوگوں کے ساتھہ بندوبست کیا جاتا ہی وہ ایک کاغذ میں درج کي جاتي ہی جسکو جمعبندي کہتے ہیں اور یہي کاغذ ان لوگوں کے حقوق کي گویا فرد ہوتي ہی *

باب پنجم

قواعد تشخیص جمع کے بیان میں

جو کہ قواعد تشخیص جمع کے ہر قسم کے بندوبست میں خواہ وہ بندوبست زمینداري ہو یا رعیت واري یکساں اور مساوي ہیں اسلیئے ہم نے اُس کو ایک ہي جگہہ لکھنا مناسب سمجھا — اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ملکوں کے اختلاف کے سبب سے جو زمین کي حیثیت مختلف ہو جاتي ہی اسلیئے طریقہ تشخیص میں کچھہ اختلاف واقع ہوگا لیکن عام قاعدہ میں کچھہ اختلاف نہیں ہی جو کہ ہمکو اس رسالہ سے زیادہ تر اہلکاران سرکار عالي کي بصیرت اور آگاہي منظور ہی اسلیئے ہم اُس طریقہ تشخیص جمع کو جو ممالک دکن سے تعلق رکھتا ہی زیادہ تفصیل کے ساتھہ بیان کرینگے *

مقاصد تشخیص جمع

اکثر لوگوں کا خیال ہی کہ اُن دیہات میں جن کا بندوبست بقاعدہ زمینداري ہوتا ہی تشخیص جمع کا مقصد اور ہی اور اُن دیہات کا جنکا بندوبست رعیت واري ہوتا ہی تشخیص جمع کا مقصد اور ہی — وہ سمجھتے ہیں کہ بندوبست زمینداري کا یہہ مقصد ہی کہ ایک گروہ جو بنام زمیندار کہلاتے ہیں بطور ٹھیکہ دار کے قایم کیئے جائیں اور تشخیص جمع

سے یہہ مقصد ہی کہ اُن سے اُس موضع کی بابت کسقدر روپیہ لیا جاوے جس کا نام مالگذاری ہی اور بندوبست رعیت واری میں تشخیص جمع کا یہہ مقصد ہی کہ خاص ہر ایک زمین کی پیداوار میں سے بلحاظ ایک حصہ معین کے کسقدر حصہ لیا جاوے *

اسی غلطی کے سبب بڑے بڑے مدبروں کو یہہ خیال ہوا ہی کہ بندوبست زمینداری ایک نیا طریقہ بندوبست کا ہی اور بندوبست رعیت واری ایک قدیم طریقہ بندوبست کا ہی جو اصول فقہ حنفیہ اور قواعد سلطنت مغلیہ کے مطابق ہی مگر ایسا خیال کرنا محض غلطی ہی دونوں قسم کے بندوبست میں جمع کی تشخیص کا مقصد واحد ہی یعنی یہہ کہ ہر ایک قطعہ زمین کی پیداوار میں سے کسقدر حصہ لیا جاوے اور اسی کے معنی تشخیص جمع کے ہیں *

بندوبست زمینداری میں یہہ تصور ہوتا ہی کہ کل اراضی موضع یا کسیقدر خاص اراضی کے قابض اور اصلی کاشت کرنے والے وہ گروہ ہیں جو زمیندار کے نام سے کہلاتے ہیں لیکن اُنہوں نے اپنے ماتحت اَور لوگوں کو زمین واسطے کاشت کے دی ہی تشخیص جمع کے وقت خیال کیاجاتا ہی کہ اُس ٹکڑہ اراضی کی پیداوار کسقدر ہی اور اُسمیں سے کسقدر حق اُس شخص کا ہونا چاہیئے جسنے فی الحقیقت زمین کاشت کی ہی اور کسقدر اُسکا حق ہونا چاہیئے جسکو در حقیقت زمین کاشت کرنے کا حق تھا مگر اُسنے دوسرے سے کاشت کروائی ہی اور کسقدر سرکار کو اُسمیں سے لینا چاہیئے پس بندوبست زمینداری میں بھی درحقیقت خاص زمین اکی پیداوار میں سے سرکار ایک اپنا حصہ تجویز کرتی ہی جیسا کہ بندوبست رعیت واری میں تجویز کرتی ہی *

اسکی تمثیل دوسری طرح پر بخوبی سمجھہ میں آویگی — فرض کرو کہ اُس موضع میں جہاں بندوبست رعیت واری ہوتا ہی ایک شخص پچاس بیگہ زمین کا کاشتکار اور قابض ہی مگر کسی سبب سے وہ کل زمین کو یا اُسکے کسیقدر جزو کو خود کاشت نہیں کرسکتا اور اُسنے اپنے ماتحت اَور آسامیاں پیدا کی ہیں جو اُسکو کاشت کرتی ہیں — جب ہم اُس قطعہ زمین کی تشخیص جمع کرتے ہیں تو بلا شبہہ ہمکو

اُسکي پيداوار ميں سے ايک ايسا مناسب حصہ جو مالگذاري کاشتکار اور
اصلي کاشتکار دونوں کے حق کے ليئے کافي هو چهوڑنا پڑا اور باقي ماندہ
سرکار کا حصہ قرار پاويگا اور يہہ بعينہ وهي صورت هى جو زمينداري
بندوبست ميں کيجاتي هى پس يہہ سمجهنا کہ بندوبست رعيتواري
موافق اصول فقہ حنفيہ اور قواعد سلطنت مغليہ کے هى اور بندوبست
زميندارى برخلاف اُسکے هى محض غلطي هى بلکہ دونوں قسم کے
بندوبستوں کا نتيجہ واحد هى اور دونوں قسم کے بندوبست
شرع اسلام و فقہ حنفيہ کے بالکل مطابق هيں — بلکہ اصول فقہ
حنفيہ کے مطابق اُن ديہات ميں جہاں زمينداران ديہہ موجود اور
برقرار هيں بندوبست رعيت واري کرنا بشرطيکہ اُن زمينداروں کو کسي
اَوْر طرح پر حق زميندارى بنام نہاد رسوم وغيرہ ديکر راضي نکيا جاوے
خلاف اُصول حنفيہ متصور هوسکتا هى *

قواعد تشخيص جمع

جبکہ يہہ بات معلوم هوگئي کہ خواہ بندوبست زمينداري هو
خواہ بندوبست رعيت واري تشخيص جمع سے پيداوار اراضي ميں سے
اُس حصہ کا قرار دينا هى جو سرکار ليگي تو اب اُسکے ليئے دو امر قرار دينے
لازم هيں اول اُس زمين کا جسکا کہ بندوبست کيا جاتا هى کيا پيداوار
هى — دوم اُس پيداوار ميں سے سرکار کو کسقدر حصہ لينا چاهيئے —
پيداوار اراضي اقسام اراضي پر منحصر هى اور اسليئے سب سے اول
تشخيص جمع ميں اقسام اراضي کا قرار دينا لازم آتا هى جسکو کلاسيفکيشن
کہتے هيں جسکا آيندہ ذکر هوتا هى *

کلاسيفکيشن

تجربہ سے يہہ بات ثابت هى کہ زمين اپني بناوٹ کے لحاظ سے
اسطرح پر هى کہ کسي مقدار تک ايک قسم کي زمين هوتي هى اور
پهر کسي دوسري قسم کي — اُس قطعہ زمين سے جو ايک قسم کا هوتا
هى بعض اسباب خارجي سے مختلف اقسام کے قطعات زمين پيدا
هو جاتے هيں اور اُنهي لحاظوں سے کلاسيفکيشن قايم هوتا هى *

مہتمم بندوبست جس پرگنہ کا بندوبست شروع کرتا هى وہ اُس
پرگنہ کے تمام ديہات کو ديکهتا هى اور اُس پرگنہ ميں عام لحاظ سے

جے قسم کي زمين هوتي هی اُسکے چک قایم کرتا هی جسقدر دیهات
که ایک چک میں آجاتے هیں یهه تصور هوتا هی که اُن دیهات میں
عام اعتبار سے ایک قسم کي زمين هی *

بعد اسکے حاکم بندوبست هرایک چک پر دوبارہ نظر ڈالتا هی اور
اُس چک کے اندر اگر کچهه اَوْر اختلاف پائے جاتے هیں جس سے زمین
کي مختلف قسمیں هوگئي هیں تو وہ اُن چکوں کے اندر اور چهوٹے
چهوٹے چک ڈالتا هی اور یهه تصور هوتا هی که اُن چکوں میں جسقدر
دیهات آگئے هیں اُنکي زمینیں زیادہ تر باهم ایک سي هیں *

بعد اُسکے وہ اُس چک کے هرایک گانوں پر نظر ڈالتا هی اور اُسمیں
جو زمینیں که بسبب قرب و بعد آبادي کے یا بسبب مخلوط هوجانے اَوْر
قسم کے اجزاء کے یا بسبب ذرایع آبپاشي کے مختلف هوگئي هیں اُنکي
قسم کو علاحدہ قرار دیتا هی *

جیسے که باڑہ منجهہ برہ که یهه نام آبادي کے قرب و بعد کے اعتبار سے
قرار پاتے هیں اور جیسے که شوري متیار بهوڑ اور علی هذالقیاس یهه اقسام
بلحاظ اجزاء زمین کے قرار دیئے جاتے هیں اور جیسے آبي و باراني که
یهه نام بلحاظ زرایع آبپاشي کے قرار پاتے هیں — اور یهه تصور کیا
جاتا هی که جسقدر که ایک چک کے اندر داخل هیں اُنمیں هرایک
قسم کي زمینیں مذکورہ بالا اقسام میں سے یکساں هیں *

یهه نام جو همنے بیان کیئے هیں هرایک ملک میں مختلف هوتے
هیں لیکن کوئي سے نام اُنکے رکهو کلاسیفکیشن کا اصول یهه هوتا هی که
جو زمین گانوں کے پاس هی اس سبب سے که اُسکي کاشت اور حفاظت
بآساني هوسکتي هی اور بسبب قریب هونے بستي کے اُسمیں کهاته
زیادہ پڑتي هی اور پیداوار اُسکي زیادہ هوتي هی برخلاف اُسکے جو زمین
که گانوں کي آبادي سے متوسط فاصله پر هی اُسمیں ان سب اُمور میں
کمي هوتي هی اور جو زمین که انتهاے سرحد موضع پرهی اُسمیں ان امور
میں اور بهي زیادہ کمي هوتي هی *

بلحاظ اجزاے زمین کے موضع میں تین قسم کي زمینیں قرار دیجاتي
هیں ایک وہ قطعات جنمیں قوت پیداوار زیادہ هی اور اعلی قسم کي
اجناس پیدا کرسکتے هیں اور ایک اُس سے اوسط درجه کي اور ایک

اُس سے ادنی درجہ کي اور اُنھي لحاظوں سے ہرایک ملک میں اُن زمینوں کے مختلف نام ہوتے ہیں پس کلاسیفکیشن صرف اُنھي قدرتي حالات اور خارجي اسباب کے لحاظ سے کیا جاتا ہی گوکہ زمینوں کے نام کچھہ ہي رکھے جاویں *

یہہ طریقہ کلاسیفکیشن کا ایسي زمینوں سے علاقہ رکھتا ہی جہاں زمین کي تہوں میں مٹي کي تہہ نہایت عمیق ہی جیسے ممالک مغربي وشمالي پنجاب وبنگالہ میں لیکن بعضے ملک ایسے ہیں کہ جنمیں زمین کي تہہ بالائي بہت تھوڑي ہی اور اُسکے نیچے چونہ کنکر کي یا چونہ کي یا پتھریلي تہہ ہی جیسے کہ ملک دکن میں اور ممالک سرکار عالي میں — ان ملکوں میں کلاسیفکیشن کا قاعدہ بلحاظ قرب و بعد اُس تہہ کے قرار پاتا ہی جو مٹي کي تہہ کے نیچے ہی *

طریقۂ کلاسیفکیشن کا خاص ممالک دکن میں

ممالک سرکار عالي اور دیگر ممالک دکن کا نہایت قریب قریب حال ہی— صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش صوبہ بمبئي نے اپني متفقہ رپورٹ میں جوطریقہ کلاسیفکیشن کا لکھا ہی وہ نہایت عمدہ ہی اور سرکار عالي کے اہلکاروں کي مزید بصیرت کے لیئے نہایت مفید ہی چنانچہ ہم اُسکو اس مقام پر لکھتے ہیں *

صاحبان سپرنٹنڈنٹ موصوف اپني رپورٹ میں لکھتے ہیں " لیکن زمین کی کلاسیفکیشن کا ذکر کرنے میں جو پیمایش کے بیان کے بعد ہماري توجہہ کے لایق ہی ہم ایک اَور طریقہ اختیار کرینگے کیونکہ اس عمل کے نتیجے پیمایش کےنتیجوں کي برابر درجہ تحقیق کو نہیں پہونچتے ہیں اور نہ علم ریاضي کے نتیجوں کی مانند ٹھیک ٹھیک صحت کے ساتھہ دریافت ہوسکتے ہیں — لہذا زمین کے کلاسیفکیشن میں کاروائی کا طریقہ پیمایش کي نسبت زیادہ توجہہ کے لایق ہوتا ہی اور بلا شبہہ اسي ترجیہہ پر کام کا یکساں ہونا اور اُسکي صحت موقوف ہوتي ہی " (دفعہ ۳۸ رپورٹ متفقہ) *

جس مقصد کا حاصل کرنا ہمارے طریقہ کلاسیفکیشن سے منظور ہی بوہ یہہ ہی کہ پیمایش کے ساتھہ ہي ساتھہ کھیتوں کي قیمت تجویز

کي جاوے — حدود موضع کے اندر باوجود یکساں ہونے آب وہوا کے جن اسباب سے کھیتوں کي قدر و قیمت گھٹ بڑھ جاتي هی وہ یہہ هیں — کھیتوں کي قدرتي پیداوار اور آبادي موضع سے اُنکا فاصلہ جس سے زراعت کے امور میں کوئي آساني یا دقت پیدا ہو — اور باغ اور چانول کي زمینوں کے معاملہ میں آبپاشي کے واسطے پاني کا بہم پہونچنا — کھیتوں کي قیمتوں کا جداگانہ تخمینہ کرنے میں کل کھیتوں کي قیمت بہیئت مجموعي غور کرنا چاهیئے اور لازم هی کہ جو تخمینہ کھیتوں کي حیثیت کا اسطرح پر حاصل ہو اُسکو وہ عہدہ دار جو جمع کي تشخیص کرتا هی کاغذات میں درج کرے یا یہہ کہ وہ هرایک امر کا تخمینہ علیحدہ علیحدہ درج کرے اور چونکہ طریقہ مذکورہ بالا میں بہت سي مختلف باتوں پر غور کرکے راے قایم کرني پڑتي هی اسلیئے اُسکے نتیجوں کي صحت عہدہدار تشخیص کنندہ جمع کي لیاقت اور تجربہ اور دیانت پر منحصر هی اور قریب قریب یکساں نتیجوں کے حاصل کرنے کے واسطے اُن شخصوں میں جو اس کام پر متعین کیئے جاویں نہایت اعلی درجہ کي لیاقت کا ہونا ضرور ہوگا (دفعہ ۳۹ رپورٹ مذکورہ) *

مگر اس قسم کے آدمي بہم نہیں پہونچ سکتے کیونکہ ایسے آدمیوں کا جمع کرنا جو کافي لیاقت اور تجربہ رکھتے ہوں ناممکن هی اور اگر وہ بہم پہونچ بهي جاویں تو هم کو اُنکي دیانت پر بھروسہ نہیں ہوسکتا اِن وجوہ کے لحاظ سے آخرالامر کارروائي کا ایک ایسا طریقہ تجویز کرنا لازم آتا هی جو اسقدر صاف صاف اور معین ہو کہ اُس کے ذریعہ سے اس کام کے واسطے لوگوں کو تعلیم دیجاسکے اور هم اُنکي کارروائیوں کي بخوبي نگراني کرسکیں چنانچہ اسي مقصد کي تکمیل کے واسطے همنے حتی الامکان اُن مختلف اجزا کو علیحدہ کیا هی جن سے کسي کھیت کي حیثیت پیداوار قایم ہوتي هی اور اُسکي رو سے کلاسیفکیشن کا ایک ایسا طریقہ قرار دیا گیا هی جس کي وجہہ سے کلاسر کي راے اور تجویز پر بہت کم بات موقوف رهیگي الغرض اب همکو زمین کي ذاتي لیاقتوں اور اُن تمام خارجي اسباب کا جو زمین کي حیثیت پیداوار پر موثر ہوتے هیں اور جو آساني آبپاشي کے ذریعہ سے حاصل ہوتي هی اُن سب کا جدا جدا تخمینہ کرنا مناسب معلوم ہوتا هی (دفعہ ۴۰ رپورٹ مذکورہ) *

جس طریقہ کارروائي کي هم سفارش کرنا چاهتے هیں أسمیں سب سے پہلے همنے زمین کو نو قسموں پر منقسم کیا هی اور یہہ بات تجربہ سے ثابت هوگئي هی کہ تمام عملي مقاصد کے واسطے اِن نو قسموں کے ذریعہ سے زمین کے نہایت ادنی ادنی درجہ کے تفاوت معلوم هوجاتے هیں - مگر همنے یہہ مناسب نہ سمجہکر کہ کلاسر صرف اپني راے سے تجویز کرے کہ کونسي زمین کس قسم میں داخل هوني چاهیئے اِس بات کي شناخت اور تجویز کے لیئے کہ کونسي زمین کس قسم کي هی چند قاعدے مرتب کردیئے هیں — اِس ملک میں یا بہر کیف اِس ملک کے أن تمام حصوں میں جہاں تک همنے پیمایش کي هی زمین کي سیرابي خاص کر أسکي اِس قوت پر موقوف هی کہ وہ تري کو جذب کر لے اور أسکو باهر نہ نکلنے دے اور چونکہ اِس خاصیت میں سیرابي کي گہرائي زیادہ تر موثر هی لہذا همنے آخرالذکر خاصیت یعني سیرابي کي گہرائي کو زمین کي حیثیت کا اندازہ کرنے میں جزو اعظم قرار دیا هی (دفعہ ۴۱ رپورٹ مذکورہ) *

زمین کي بہت سي قسمیں ایسي هیں جو کاشتکاروں میں خاص‌خاص صفتوں اور علیحدہ علیحدہ ناموں کے ساتھہ مشہور هیں مگر چونکہ أن میں اکثر زمینیں سیرابي میں بہت کم مختلف هوتي هیں اور همارے کلاسیفکیشن میں صرف سیرابي زمین کا لحاظ کیا گیا هی اِس وجہہ سے سواے بحث حیثیت زمین کے أسمیں أور کسي بات کا ذکر کرنا بے موقع هوگا—اگر تمام زمینیں سیرابي کي گہرائي میں یکساں هوں تو أنکي قسم تجویز کرنے کے واسطے صرف گہرائي کا دریافت کرنا کافي هوگا مگر یہہ صورت نہیں هوتي هی اور اکثر خالص زمینیں (یعني جن کي متي ایک سي هوتي هی اور جن میں دوسري قسم کي متي کي آمیزش نہیں هوتي) ایسي هوتي هیں جو اگرچہ گہرائي میں یکساں هوں مگر سیرابي میں مختلف هوتي هیں—لیکن اسي قسم کي زمینیں بکثرت نہیں هوتیں اور هم حیثیت کے اندازہ کي غرض سے أن سب کو تین درجوں میں ترتیب دینا کافي سمجہتے هیں اور ان تین درجوں میں سے هرایک درجہ پھر بلحاظ اپني گہرائي کے هماري مجوزہ نو قسموں پر منقسم هوگا جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے واضح هوگا (دفعہ ۴۲ رپورٹ مذکورہ) *

قسم زمین	قیمت یا حیثیت اُس قسم زمین کي آر.ب میں یعني اعلی قسم کے سوله آنه فرض کر کے اُسکي مناسبت سے هرایک قسم زمین کي حیثیت	زمین		
		درجه اول ایک عمده یکساں قسم کي متي رنگ میں مختلف یعني کهیں تو گهري سیاه اور کهیں بهوري سیاه — سیرابي کے هاتهه گهري هی	درجه دوم یکساں قسم کي متي مگر پهلي قسم کي به نسبت موتي اور رنگ میں بهي هلکي جو عموماً پیلیا هوتا هی — سیرابي کے هاتهه گهري هی	درجه سوم موتي کنکریلي یا رتیلي متي رنگ مختلف یعني کهیں تو هلکي بهوري اور کهیں سیاه مایل بسفیدي — سیرابي کے هاتهه گهري هی
۱	۱۶/	۱ ۳/۴	*	*
۲	۱۴/	۱ ۱/۲	۱ ۳/۴	*
۳	۱۲/	۱ ۱/۴	۱ ۱/۲	*
۴	۱۰/	۱	۱ ۱/۴	*
۵	۸/	۳/۴	۱	*
۶	۶/	۱/۲	۳/۴	۱
۷	۴ ۱/۲/	۱/۴	۱/۲	۳/۴
۸	۳/	*	۱/۴	۱/۲
۹	۲/	*	*	۱/۴

(دفعه ۳۲ رپورٹ مذکوره)

اس نقشه کے پهلے خانه میں هماري اسکیل کے نو اقسام اور دوسرے خانه میں اُنکي مختلف قیمتیں درج هیں جنمیں سے سب سے زیاده قیمت کا تخمینه سوله آنے یا ایک روپیه کیا گیا هی اور قیمت کے اندازه کا یهي طریقه سب سے زیاده اهل هند میں رایج هی — همکو

يهه بات تجربه سے معلوم هوئي هی که ١¾ هاتهه سے (جو تين فت کے قريب هوتے هيں) زياده گهرائي کي زمينوں کي سيرابي پر کوئي قابل لحاظ اثر نهيں هوتا اور اسي وجهه سے همنے اس گهرائي کو اول اور دوسرے درجه کي زمينوں کے معامله ميں زياده سے زياده گهرائي قرار ديا هی — تيسرے درجه کي زمينيں شاذ و نادر هي ايک هاتهه سے زياده گهري پائي جاتي هيں جسکو همنے زياده سے زياده گهرائي قرار ديا هی کيونکه اس سے زياده اگر اتفاقاً کوئي گهرائي هو تو اُسکي وجهه سے اُنکي قيمت ميں کچهه ترقي نهيں هوتي هی (دفعه ٤٣ رپورت مذکوره) *

جو گهرائي اس نقشه ميں درج هی اُس سے وه اقسام معلوم هوتے هيں جن سے زمينوں کے متعدد درجے صرف اُس صورت ميں هو جاتے هيں جبکه اَوَر خاص خاص اجزاء کي اُسميں آميزش نه پائي جاتی هو يا اور ايسے خارجي اسباب اُس سے لاحق نهوں جن سے زمين کي سيرابي کم هوتي جاتي هو — پس هم ان قيمت گهتانے والے اثروں کو اُس حالت ميں جبکه وه اسقدر وقعت رکهتے هوں که اُن کے سبب سے کوئي زمين اُس درجه سے فرو تر درجه ميں داخل هونے کے قابل هوجاوے جسميں وه اپني سيرابي کي گهرائي کے لحاظ سے داخل هوتي نقصان کے نام سے موسوم کرتے هيں اور جو اس قسم کے اثر (يعني نقصانات) عموماً واقع هوتے هيں اُن کے امتياز کے واسطے هم مندرجه ذيل نشان قايم کرتے هيں جو کلاسر کي کتاب پيمايش ميں اُن نقصانوں کے درج کرنے کا ايک مختصر اور سهل طريقه هی *

.:. — اس علامت سے کنکر کے چهوتے چهوتے تکڑوں کي آميزش ظاهر هوگي —

٧ — ريت کي آميزش کي علامت —

٫ — جب زمين کا سطح ڈهلواں واقع هوا هو جسپر پاني نه تهير سکے تو يهه علامت لکهني چاهيئے —

× — اس علامت سے متي کے اجزاء ميں اتصال کا نه هونا ظاهر هوتا هی

۸ — اس سے ایک خاص قسم کي آمیزش ظاہر ہوتي هی جو کم و بیش نا قابل جذب کرنے پاني کے ہوتي ہی —
سـ — پاني کھیت میں ہوکر گذرتاهی اور کھیت کي مٹي کو بہالیجاتاهی
▭ — کھیت میں پاني بھرا رہنے سے زمین کي پیداوار میں ہرج یا نقصان ہوتا ہو —
(دفعه ۴۴ رپورت مذکوره) *

ان میں وه سب نقصان شامل ہیں جواب تک همنے دیکھے ہیں — جب کسي زمین میں ان نقصانوں میں سے کوئي ایک نقصان هو تو وه ایک درجه گھٹ جاتي هی اور دو نقصانوں کے لایق ہونے کي وجهه سے دو درجے اور تین نقصانوں سے تین درجے گھٹ جاتي هی اور علی هذالقیاس جیسا که ذیل کي ایک مثال سے معلوم ہوگا (دفعه ۴۵ رپورت مذکوره) *

جو خارجي اسباب کسي کھیت کي قیمت پر تو موثر هوں مگر أسکي سیرابي پر موثر نه هوں جیسے که پینے کے پاني کا فاصله وغیره هی لازم هی که کلاسر أن کو اپني کتاب میں درج کرے (دفعه ۴۶ رپورت مذکوره) *

ایک کھیت کے کلاسیفکیشن کي غرض سے کلاسر گانوں کے نقشه کي مدد سے أس کھیت کي شکل کا ایک خاکه اپني کتاب پیمایش میں درج کرتا هی اور أسکو خطوط تقاطع کے ذریعه سے اسقدر چند برابر حصوں میں تقسیم کرتا هی جن سے زمین کي اوسط قیمت هرایک حصه کي گہرائي اور خاصیت پر غور کرنے سے دریافت هو جاتي هی — پھر هرایک حصه میں وه نقصانات جو أس حصه میں پائے جاتے هوں اور زمین کا وه درجه جو أسکي گہرائي کے لحاظ سے هونا چاهیئے درج کیئے جاتے هیں *

۱ ۱ ۳/۴ .	×× ۴ ۱ ۱/۲ .	۶ ۱ ...	سـ ۳ ۱ ۳/۴ ..	۷ ۳/۴ ...
∴ ۲ ۱ ۳/۴ .	۸۸ ۵ ۱ ۱/۲ ..	▭ ۴ ۱ ۱/۲ ..	.:. ۳ ۱ ۳/۴ ..	۷ ۳ ۱ ۳/۴ .

جو ھندسہ ھرایک مربع حصہ کي جانب راست کے نیچے کے گوشہ میں درج ھی اُس سے زمین کي گھرائي اور جسقدر نقطے اُسکے نیچے لگے ھیں اُن سے زمین کا وہ درجہ جس میں وہ زمین داخل ھی معلوم ھوتا ھی یعني ایک نقطہ سے پہلا درجہ دو سے دوسرا درجہ تین سے تیسرا درجہ ظاھر ھوتا ھی اور جو فرضي نشان جانب چپ کے اوپر کے گوشہ میں لگے ھوئے ھیں اُن سے زمین کے نقصانات معلوم ھوتے ھیں جن میں سے ھرایک کے باعث سے زمین کي حیثیت ایک درجہ گھٹ جاتي ھی — ان تمام علامات اور اشارات یعني زمین کے درجہ اور گھرائي اور نقصانوں کے ذریعہ سے یہہ بات بخوبي ظاھر ھو جاتي ھی کہ اُس حصہ کي زمین کس قسم کي ھی جیسا کہ اُس ھندسہ سے معلوم ھوتا ھی جو جانب راست کے اوپر کے گوشہ میں درج ھی — مثلاً کھیت کي جانب چپ کے نیچے کے حصہ کو فرض کرو اُس میں گھرائي ۱¾ ھاتھہ درج کي گئي ھی اور زمین اول درجہ کي ھی جیسا کہ اُس ایک نقطہ سے معلوم ھوتا ھی جو ٹھیک اُسکے نیچے ھی — اس درجہ اور گھرائي سے نقشہ کے بموجب حیثیت اراضي کي قسم اول معلوم ھوتي ھی مگر دو نقصانوں کے موجود ھونے سے (یعني ریت اور ڈھلواں سطح کي آمیزش سے) جو علامت ۷/ سے ظاھر ھوتي ھی زمین کا تیسرے درجہ میں درج کیا جانا لازم آتا ھی جیسا کہ ھندسہ ۳ سے واضح ھوتا ھی جو اُس حصہ کي جانب راست کے اوپر کے گوشہ میں درج ھی — ان مثالوں سے یہہ بھي واضح ھوگا کہ ایک خاص نقصان اکثر دو جگہہ ایک ھي حصہ میں درج کیا گیا ھی جس سے یہہ مراد ھی کہ یہہ نقصان اس کثرت سے موجود ھی کہ اُسکي وجہہ سے دو درجہ اُس حصہ کي زمین کا گھٹا دینا لازم ھو گیا ھی (دفعہ ۴۷ رپورٹ مذکورہ) *

جبکہ ھرایک حصہ کي کلاسیفکیشن مکمل ھو جاتي ھی تو کلاسر اپني کتاب پیمایش میں شجرہ کے نیچے ایک خلاصہ درج کرتا ھی جس سے ھرایک درجہ کے حصوں کي تعداد اور آنوں میں اُن کي مجموعي حیثیت بموجب نقشہ مندرجہ دفعہ ۴۲ کے ظاھر کي جاتي ھی — ان آنوں کے مجموعہ کو کل حصوں کي تعداد پر قسمت کرنے سے بلاشبہہ کھیت کي اوسط حیثیت ھمارے اندازہ مجوزہ کے بموجب آنوں میں معلوم ھوجاتي ھی

مثلاً اسي کهيت کے کلاسيفکيشن کي بابت جسکا ذکر دفعه ماسبق ميں لکها هوا هی وه حيثيت حسب ذيل قايم هوتي هی *

نمبر	تعداد حصوں کي	قيمت ان حصوں کي آنوں ميں بموجب اندازه مجوزه مندرجه دفعه ۴۲ کے
۱	۱	۱۶/
۲	۱	۱۴/
۳	۳	۳۶/
۴	۲	۲۰/
۵	۱	۸/
۶	۱	۶/
۷	۱	۴½/
ميزان	۱۰	۱۰۴½
		۱۰۴½ / ۱۰ = ۱۰/ ۵پائي يعني اوسط قيمت تمام کهيت کي بابت

پس اس صورت ميں کلاسيفکيشن کے اندازه کے بموجب اوسط حيثيت کهيت کي ۱۰/ ۵پائي قرار پاتي هی (دفعه ۴۸ رپورٹ مذکوره) *

جو طريقه همنے اسطرح پر بيان کيا هی اُس ميں يهه بڑے بڑے فائدے هيں که اُسکے باعث سے کلاسر کو کهيت کے هرايک حصه کي جانب نهايت توجهه کرني پڑتي هی اور چونکه اُسکو هرايک کهيت کي قيمت کا جداگانه تخمينه کرنا پڑتا هی اس وجهه سے اُسکي تجويز صرف چند هي باتوں سے متعلق هوتي هی اور اُسکي وجهه سے غلطي کا موقع بهت کم ره جاتا هی — علاوه اسکے هرايک حصه کي حيثيت کے علاحده علاحده کاغذات هونے سے اس بات کي گنجايش هوتي هی که اُسکي پڑتال

نہایت مفصل طور سے کي جاوے — پس اگر تجویز میں کوئي غلطي
هوئي هو یا کهیت کے کسي حصه کي حیثیت کے اندازہ میں جسپر نظر
ثاني کرنا لازم هو کلاسر نے کوئي بے پروائي کي هو تو وہ فوراً دریافت
هو سکتي هی اور أسکا الزام کلاسر کے ذمه قرار دیا جا سکتا هی گو أس
بے پروائي کے سبب سے کل اوسط کے اندازہ کي صحت میں کچهه خلل
واقع نه هوا هو — چونکه کارروائي کے یهه قواعد مستقل طور کے هیں اور أن
کے باعث سے بڑي تحقیقات اور چهان بین کے ساتهه پرتال کرنے میں
آساني هوتي هی لهذا مختلف کلاسروں کا کام نهایت یکساں هوگا اور
یهه امر أس حالت میں نهایت لحاظ کے قابل هی جبکه دیانت دار
اور تجربه کار ملازم بہم نه پهونچیں (دفعه ۴۹ رپورٹ مذکورہ) *

تخمینه پیداوار

هر قسم کے بندوبست میں جو امر که سب سے زیادہ مشکل هی وہ
تخمینه پیداوار کا هی — پیداوار کسي زمین کي اگرچه أس زمین کي
قسم پر زیادہ تر منحصر هی اور أسکا اندازہ جہاں تک که ممکن هی
کلاسیفکیشن سے عمل میں آجاتا هی لیکن أسکي پیداوار خارجي امور پر
بهي ویسے هي منحصر هی جیسي که زمین کي قسم پر اور اسي وجهه
سے أسکا اندازہ مشکل پڑ جاتا هی *

ایک طریقه پیداوار کے اندازہ کرنے کا یهه هی که جو چک ایک قسم
کي زمین کا کلاسیفکیشن کي رو سے مقرر کیا گیا أسمیں سے چند گانوں جو اعلی
اور اوسط اور ادنی درجے کے خیال کیئے جائیں منتخب هوں اور أن دیهات
میں سے هرایک گانوں میں هرایک فصل کي تیاري پر هرایک قسم
کي زمینوں میں سے مساوي تعداد اراضي کے کهیت یا حصص کهیت اس
مقصد کے لیئے منتخب کیئے جاویں اور بخوبي حفاظت کي جاوے که
أن اراضیات منتخبه کي پیداوار میں سے کوئي شخص کچهه تصرف
نکرسکے اور بحفاظت تمام وہ پیداوار درو اور صاف کراکر وزن کرائي جاوے
اور اول هرایک موضع منتخبه میں علاحدہ علاحدہ دیکها جاوے که بحساب
اوسط هرایک مختلف قسم کي زمین کي بابت في بیگهه کس قدر پیداوار
هوتي هی اس اوسط پیداوار کو پٹواري کے پچهلے کاغذات سے ملایا جاوے

کہ ایا مطابق یا قریب قریب مطابق کے هی یا نهیں اگر مطابق هو تو یهہ ایک وجهہ اوسط مذکورہ کي صحت کي نسبت یقین کرنے کي هوگي اور اگر مطابق نہ هو تو اُسکے وجوہ اور اسباب پر غور کي جاوے — لگان جو اُن اراضیات کي بابت ادا هوتا هی اُس سے بهي اوسط پیداوار حاصل شدہ کا مقابلہ کیا جاوے کہ ایا اُس اوسط مذکور لگان کے مناسب هی یا نهیں — مالکوں اور کاشتکاروں کے باهم یا کاشتکاروں اور شکمي کاشتکاروں کے باهم کبهي کبهي زمینوں کي تعداد پیداوار کي نسبت نزاع هو جاتا هی اور اُس کے کاغذات دفتر مال میں هوتے هیں ایسے کاغذات کا ملاحظہ بهي اگر میسر آسکے تو ایسے وقت میں زیادہ طمانیت کا باعث هوتا هی — اسیطرح هرایک موضع منتخبہ میں اوسط پیداوار فی بیگهہ دریافت کر کر اُسکي نسبت جهاں تک ممکن هی اطمینان حاصل کرنا چاهیئے پهر اُن چند مواضع منتخبہ کي اوسط پیداواروں کو جمع کر کر ایک اوسط اُن کل مواضع میں سے هر ایک قسم زمین کي بابت نکالنا چاهیئے مثلاً باڑہ کا علاحدہ منجهہ کا علاحدہ برهہ کا علاحدہ اور اُن میں بهي دو دو قسم کے اوسط جدا جدا دریافت کرنے چاهیئیں آبپاشي کي زمینوں کا علاحدہ اور خاکي زمینوں کا علاحدہ اور پچهلے برسوں کي پیداوار اور اس برس کي پیداوار کا مقابلہ کرتے وقت اُن برسوں کي کیفیت موسم اور اس برس کي کیفیت موسم پر بهي لحاظ کرنا ضرور هی یعني کونسا سال خشکي اور قحط کا تها پهر ضرور نهیں هی کہ اس قسم کي تحقیقات ایک هي سال میں کي جاوے — بندوبست کا کام چند چند برس تک هرایک ضلع میں رهتا هی لهذا دوسرے اور تیسرے برس بهي اس قسم کي تحقیقات آساني سے ممکن هوگي بلکہ ضرور هی کہ ایسا کیا جاوے — عملي طریق مقدار پیداوار کے دریافت کرنے کا اس سے زیادہ موثر اور کوئي نهیں هی — اسي قسم کے امتحانوں اور تحقیقاتوں اور اُسکے متعلقات پر غور اور توجهہ کرتے رهنے سے حاکم بندوبست اسبات پر قادر هوسکتا هی کہ ایک قسم کے چک کے واسطے مختلف قسم کي اراضیات کي مقدار پیداوار فی بیگهہ بدرجہ اوسط قایم کرسکے جسپر تشخیص جمع کا بالکل دار و مدار هوتا هی ●

راے صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش پریزیڈنسی بمبئي نسبت طریقہ تخمینہ پیداوار

صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش بمبئي نے اپني رپورٹ منفقہ میں ایک وضاحت کے ساتھہ اُن صوبوں میں تخمینہ پیداوار کا طریقہ بیان کیا هی جو ممالک سرکار عالي سے زیادہ مناسبت رکھتا هی اور اهلکاران سرکار عالي کي بصیرت کے لیئے زیادہ مفید هی اسلیئے هم اُسکو اس مقام پر لکھتے هیں *

صاحبان ممدوح نے اپني رپورٹ متفقہ میں لکہا هی کہ " جو طریقہ همنے بیان کیا هی (یعني زمین کے کلاسیفکیشن کا طریقہ) وہ صرف زمین کي ذاتي لیاقتوں سے بلا لحاظ اُن خارجي اسباب کے متعلق هی جو زمین کي پیداوار کي قوتوں پر موثر هوں جیسے کہ آب و هوا اور آبپاشي کے واسطے پاني کا موجود هونا (دفعہ ۵۰ رپورٹ متفقہ مذکورہ) *

آب و هوا کا اثر هرایک قسم زمین پر یکساں اثر نہیں هوتا مثلاً اگر آب و هوا تبدیل هوکر بجاے خشک کے مرطوب هو جاوے تو اُسکے باعث سے عموماً اعلی اورادنی درجہ کے اقسام زمین کي قوت پیداوار قریب‌قریب برابر کے هوجاویگي یعني ادنی درجہ کي زمین کو اعلی درجہ کي زمین کي بہ نسبت زیادتي تري سے بہت کچھہ فائدہ حاصل هوگا کیونکہ ایک خشک ضلع میں عمدہ زمینوں کي اعلی درجہ کي قوت پیداوار کي وجھہ بیشتر یہي هوتي هی کہ وہ اسقدر تري کو جذب کرلیتي هی جو خشکي کے اثر کو بخوبي دفع کرسکے اور یہہ ایک ایسا قاعدہ هی کہ جہاں کہیں خشکي شاذ و نادرروقوع میں آتي هو وهاں اُسکي وقعت کم هوگي (دفعہ ۵۱ رپورٹ مذکورہ) *

مختلف اقسام زمین کي حیثیتوں میں یہہ تبدیلي اسطرح پر هوسکتي هی کہ جو کہرائي سیرابي کي کسي زمین کو ایک قسم میں شامل کرنےکے واسطے درکار هو وہ زیادہ کردي جاوے یا کم کردیجاوے ــــ مگر هم بہ نسبت اسکے کہ همارے طریقہ مجوزہ کے یکساں عملدرآمد میں کچھہ خلل واقع هو اسبات کو ترجیح دیتے هیں کہ جو متعدد اقسام زمین کي همارے نقشہ کے خانہ (۲) میں درج هیں (نقشہ مندرجہ دفعہ ۴۲ رپورٹ) اُن کي حیثیتوں (یعني مقدار جمعبندي) میں تبدیلي کرکے ضرورت

تصفیه کیا جاوے اس طریقه میں هم کسي زمانه مابعد میں جبکه هم کو اس مقصد کے واسطے کافي اطلاع حاصل هو جاویگي ضروري ترمیم کرسکینگے اور جو مقدار گهرائي کي نقشه میں بیان کي گئي هی اسمیں اراضیات ضلع کے کلاسیفکیشن کے شروع میں جبکه هم ضلع مذکور کي خاصیتوں سے بهت کم واقف هوتے هیں تبدیلي کرني پڑیگي لیکن اس قسم کي تبدیلیوں کي شاذونادرهي ضرورت پڑتي هی کیونکه خاص جمع کي تبدیلي حیثیت اراضي کي اُن تمام تبدیلیوں پر غالب آنے کے واسطے کافي هوگي جو اختلاف آب و هوا کي وجهه سے پیدا هونگي (دفعه ۵۲ رپورٹ مذکورہ) *

آب و هوا زمین کي متعدد اقسام کي سیرابي پر کسي خاص نسبت کے ساتهه موثر نهیں هوتي هی جو مختلف اقسام سیرابي اراضي کے مناسب هو بلکه مختلف اضلاع میں اور بعض اوقات ایک هي ضلع کے مختلف حصوں میں ایک هي قسم کي زمین کي قوت پیداوار پر همیشه اُسکا بهت بڑا اثر هوتا هی — آخرالذکر اختلافات سے زمینوں کي کلاسیفکیشن پر کسي طرح کا کچهه اثر نهیں هوتا گو اُن اضلاع کے واسطے جهاں اس قسم کے اختلافات هوں جمع کي شرح کو مستقل طور سے قرار دینے سے پیشتر اُن اختلافات پر غور کرلینا لازم هی (دفعه ۵۳ رپورٹ مذکورہ) *

آبپاشي سے زمین کي قوت پیداوار بهت زیادہ هوجاتي هی اور جب کبهي اس مقصد کے واسطے پاني موجود هو تو اُس زمین کي جمع تشخیص کرنے میں جسکے واسطے پاني بهم پهونچ سکتا هو وہ پاني ایک جزو اعظم هوتا هی (دفعه ۵۴ رپورٹ مذکورہ) *

چاهي زمینوں کا امتیاز باغ † اور چاول کے لفظوں سے هوسکتا هی — یهه امتیاز کچهه قطعي نهیں هی کیونکه چاول کي زراعت اکثر باغ کي

---

† باغ سے سو درختي باغ مراد نهیں هی بلکه وہ عمدہ اور اعلی قسم کي زمینیں مراد هیں جو آبادي کے ارد گرد میں واقع هوتي هیں اور جو مختلف قسم کي پیداواروں کي وجهه سے هروقت باغ کي طرح سر سبز اور شاداب رهتي هیں — ممالک مغربي وشمالي کے بعض اضلاع میں اس قسم کي زمینوں کو باڑہ کهتے هیں — مهدي علي —

زمین میں ہوتی ہی — مگر چاول کی زمین ٹھیک وہ زمین ہی جسمیں چاول کی فصل علی العموم آبپاشی کے ذریعہ سے ہوتی ہی — اب اراضیات چاہی (یعنی آبی) کی تقسیم اُن زمینوں میں ہو سکتی ہی جنکی آبپاشی کنوے یا باندہ یا تالاب سے یا کنوے اور تالاب و باندہ کے مجموعی وسیلہ سے ہوتی ہی (دفعہ ٥٥ رپورٹ مذکورہ) *

جن باغوں کی آبپاشی کنوے سے ہوتی ہی اُن کے کلاسفکیشن میں جن جن خاص خاص باتوں پر لحاظ کرنا چاہیئے وہ حسب تفصیل ذیل ہیں —

اول — زمین کی حیثیت جو از روے اُس کلاسیفکیشن کے تجویز ہو جس کا سابق میں ذکر ہوا —

دوم — یہہ کہ کنوے میں کسقدر پانی ہی —

سوم — کنوے کی گہرائی —

چہارم — پانی کی خاصیت یعنی وہ شیریں ہی یا کھاری ہی —

پنجم — یہہ کہ کنوے کے متصل اسقدر زمین موجود ہی یا نہیں — جسمیں باری باری سے آبی اور خشکی کی فصل ہو سکے —

ششم — باغ کا فاصلہ گانوں سے یعنی جس سے کھات ڈالنے کے خرچ پر کچھہ اثر ہو —

(دفعہ ٥٦ رپورٹ مذکورہ) *

مراتب مذکورہ بالا میں سے کنوے میں پانی کی مقدار نہایت لحاظ کے لایق ہی اور علاوہ اسکے جو فصلیں پیدا ہوتی ہوں اُنکی نوعیت پر اور جسقدر زمین میں آبپاشی ہوتی ہو اُسکی وسعت پر لحاظ کیا جاوے خاص کنوے کو دیکھہ بھال کر اور گانوں والوں سے تحقیقات کرکے پانی کی مقدار کو تحقیق کرنا چاہیئے — باغ کے اندازہ سے متعلق یہہ نہایت مشکل اور نامحقق کام ہی — خصوصاً اُن کنوں کے معاملہ میں جو غیر مستعمل ہوگئے ہوں اور اسلیئے یہہ ایک ایسا کام ہی جسکی طرف اُسوقت خاص توجہہ کرنا چاہیئے جبکہ کلاسر کے تخمینہ کا اور جو جمع اُسنے باغ پر قرار دی ہی اُسکی جانچ کا وقت آوے باقی مراتب ایسے ہیں کہ اُن کی تجویز صحت کے ساتھہ ہوسکتی ہی (دفعہ ٥٧ رپورٹ مذکورہ) *

اگر اُس زمین کی مقدار جسمیں آبپاشي ہوتي ہو ہمیشہ کنوے کے پاني کي مقدار کے مناسب ہو تو اُن تمام باتوں کے لحاظ سے جو کلاسز کو علاحدہ علاحدہ لکھني چاہیئیں باغات کي حیثیت کي تجویز کرنے میں بڑي آساني ہوگي مگر ایسا نہیں ہوتا ہی کیونکہ اکثر صورتوں میں کھیت کي تعداد اراضي کم ہونے کے سبب سے جسمیں کنواں واقع ہو یا اُس کے اُس حصہ کے سبب سے جو نہایت نیچے لیول پر واقع ہو بہت تھوڑے سے رقبہ میں آبپاشي ہوسکے گي اور بعض صورتوں میں اگر یہہ فرض کیا جاوے کہ کنوے کي لیاقت بھي اچھي ہو اور اُس کے ملحق زمین بھي وافر ہو تو جسقدر سطح میں آبپاشي ہوگي وہ کم و بیش وسیع ہو گي کیونکہ کاشتکار کے نزدیک اُن اعلی قسم کي جنسوں کي زراعت جنکے واسطے زمین تو کم درکار ہو مگر آبپاشي کي اُسمیں ہمیشہ ضرورت ہو یا اُن ادنی درجہ کے باغ کي فصلوں کي زراعت زیادہ مفید ہوتي ہی جسمیں زمین زیادہ گھرے مگر پاني کي اُسمیں کم ضرورت ہو (دفعہ ۵۸ رپورٹ مذکورہ) *

جہاں کہیں زمین کي وہ مقدار جو قابل آبپاشي ہو کھیت کي وسعت کے سبب سے محدود نہو تو وہاں اسہلت کي تجویز کے واسطے کہ اُسمیں سے کسقدر حصہ پر باغ کي حیثیت سے جمع لگائي جاوے نہایت مناسب طریقہ یہہ ہی کہ چلد ایکڑ زمین کنوے کي لیاقت کے مناسب اُسکے متعلق کردي جاوے ـــ پس سب سے زیادہ جو بات ضروري تھي وہ اسطرح پر طی ہوگئي اور اب شرح فی ایکڑ کي تجویز کرنے میں ہمکو صرف اُوُر امور پر غور کرنا باقي ہی اور وہ امور زیادہ تر معین طور کے ہیں (دفعہ ۵۹ رپورٹ مذکورہ) *

ملک کے مختلف مقامات میں ان باتوں کي وقعت اسقدر مختلف ہوتي ہی کہ ہم اس معاملہ پر بخوبي غور کرنے کے بعد ہرایک ایسي حیثیت کے اور جو اثر اُس حیثیت کا جمعبندي کي شرح پر تمام مختلف صورتوں پر ہونا چاہیئے اُسکے دریافت کرنے کے واسطے کوئي قاعدہ مرتب نہیں کرسکتے ـــ پس یہہ بات عہدہدار نگراں کي راے پر چھوڑ دیني چاہیئے کہ جو امر حیثیت اراضي باغ پر موثر ہو اُسکي کسقدر وقعت کرني چاہیئے اور جبکہ یہہ بات طی ہوجاوے گي

تو اس سے ہرایک صورت میں اراضي باغ کي جداگانہ حیثیت کے دریافت کے واسطے نقشوں یا قاعدوں کا مرتب کرنا نہایت آسان ہوگا (دفعہ ۶۰ رپورٹ مذکورہ) *

جس اراضي باغ کي آبپاشي باندہ یا تالابوں کے ذریعہ سے ہوتي ہو اُسکي حیثیت کا اندازہ کرنے میں بہت ہي کم باتیں غورطلب ہوتي ہیں یعني یہہ باتیں عموماً صرف پاني کي مقدار اور زمین کي خاصیت پر محدود ہوتي ہیں گو بعض بعض صورتوں میں اُس فاصلہ کا لحاظ کرنا بھي ضرور ہوتا ہی جو گانوں سے باغ تک ہوتا ہی اس قسم کي زراعت میں شاذ و نادر کوئي فصل بغیر آبپاشي کے بوئي جاتي ہی اور اسلیئے جمع کو اُس زمین کے لحاظ سے قرار دینا چاہیئے جسکي واقعي آبپاشي ہوتي ہو اور ان صورتوں میں پاني کي مقدار کا اندازہ اسطرح پر نہیں ہوسکتا جیسا کہ صورت سابق الذکر میں ہرایک باغ کے متعلق چند ایکڑ زمین کرنے سے ہوتا تھا اور اب لازم آتا ہی کہ پاني کي قسم اُسکي افراط اور مدت اجراء کے لحاظ سے قرار دي جاوے اور یہہ باتیں اُن مہینوں کي تعداد سے جنمیں پاني جاري رہتا ہی اور اُن فصلوں کي نوعیت سے جو اُسکے ذریعہ سے پیدا ہوں تحقیق ہوجاتي ہیں پس جو قسم پاني کي اور جو قسم زمین کي طریقہ مذکورہ کے بموجب قرار دیجاوے اُن دونوں سے اُس زمین کي حیثیت معلوم ہوجاتي ہی جسمیں آبپاشي ہوتي ہو (دفعہ ۶۱ رپورٹ مذکورہ) *

جن صورتوں میں باغ کي زمین میں کسیقدر کنوؤں سے اور کسیقدر باندہ اور تالابوں سے آبپاشي ہوتي ہو تو اُنمیں سب سے پہلے اس امر کا تحقیق کرنا ضرور ہی کہ پاني کي رسد کا بڑا ذریعہ کونسا ہی اور اول اُس اراضي پر جو اُس بڑے ذریعہ سے متعلق ہو مذکورہ بالا طریقہ کے بموجب جمع لگائي جاوے اور پھر اُسپر باقي زمین کي وہ جمع زیادہ کرلي جاوے جو دوسرے خفیف ذریعہ آبپاشي کي وجہہ سے مذکورہ بالا طریقہ پر لگائي واجب ہو — (دفعہ ۶۲ رپورٹ مذکورہ) *

چاول کي زمینوں اور اَور چاھي زمینوں میں جن خاص باتوں پر لحاظ کرنا چاہیئے وہ پاني کي رسد اور زمین کي نوعیت اور کھات ڈالنے کي آساني ہی اکثر اوقات پاني کا کل خزانہ اور ہمیشہ اُسکا ایک بڑا حصہ معمولي بارش پر موقوف ہوتا ہی — جو زمانہ خشکي کا بارش

کے موسم میں واقع هوتا هی اُسکے اثر سے محفوظ رهنے کے واسطے چهوتے چهوتے تالاب بنائے جاتے هیں جنسے چاول کی آبپاشی تهوڑے عرصه تک هوسکتی هی بس پانی کے خزانه کا تخمینه کرنے میں صاف صاف دو باتیں لحاظ کرنے کے لایق هیں یعنی وه ذاتی تری جو کهیت میں اپنے موقع کے لحاظ سے فی نفسه موجود هو اور وه خارجی تری جو ڈابوں یا اُن نالوں سے حاصل هو جو اوپر کی ڈهالوں سے نیچے چاول کی زمینوں میں پانی لانے کے واسطے کاٹے گئے هوں — جو وقعت اُن میں سے هرایک بات کی پانی کی قسم قرار دینے میں کرنی چاهیئے وه حالات مختص المقام پر اسقدر منحصر هی که همارے نزدیک عام عملدرآمد کے واسطے ایک قاعده کا بنانا ناممکن هی اور اسی وجهه سے اس امر کی تجویز عهده دار نگراں کی راے پر چهوڑنی چاهیئے — هم صرف اُن اصول کو بیان کرسکتے هیں جنکے بموجب هماری دانست میں کار روائی کرنی چاهیئے (دفعه ۶۳ رپورٹ مذکوره) *

زمین کا کلاسیفکیشن ایک ایسے طریقه کے بموجب هونا چاهیئے جو بلحاظ اصول کے اُس طریقه کے مطابق هو جسکا صدر میں ذکر هوچکا هی گو مختلف اضلاع کے حالات کے لحاظ سے اُسکے جزئیات میں فرق هو مگر جن اضلاع میں چاول پیدا هوتا هی اور جهاں اب تک هملے کارروائی کی هی اُنکے حالات ایسے مختلف هیں که هم ایسے کلاسیفکیشن کے واسطے جو هرایک جگهه کے واسطے یکساں مناسب هو کوئی مفصل قاعدے قرار نهیں دے سکتے (دفعه ۶۴ رپورٹ مذکوره) *

یهه بات که چاول کی زمینوں میں کهات ڈالنے میں کسقدر آسانی هوگی اُس فاصله کے لحاظ سے جو وهاں سے گانؤں تک یا اُس مقام تک هو جهاں سے کهات لایا جاوے دریافت هوجاویگی جیسے که اُن زمینوں کے معامله میں دریافت هوجاتی هی جسمیں خاکی فصلیں هوتی هیں (دفعه ۶۵ رپورٹ مذکوره) *

جمع مالگذاری کا قرار دینا

کسی موضع یا کسی قطعه اراضی یا کهیت پر جمع مالگذاری سرکار کے قرار دینے کے درحقیقت یهه معنی هیں که اُسکی پیداوار میں سے وه

حصہ قرار دیا جاوے جو سرکار اُسکی پیداوار میں سے لیگی مگر اسکے لیئے مندرجہ ذیل امور کے قرار دینے کی ضرورت ہی *

اول — صحیح مقدار پیداوار موضع یا کسی قطعہ اراضی یا کہیت کی —

دوم — اور جو کہ بندوبست سال ہاے آیندہ کے لیئے ایک میعاد دراز کے لیئے ہوتا ہی اسلیئے یہہ بہی قرار دینا پڑتاہی کہ آیندہ سالوں میں کیا پیداوار ہوگی *

سوم — اُس حصہ کا قرار دینا جو سرکار اُس پیداوار میں سے لیگی —

امر اول کی تحقیقات کے لیئے جو طریقے قرار دیئے گئے ہیں اگرچہ اُن سے بہت بکار آمد معلومات حاصل ہوتی ہیں اور حاکم بندوبست کی راے میں ایک اندازہ تعین جمع کا پیدا کرتی ہیں لیکن وہ اعتماد کلی کے لایق نہیں ہوتیں — نہ اسپر یقین ہوسکتا ہی کہ جو اندازہ پیداوار کا اسوقت کیا گیا ہی کہ سال ہاے گذشتہ میں بہی یہی تہا اور آیندہ بہی یہی ہوگا — پچہلے کاغذات پیداوار کے اگر تلاش کیئے جاویں اور دستیاب بہی ہوجاویں تو بہی اُن پر یقین نہیں ہوسکتا کہ وہ دخل و تصرف اور بفریب طیار ہونے سے محفوظ ہیں بلکہ اگر اُن پر زیادہ اعتماد کیا جاوے تو اُن میں زیادہ تر دغا و فریب ہونے کا احتمال ہوتا ہی پس جو امر کہ بنیاد تعین جمع مالگذاری کا ہی وہ ایسا مشتبہ ہی جسپر بالکیہ اعتماد نہیں ہوسکتا بلکہ مثل دیگر ذرایع قیاسات ایک ذریعہ جمع مالگذاری کے قرار دینے کے قیاس کرنے کا تصور کیا جاسکتا ہی *

دوسرا امر اس سے بہی زیادہ مشتبہ ہی کیونکہ اگر کسی گاؤں یا کسی قطعہ اراضی یا کہیت کی نکاسی ایک سال کی یا کئی سال کی نکالی بہی جاوے اور بالفرض کسیقدر اعتماد اور بہروسہ کے لایق بہی ہو تو بہی اس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ سالہاے آیندہ میں کیا نکاسی ہوگی — اگر فرض کیا جاوے کہ جس مقدار غلہ کا پیدا ہونا کسی زمین میں قرار دیا گیا ہی آیندہ بہی اُسی قدر مقدار غلہ کی پیدا ہوگی اور جو طریقہ زراعت کا تہا اُس میں بہی کچہہ تغیر و تبدیل نہوگی

(حالانکه یہہ سب باتیں بہي تغیر و تبدیل پذیر ہیں) تو بہي نرخ کا اختلاف قیمت پیداوار کو بالکل بدلدیتا ہی — ملک میں امن ہونا رستوں کا غارتگروں اور لٹیروں سے محفوظ ہونا آمد و رفت کے وسیلوں اور باربرداري کے ذریعوں کا آسان اور کم خرچ ہونا اور ملکوں کے نرخوں کا حال معلوم کرنے کے ذریعوں کا موجود ہونا کسي خاص جنس کي خواہش کا زیادہ ہوجانا یہہ سب ایسي چیزیں ہیں جو آیندہ کے محاصل میں بالکل تغیر و تبدیل پیدا کرتي ہیں اور ان سب کا اندازہ اس طرح جس پر اعتماد کلي کیا جاوے غیر ممکن ہی *

تیسرا امر بسبب نا تحقیق ہونے ہر دو امر مذکورہ بالا کے از خود نا تحقیق رہجاتا ہی اور اسلیئے جمع کا مقرر کرنا حاکم بندوبست کي لیاقت اور ذہانت اور ہوشیاري پر منحصر ہوجاتا ہی — اُسکا یہہ کام ہوتا ہی کہ ان تمام باتوں پر غور کرے کاشتکاروں کی حیثیت کا لحاظ کرے — جو جو کچھہ اُنسے سالہاے گذشتہ میں وصول ہوتا رہا ہی اُسپر غور کرے اور جسقدر میعاد کا بندوبست اُسکو کرنا ہی اُسیکے لحاظ سے پچھلے زمانہ کے موسم اور ملک کي حیثیت اور تجارت کي حالت پر خیال کرے اور اُسي مناسبت سے آیندہ کي حالت کو سوچے اور یہہ قرار دے کہ جسقدر مواضع ایک سي حیثیت کے ایک چک میں آگئے ہیں اُنمیں ہر ایک قسم کي زمین کي بابت في بیگھہ یا في ایکڑ کیا مالگذاري قرار دیني چاہیئے *

اس بیان سے ظاہر ہوگا کہ جو اصول تقرر جمع کا ہم نے قرار دیا تھا یعني یہہ کہ پیداوار زمین میں سے وہ حصہ جو سرکار لیگي قرار دیا جاے بالکل درہم و برہم ہوگیا کیونکہ اس مقام پر ہمنے بیان کیا کہ حاکم بندوبست تمام حالات پر خیال کرکے یہہ قرار دیگا کہ في بیگہہ یا في ایکڑ کسقدر مالگذاري لیجاویگي اور اُسکي مناسبت کا کل پیداوار سے کچھہ ذکر نہیں کیا مگر یہہ خیال صحیح نہیں ہی بلکہ اُسکا جمع مالگذاري مقرر کرنا مناسبت سے خالي نہیں ہوتا اور اس طرح جمع مالگذاري مقرر کرنیکے یہہ معني ہوتے ہیں کہ حاکم بندوبست نے اپنے اُنہي خیالات اور قیاسات سے ایک اندازہ کل پیداوار کا قرار دیا اور جو جمع مالگذاري اُس نے مقرر کي ہی وہ اُسي اندازہ کا ایک حصہ ہی جو سرکار کا قراردیا ہی *

مثلاً جہاں کہ بندوبست زمینداري هوتا هی وهاں حاکم بندوبست نے اپني تحقیقات اور قیاسات سے بلحاظ اقسام زمین ایک موضع کي سو روپیہ جمع مالگذاري قرار دي تو اُسنے تصور کیا هی کہ مالکان موضع یعني زمینداران دیہہ کو اس گانوں سے دوسو روپیہ سال ملینگے یعني اُسکي پکي نکاسي دوسو روپیہ سال هوگي یہہ پکي نکاسي اُسنے اس خیال پر قرار دي هی کہ سو من غلہ زمینداروں کو ملیگا جسکي قیمت دو سو روپیہ هوگي اور یہہ بهي معلوم هی کہ جو کاشتکار اُس گانوں میں کاشت کرتے هیں اُن سے زمینداران موضع نصف پیداوار بٹالیتے هیں تو گویا حاکم بندوبست نے کل پیداوار اُس گانوں کي یعني نکاسي خام دو سو من غلہ مالیتي چار سو روپیہ کا تصور کیا هی اور جو جمع مقرر کي هی وہ اُس پیداوار کا چوتها حصہ هی — غرضکہ کسي طرح جمع مقرر کیجاے وہ ضرور ایک مجموعي پیداوار سے کچھہ مناسبت رکهتي هی *

اضلاع شمال و مغرب میں سرکار انگریزي نے نہایت فیاضي سے بندوبست کیا هی جو اُن اصول بندوبست سے جو شیر شاہ کے وقت میں قرار دیئے گئے تهے اور جن پر اکبر کے عہد کا بندوبست مبني تها زیادہ تر فیاض اور نرم هیں — شیر شاہ اور اکبر کا اصول بندوبست یہہ تها کہ هر قطعہ اراضي کي پیداوار میں سے ایک ثلث بطور مالگذاري سرکاري کے لیا جاتا تها اور بعض قسم کي فصلیں اور زمینیں ایسي تهیں جن میں سے ایک نصف اور بعض میں سے ایک ربع بطور مالگذاري کے لیا جاتا تها عموماً ایک ثلث مالگذاري تصور کرني چاهیئے یعني بارہ من میں سے چار من یا بارہ روپیہ میں سے چار روپیہ *

اضلاع شمال و مغرب میں گورنمنٹ نے سابقاً اس طرح پر بندوبست کیا تها کہ جس اراضي میں بارہ روپیہ نکاسي خام تهي اُس میں نصف یعني چهہ روپیہ اُن لوگوں کا حق چهوڑ دیا جنهوں نے زمین کاشت کي تهي اور چهہ روپیہ میں سے ایک ثلث یعني دو روپیہ مالکان اراضي کا حق جو زمینداران دیہہ کہلاتے هیں چهوڑ دیا اور چار روپیہ حق سرکار قرار دیا — یہہ اصول بندوبست کا بالکل شیر شاہ کے بندوبست کے مطابق تها یعني کل پیداوار میں سے ایک تہائي حق سرکار کا لیا جاتا تها *

مگر یہہ بندوبست بھي بعد تجربہ کے معلوم ہوا کہ سخت ہی اور بندوبست موجودہ نرم کیا گیا اور اب سرکار صرف چہارم کل پیداوار میں سے مالگذاري لیتي ہی یعني بارہ روپیہ میں سے نصف یعني چھہ روپیہ اُن لوگوں کا حق چھوڑتي ہی جنھوں نے زمین کاشت کي ہی اور چھہ روپیہ میں سے نصف یعني تین روپیہ اُن لوگوں کا حق چھوڑتي ہی جو زمینداران موضع ہیں اور تین روپیہ یعني ایک ربع کل پیداوار کا مالگذاري لیتي ہی *

دیہات میں بہت سے امور رفاہ عام کے ایسے ہیں جن کا قایم کرنا ایک شایستہ گورنمنٹ کے لیئے ضرور ہی — مثلاً چوکیداري — دیہاتي سڑکیں اور عام تعلیم — اسلیئے گورنمنٹ انگریزي نے یہہ تجویز کي ہی کہ ان رفاہ عام کے کاموں کا خرچ نصف سرکار کے ذمہ ہو اور نصف رعایا کے ذمہ — اس واسطے پختہ نکاسي میں سے دس روپیہ سیکڑہ ان اخراجات کا منہا کرکے باقي میں سے نصف بطور مالگذاري لیا جاتا ہی — مثلاً جس گانوں کي پختہ نکاسي دو سو روپیہ ہو اُس میں سے سو روپیہ اُن لوگوں کا حق چھوڑ دیا جائیگا جنھوں نے زمین کاشت کي ہی اور باقي ماندہ سو روپیہ میں سے دس روپیہ بابت اخراجات رفاہ عام کے کاموں کے منہا کیئے جائینگے جسمیں گویا پانچ روپیہ سرکار کے ہیں اور پانچ روپیہ زمینداروں کے — نوے روپیہ باقي میں سے پینتالیس روپیہ زمیداران دیہہ کو چھوڑ دیئے جائینگے اور پینتالیس روپیہ مالگذاري سرکار مقرر ہوگي اور جو کہ اہتمام امور رفاہ عام کا گورنمنٹ کے ہاتھہ میں ہی اسلیئے گورنمنٹ اُس موضع سے جسکي پختہ نکاسي سو روپیہ ہی پچپن روپیہ وصول کرتي ہی یعني پینتالیس روپیہ مالگذاري کے اور دس روپیہ بابت رفاہ عام کے کاموں کے *

بندوبست رعیت واري میں جو اضلاع دکن میں کیا جاتا ہی اقسام زمین قرار دیکر جسکي تفصیل کلاسیفکیشن میں بیان ہوئي اور اُس لحاظ سے جو پیداوار کي بحث میں بیان ہوئي ہی شرح نقدي بحساب في بیگہ یا ایکڑ قرار دیجاتي ہی — صاحبان سوپرنٹنڈنٹ پیمایش صوبہ بمبئي نے جو بحث نسبت جمع کے لکھي ہی اُس کو بجنسہ ہم اِس مقام پر لکھتے ہیں *

رائے صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش رزیڈنسی ہبئی

نسبت تشخیص جمع

پیمایش کی اُن مختلف کار روائیوں کو جو اُن کھیتوں پر جنمیں ہرایک گانوں کی زمین منقسم ہوتی ہی بلحاظ اُنکی وسعت اور وقعت کے جمع کو تقسیم کرنے کے واسطے اختیار کی گئی ہیں ہم اسقدر تشریح کے ساتھہ بیان کرچکے ہیں جسقدر ہمنے مناسب سمجھا ہی اب ہمکو صرف اسبات کا بیان کرنا باقی ہی کہ جو جمع اسطرح پر تقسیم کیجاویگی اُسکی کل مقدار کے قایم کرنے کا کونسا طریقہ نہایت عمدہ ہی پس سب سے پہلے یہہ امر غور طلب ہی کہ کسقدر ملک کے واسطے جمع کی یکساں شرح قرار دینی چاہیئے اور اُنکا حصر اُن اثروں پر موقوف ہوگا جنپر ہم اسبات کی تجویز کرنے کے واسطے غور کریں چنانچہ ان اثروں میں سے نہایت وقعت کے لایق مفصلہ ذیل اثر ہیں- ١ - ملک کی آب و ہوا -٢ - بازاروں کے لحاظ سے اُسکا موقع- ٣ - لوگوں میں فن زراعت کا ہونا - ٤ - کاشتکاروں کی اصلی حالت - ان میں سے پہلا اثر مستقل اور دوسرا و تیسرا اُس سے کم مستقل اور چوتھا بیشتر عارضی خیال کیا جاسکتا ہی - اور چونکہ مقصود یہہ ہی کہ ہمارے بندوبست عرصہ دراز کے واسطے کیئے جاویں لہذا اُن باتوں کے لحاظ سے جمع کی تجویز اُن اصول پر قائم کرنا مفید ہوگا جو مستقل ہوں یا بہر حال اس قسم کے ہوں جنمیں اُس میعاد کے اندر جبتک کہ وہ جمع جاری رہے (عموماً تیس برس تک) کوئی بڑی تبدیلی واقع نہو (دفعہ ٦٦ رپورٹ مذکورہ) *

پس اُس ملک کی وسعت کے قرار دینے میں جسپر یکساں شرح کے بموجب جمع قرار دینی چاہیئے ہماری یہہ رائے ہی کہ آب و ہوا اور بازاروں اور کاشتکاری کے اختلافات پر جو زیادہ مستقل طور کے ہیں ہمکو خاص توجہہ کرنی چاہیئے اور ہمکو یہہ ارادہ نکرنا چاہیئے کہ ملک کے ایک ایسے قطعہ کے واسطے جسکی حالت بلحاظ ان تین امور کے یکساں ہو کاشتکاروں کی اصلی حالت کے لحاظ سے جو اُس کے مختلف مقاموں میں مختلف ہو جمع کی مختلف شرح قرار دیں اگر ہم ایسا کرینگے تو ہم گویا اُس قاعدہ سے انحراف کرینگے جسکو ڈائرکٹروں کے محکمہ عالیہ نے مقرر فرمایا ہی کہ زمین کی لیاقتوں

کے موافق اُسپر جمع قرار دینی چاھیئے اور یہہ قابل اعتراض اصول اختیار کرینگے کہ جو شخص اسپر قابض ھو اُسکی حیثیت کے موافق اُسپر جمع لگائي جاوے اور اس طریقہ کا یہہ اثر ھوگا کہ جو سرمایہ زراعت میں لگا ھوگا اُسپر منافع کی مختلف شرح پیدا ھوجاویگی اور وہ سرمایہ اُس شرح کی اصلی اور نہایت مفید تقسیم میں اسطرح پر خلل انداز ھوگا کہ سرمایہ مذکور اُن زمینوں سے تجاوز کرکر جو واقعی صاحبان سرمایہ کے زیر کاشت ھوں اُن دیہات کی کم جمع والی افتادہ زمینوں کی طرف چلا جاویگا جنکے کاشتکار غریب ھونگے اور چونکہ یہہ غریب کاشتکار اُسکے ذریعہ سے سرکاری مطالبہ بغیر استعمال اُسی قدر سرمایہ اور ھنر کے ادا کرسکیں گے جو عمدہ مزروعہ کھیتوں کے معاملہ میں درکار ھوگا اس وجہہ سے وہ کاشتکار جنکی زمین مزروعہ ھو کاشتکاری کے ایک بیہودہ اور غیر منفعت بخش طریقہ میں زراعت کرنے لگیگے † پس ایک ایسی بات پر لحاظ کرنے سے جو ایسی ناپایدار تغیر پذیر ھو جیسے کہ خاص خاص دیہات میں کاشتکاروں کی حالت ھوتی ھی یہہ نتیجہ ھوگا کہ جسقدر اُنکی حالت میں ترقی ھوتی جاوے گی اُسی قدر جمع بھی کم مناسب ھوتی جاوے گی بخلاف اسکے اگر ھم جمع کو مستقل طور کے ذریعوں پر قایم کریں تو ھمکو یہہ بھروسہ ھوتا ھی کہ وہ ایک عرصہ دراز تک مناسب رھیگی اور اُس میعاد کے ختم ھونے کے بعد جسکے واسطے وہ منظور کی جاوے اُسمیں بجز اسکے کہ ملک اور گورنمنٹ کی ضرورتوں کے موافق کچھہ کمی بیشی کردی جاوے اور زیادہ تبدیلی کی ضرورت نہوگی (دفعہ ۶۷ رپورٹ مذکورہ) *

چونکہ ھر ایک کلکٹری ایک ضلع ھوتی ھی جس کا انتظام اور کاغذات علاحدہ ھوتے ھیں اس وجہہ سے اُن ضلعوں میں سے ھرایک ضلع

---

† اس فقرہ کا مطلب ظاھرا یہہ معلوم ھوتا ھی کہ اگر خوشحال کاشتکاروں کی خوشحالی کے لحاظ سے اُنپر جمع سخگین اور شکستہ حال کاشتکاروں کی شکستہ حالی کے لحاظ سے اُنپر جمع نرم لگائي جاوے تو گروہ آخرالذکر پر نرم جمع کا تجویز ھونا گویا ایک نتیجہ خوشحال لوگوں کے سرمایہ کا ھی جو اُنھوں نے اپنی کاشت پر صرف کیا تھا اور اسطرح پر اُس سرمایہ کا نتیجہ اُسکے صرف کرنے والوں ھی کی اراضیات پر محدود نہیں رھا بلکہ اُس سے تجاوز کرکر غریبوں تک بھی پھونچا یعنی اُنکی شرح جمعبندی کو اُسنے کم کردیا ــــ مہدی علی

کي تشخيص جمع پر علاحدہ علاحدہ غور کرنا صريح مفيد هي اور جو امور سرکاري مطالبه کي تقسيم سے متعلق هيں اگر وہ اس قسم کے کسي ضلع کے تمام حصوں ميں يکساں هوں تو تمام ضلع کے واسطے ايک هي شرح جمع کي مناسب هوگي مگر شاذ و نادر هي يهه صورت هوتي هي اور ايک ضلع کے مختلف حصوں ميں ايسا بڑا فرق هوتا هي که جمع کے قرار دينے ميں اُس کا لحاظ ضروريات سے هي پس ايک ضلع کي جمع کي تشخيص ميں سب سے پهلے اس امر کو تحقيق کرنا چاهيئے که ايا اُس ميں اس قسم کا فرق هي يا نهيں اور اُن حدود کو قرار دينا چاهيئے جنکے اندر يهه فرق هو ليکن اس کام ميں شاذ و نادر هي کوئي بڑي دقت يا بڑي سي چهان بين کے ساتهه تحقيقات کرنے کي ضرورت پيش آويگي کيونکه صرف اُنهيں بڑے بڑے اختلافات پر جنکے باعث سے جمع کي شرح ميں تبديلي کرنا لازم هو توجهه کرنا ضرور هي اور ايک ضلع کي حدود کے اندر تين چار قسم کے گانوں اس مقصد کے واسطے عموماً کافي هونگے (دفعه ۶۸ رپورٹ مذکورہ) *

جبکه هر ايک گانوں کے کهيتوں کي جدا گانه حيثيت اقسام زمين اور آبپاشي کے واسطے پاني کي رسد يا اور خارجي اسباب کے لحاظ سے تجويز هوجاوے اور ايک ضلع کے ديهات آب و هوا اور بازار وغيرہ کے لحاظ سے حصوں ميں تقسيم هوجاويں تو بندوبست کي تکميل کے واسطے صرف جمع کي اُس کل رقم کا قرار دينا باقي رهتا هي جو کل ضلع سے وصول کرني چاهيئے (دفعه ۶۹ رپورٹ مذکورہ) *

اس امر کي تجويز شايد اُن کاموں ميں جو بندوبست ملک سے متعلق هيں نهايت اهم اور مشکل هي اور جس عهدہدار کے ذمه يهه کام هو اُس کو آؤر تمام باتوں کي به نسبت اسباب ميں بڑي لياقت اور هوشياري عمل ميں لاني چاهيئے — سب سے پهلے اسبات کا صاف صاف سمجهنا نهايت ضرور هي که ضلع کا انتظام سابق کس قسم کا تها اور اُس سے کيا کيا اثر پيدا هوئے اور يهه امر اسطرح پر بخوبي سمجهه ميں آجاويگا که اثناے پيمايش ميں سالهاے گذشته کي بابت جسقدر سامان بهم پهونچ سکے اُن کے سالانه مالي بندوبستوں پر غور کيا جاوے اور اُن کا باهم مقابله کيا جاوے اور خاص خاص مقامات کے لوگوں سے تحقيقات کي جاوے اور جو اطلاع پچهلے مالي بندوبستوں کي نسبت حاصل هو وہ

اس طرح پر ترتیب دیجاوے که جو اثر تشخیص جمع اور تحصیل لگان اور زراعت کا ایک دوسرے پر هو اُسکو باهم بآساني دریافت کرسکیں (دفعه ٧٠ رپورت مذکوره) *

هماري دانست میں یهه اثر ایسے نقشوں کے ذریعه سے نهایت عمده طور پر دریافت هوسکتا هی جو جمع اور وصول اور زمین مزروعه کی بابت جدا جدا اسطریق سے بنائے جاویں که نقشه کے عرض میں هر سال کے واسطے ایک ایک خانه برابر برابر خطوں کے ذریعه سے بنایا جاوے اور ایک کامل مقدار شی مطلوبه کي اُن خانوں کے ایک طرف میں کسي خاص رنگ میں دکهلاکر اُس کي مناسبت سے هر ایک خانه کا اُسقدر حصه اُسي رنگ سے بهرا جاوے جسقدر حصه شی مطلوبه کا اُس کي کامل تعداد کے مقابله میں اُس سال میں حاصل هوا هو ان نقشوں سے وه معاملات جنکے متعلق وه نقشے بنائے گئے هیں اسقدر صاف صاف ذهن نشین هوجاوینگے که نهایت محنت اور غور کے بعد بهي هندسه وار نقشوں سے اُن کا سمجهنا شاذ و نادر هي ممکن هی ایسے نقشے جو اس طرح پر همارے مطلب کے مناسب حال بنائے جاویں وه امور مفصله ذیل کي بابت بنائے جاوینگے *

١ — وه زمین جو تشخیص جمع کے قابل هو — ٢ — زمین مزروعه — ٣ — جمع مشخصه — ۴ — جمع وصول شده — ان نقشوں میں سے محاصل کي چند رقمیں جو زمین مزروعه کے محاصل کے علاوه هیں اور جوهماري تحقیقات حال کے لیئے ایک مناسب مضمون هی خارج رهینگي مثلاً چراگاه اور میوه دار درختوں کامحصول وغیره (دفعه ٧١ رپورت مذکوره معه اسیقدر تصریح اُسکي منشاء کے) *

لیکن چونکه اراضی مزروعه کي نسبت موروثي عهده داروں کے حقوق کو پیمایش کي جمع میں شامل کرنا لازم هی اور زمین کے محصولات میں اُن کے باعث سے اصل میں ایک اضافه هوتا هی اس وجهه سے نقشه مذکورالصدر میں اُن کا شامل کرنا بهي مناسب هوگا مگر چونکه کوئي صحیح کاغذ نسبت اُس رقم کے موجود نهیں هی جو ان حقوق کي بابت واقعي وصول هوئي هو اسوجهه سے همارے نزدیک اُن کا فروگذاشت کرنا اور جو اضافه اُن کي بابت اُس آمدني میں کرنا چاهیئے

جو نقشہ میں ظاہر کی گئی ہو اُسکا علاحدہ تخمینہ کرنا پسندیدہ معلوم ہوتا ہی (دفعہ ۷۲ رپورٹ مذکورہ) *

جو حالات اس نقشہ میں درج کیئے جاویں وہ ہر ایک سال کی بابت یکساں ہونے چاہیئیں اور اُنہیں دیہات سے متعلق ہونے چاہیئیں جو تمام برسوں میں شامل ہوں اور اگر کوئی گانوں گورنمنٹ کے قبضہ میں آگیا ہو یا اور کسی طرح پر اُس زمانہ کے اندر جو نقشہ میں درج ہو منتقل ہوگیا ہو جسکا حال تمام سالہاے مطلوبہ کی بابت دریافت نہوسکے تو اس قسم کے دیہات کو بالکل خارج کرنا چاہیئے یا اگر اُنکا شامل کرنا مناسب خیال کیا جاوے تو جن برسوں کی بابت ٹھیک ٹھیک حالات دریافت نہوں اُنکی نسبت نقشوں کے خانوں میں اُسی کے مطابق اضافہ کرنا چاہیئے اور ہرایک سال کی زراعت اور جمع کا تخمینہ زمین کی پیمایش کے ایک ہی پیمانوں اور رقم کی بابت ایک ہی سکہ میں کرنا چاہیئے اور اُن کی قیمت کی تشریح کرنی چاہیئے † اور جو اطلاع نقشہ میں درج ہو اُسکی صحت کے واسطے ہر ایک قسم کی احتیاط عمل میں لانی چاہیئے اور جن امور کے لحاظ سے اُسمیں کوئی نقصان خیال کیا جاوے اُن کو بیان کرنا چاہیئے (دفعہ ۷۳ رپورٹ مذکورہ) *

علاوہ اس کے اُن اسباب کے دریافت کرنے میں مدد دینے کے لیئے جنسے بعض دیہات یا اُن تعلقات کی ترقی یا تنزل منسوب کی جاوے ہرایک گانوں کے سالانہ بندوبست مالگذاری کے علاحدہ نقشے تیار کرنے چاہیئیں اور پھر اُن نقشوں کی رو سے کل ضلع یا اُسکے کسی حصہ کا ایک عام نقشہ مرتب کرنا اور تعلقہ کے عام حسابات سے مقابلہ کرکے اُسکی صحت کا امتحان کرنا چاہیئے اور جو نقشے اسطرح پر تیار اور درست کیئے جاویں اُنسے آخرکار نقشہ مذکور کو مرتب کرنا چاہیئے اور جو مختلف مدات محاصل اراضی اور حقوق کے نقشہ سے خارج کردیئے جاویں اُنکو علاحدہ علاحدہ بیان کرنا اور بالحاظ محاصل کے جمع مجوزہ کے نتیجوں پر غور کرتے وقت اُن پر لحاظ کرنا چاہیئے (دفعہ ۷۴ رپورٹ مذکورہ) *

---

† جسقدر روپیہ کسی سال میں بقایا کی نسبت وصول ہو یا معاف کیا جاوے اُسکو اُسی سال کے خانہ میں درج کرنا چاہیئے جس سال سے وہ متعلق ہو نہ وصول یا معاف کسی زمانہ آیندہ میں ہوا ہو *

آخر کار اس ضروري معاملہ کي نسبت نہايت کامل اطلاع دينے کي غرض سے ايسے مفصل هندسہ وار نقشے تيار کرلے چاهئيں جنسے محاصل کي هر ايک رقم کا مخرج اور اُسکي مقدار جو ابتک هر ايک قسم کي زمين سے حاصل هوئي هو معلوم هوجاوے خواہ وہ زمين سرکاري هو يا عطيہ سرکار هو اور اُن ديہات کي حدود کے اندر شامل هو جنکے واسطے جمع تجويز کي جاوے (دفعہ ۷۵ رپورٹ مذکورہ) *

جو اطلاع اسطرح پر جمع اور نقشہ ميں ظاهر کي جاويگي اُس کے ذريعہ سے معہ اُس اطلاع کے جو ضلع کي گذشتہ تواريخ کي نسبت تحقيقات مختص المقام سے حاصل هوگي هم علي العموم اُن اسباب کو دريافت کرسکينگے جو اُس ضلع کي گذشتہ حالت پر موثر هوں اور ان باتوں کے معلوم کرنے اور ايک ضلع کي لياقتوں کو اور اضلاع قرب و جوار کي لياقتوں سے مقابلہ کرنے سے هم ايک خاطر خواہ اور قابل اطمينان فيصلہ اس امر کي نسبت کرسکينگے کہ اُس ضلع کي کسقدر جمع کرني چاهيئے (دفعہ ۷۶ رپورٹ مذکورہ) *

مگر ايک خاص رقم کا جو ايک ضلع پر تشخيص هوني چاهيئے اور اُن شروح کا تجويز کرنا جو زمين اور زراعت کي مختلف قسموں پر جو ضلع مذکور کي حدود کے اندر شامل هوں اسطرح پر قرار ديجاويں جس سے رقم مطلوبہ حاصل هو دونوں کا مآل واحد هی اور اس اخرالذکر طريقہ ميں زيادہ آساني هی اور اُسکے واسطے صرف يہہ امر درکار هی کہ زراعت کے مختلف اقسام کے لئيے زيادہ سے زيادہ شرح قرار ديجاوے اور اُسوقت تمام چهوٹي چهوٹي شرحوں کا همارے کلاسيفکيشن کے پيمانہ کے مختلف قيمتوں سے فوراً استخراج هوسکيگا (دفعہ ۷۷ رپورٹ مذکورہ) *

جو شرحيں اسطرح پر تجويز کي جاويں اُن کو تمام قسم کي زمينوں سے خواہ وہ عطيہ سرکار هوں يا نہ هوں متعلق کرنا چاهيئے کيونکہ جب تک اُس زمين کي مقدار اور حيثيت دريافت نہ کي جاوے اور کاغذات ميں مندرج نہ هوجاوے جو عطيہ سرکار هو اور جو خاص سرکار کے اهتمام ميں هو اُسوقت تک بندوبست کو مکمل خيال نهيں کرسکتے اور جس وقت ان شروح کے بموجب تشخيص جمع کا اندازہ پورا هوجاوے تو کهيتوں کے ايسے رجسٹر جن ميں پيمايش کے نتيجے مندرج هوں

هرایک گانوں کے واسطے علاحدہ علاحدہ صاحب ڈلکتر کے استعمال کے لیئے تیار کرنے چاهیئیں — ان رجستروں اور کهیتوں کے نقشوں سے (نقشہ کشتوار) هماري پیمایش کي پوري پوري مثل تیار هوتي هی اور جس وقت تک کہ وہ مثل اور کهیتوں کي حدود قایم رهینگے اُسوقت تک تمام بڑے بڑے نتیجے جو پیمایش سے حاصل هوں محفوظ رهینگے (دفعہ ۷۸ رپورت مذکورہ) *

هرایک ضلع کي تشخیص جمع کا کام صاحبان سپرنتندنت کو خود کرنا چاهیئے کیونکہ اسستنتوں کو اپنے زیادہ تر محدود تجربہ کے سبب سے اور نیز اس وجهہ سے کہ اُن کے کام اسطرح کے هوتے هیں جنکے سبب سے اُن کو خاص خاص اضلاع میں رهنا پڑتا هی اُن تمام باتوں کے دریافت کے لیئے جو اس مقصد کے واسطے ضرور هوں ایسے موقع حاصل نهیں هوتے جیسیکہ صاحبان سپرنتندنت کو حاصل هوتے هیں اور اگر سپرنتندنت اسستنتوں سے تجویز کراکر خود اسپر بحث کرینگے تو اُسکي وجهہ سے خط و کتابت کو ناحق طول هوجاویگا — مگر سپرنتندنت کے حق میں یهہ بات مفید هوگي کہ وہ اپنے اسستنتوں سے اُن کے اضلاع متعلقہ کے حالات اور خاصیتوں کي نسبت مشورہ کریں کہ اسطرح پر صاحب سپرنتندنت کو جمع کي شرح کي نسبت اپني خاص راے قایم کرنے میں اُن اسستنتوں کي رائیں اکثر اوقات نهایت کارآمد ثابت هونگي (قاعدہ ۱۱ مندرجہ دفعہ ۷۹ رپورت مذکورہ)

باب ششم

قواعد نسبت حفاظت نتائج بندوبست

بندوبست کے ختم هونے کے بعد جو سب سے بڑا کام هی وہ یهہ هی کہ پیمایش کي حدود — کهیتوں کے نشان — کاغذات بندوبست نهایت احتیاط سے درست رکهے جاویں اور آیندہ جو جمع بندیاں اور کاغذات بنیں وہ بهي کافي احتیاط سے بنائے جاویں اور همیشہ کاغذات بندوبست سے پرتالے جاویں تاکہ بندوبست کے نتائج بخوبي محفوظ رهیں اگر اس میں غفلت کي جاوے اور ان تمام چیزوں کي بخوبي حفاظت

نہ کي جاوے تو بندوبست کے تمام نتائج برباد ہوجاتے ہیں صاحبان سپرنٹنڈنٹ پیمایش پریزیڈنسي بمبئي نے اپني رپورٹ منفقہ میں ان نتائج کي حفاظت کے لیئے چند اصول اور قواعد قرار دیئے ہیں جن کو ہم اس مقام پر مندرج کرتے ہیں *

صاحبان ممدوح نے لکھا ہی کہ " اب ہم اس امر کي نسبت متوجہ ہوتے ہیں کہ کون سي تدبیر نہایت عمدہ ہی جس سے پیمایش کے نتیجے نہایت عمدہ کام میں آویں اور ضلع کے انتظام آیندہ میں ہمیشہ اپني اصلي صورت پر قایم رہیں (دفعہ ۸۲ رپورٹ مذکورہ) *

ہماري راے یہہ ہی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست کو بندوبست کا کام کسي ضلع میں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر ضلع کي شراکت میں جاري کرنا چاہیئے تاکہ اسسٹنٹ کلکٹر بندوبست سے بخوبي واقف ہوجاوے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کو اُس کي کارروائي کي جزئیات کے دیکھنے بھالنے اور ضلع کے حکام مال سے اُنکي بخوبي تشریح کرنے اور جو مشکلات اور اعتراضات اثناے بندوبست میں پیدا ہوں اُن کے دفع کرنے کا موقع حاصل ہو † (دفعہ ۸۳ رپورٹ مذکورہ) *"

بندوبست پیمایش کي تعمیل آیندہ ایک امر نہایت اہم ہی کیونکہ جب تک انتظام مال کي جزئیات کي تعمیل ٹھیک ٹھیک اُن اصول کے بموجب نہ کي جاویگي جن پر بندوبست مبني ہو اُسوقت تک کسي خاطر خواہ نتیجہ کي توقع نہیں ہوسکتي یہہ مضمون اسقدر وسیع ہی اور اُس سے متعلق اسقدر باتیں غور طلب ہیں کہ اگر ہرایک تجویز کي عمدگي کو جو ہم اُسکي نسبت کرني چاہتے ہیں ثابت کرنے کا ارادہ کریں تو ایک ایسي بحث پیدا ہوگي جو کبھي ختم نہوگي اور ہماري دانست

† اگر خود صاحب کلکٹر ضلع کا چارج رکھتے ہوں تو وہ بلاشبہہ پیمایش کے اجراء کے وقت موجود ہونگے اور نیز اُسوقت موجود ہونگے جب کہ اسسٹنٹ کلکٹر انچارج اس قدر تجربہ کار نہو کہ جو کچھہ انتظام ہوتا ہو اُس کي حسن و قبح کي نسبت صحیح صحیح راے قایم کرسکے یا جب کہ کسي وجہہ سے اُن کي دانست میں کارروائي کي نگراني کرنا مناسب ہو ــــ اسسٹنٹ کلکٹر کو بھي گو وہ کیساہي کا تجربہ کار ہو موجود ہونا لازم ہی کیونکہ اُس کے حق میں بھي اپنے مال کے کام کي نہایت ضروري باتوں کے سیکھنے کے لیئے اس سے زیادہ کوئي بہتر طریقہ تعلیم کا نہیں ہوسکتا (دفعہ ۱۱ چٹھي گورنمنٹ نمبر ۶۹۰۰) *

میں وہ فضول ہوگي اور اسوجہہ سے ہم ضلع کے حکام مال کي ہدایت کے واسطے اپني رایوں کو معین قاعدوں کي صورت میں پیش کرنا پسند کرتے ہیں – ان قاعدوں میں وہ تمام باتیں شامل ہیں جو ہماري دانست میں ذکر کے لایق معلوم ہوتي ہیں اور ہم قواعد مذکور کو منظوري کے واسطے پیش کرتے ہیں اور اِسبات کو صاف صاف ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اُن کو صرف اُن کلکٹریوں میں عملدرآمد کے لایق سمجھنا چاہیئے جو گہاٹوں کے اوپر واقع ہیں اور جن کي پیمایش ہوچکي ہی یا بالفعل ہو رہي ہی اور پریزیڈنسي کے باقي حصوں میں جہاں کاشتکاري اور مال کا انتظام مختلف ہی بڑي تبدیلیوں کي ضرورت ہوگي *

قواعد †

(١) جو جمع بالفعل سپرنٹنڈنٹ پیمایش مال نے قایم کي ہی اُسکو گورنمنٹ نے ملک اور رعایا کي بہبودي کي نظر سے تیس برس کي مدت کے واسطے من ابتداے سنہ فصلي لغایت سنہ فصلي قرار دیا ہی – اور اس زمانہ میں قابض اراضي کو ہرایک قسم کي ترقي سے جیسا کہ کنؤں کے کہودنے یا کنؤں اور تالابوں کي مرمت سے خاکي زمین کو تري کي زمین بنانا اور درختان میوہ دار کا نصب کرنا وغیرہ ہی متمتع ہوسکیگا اور اُسکي بابت کوئي زاید جمع نہیں لیجاویگي — شرح ترمیم شدہ جسوقت ضلع میں جاري کي جاوے اُسوقت ایک اشتہار جاري کرنا چاہیئے اور ہرایک پٹیل کے پاس اُسکي ایک ایک نقل بہیجني چاہیئے *

(٢) جو ابواب اراضي پر لیئے جاتے ہیں وہ سب اس نئي جمع میں شامل کردیئے گئے ہیں اور اسي وجہہ سے جب کسي کہیت میں میوہ دار درخت ہوں تو اُن کي پیداوار کو کاشتکار لیا کریگا اور سرکاري جمع میں اُسکے سبب سے کچہہ اضافہ نہ ہوگا لیکن بیش قیمت

† صاحبان سپرنٹنڈنٹ بندوبست نے جو قاعدے تجویز کیئے تھے اُن میں گورنمنٹ سے کچہہ ترمیم ہوئي ہی ہم نے اس مقام پر اُن ترمیموں کے بموجب اُن قاعدوں کو درج کیا ہی تاکہ ایک صحیح مجموعہ قواعد مصدرہ کا مرتب ہوجاوے — قاعدوں کے نمبر وہي قایم ہیں جو صاحبان موصوف کي رپورٹ میں تھے –

میوہ دار درختوں اور اور درختوں کی نسبت جو اُن کھیتوں کے اندر واقع ہوں جاپر خاکی فصل کی شرح پر جمع لگائی گئی ہو اور جنکی زمینوں پر پیمایش کے وقت زراعت نہیں ہوتی تھی اور جنکی پیداوار ابتک گورنمنٹ کی طرف سے فروخت ہوتی رہی ہو اُن درختوں کے حق ملکیت اور کھیت کے حق مقابضت کی ایک معقول اور سرسری قیمت قرار دینی چاہیئے اور اُسکو بذریعہ عام نیلام کے اُس شخص کے ہاتھہ جو سب سے زیادہ قیمت لگاوے فوراً فروخت کردینا چاہیئے اور آیندہ اُنپر بندوبست کی جمع سے کچھہ زیادہ نہ کرنا چاہیئے لیکن اگر کوئی شخص ان شرایط پر اُس کھیت کی کاشت قبول نہ کرے تو دستور کے موافق کھیت کی پیداوار کو ہرسال فروخت کردینا چاہیئے *

(۳) کسی کھیت کا پٹہ (اس وجھہ سے کہ وہ مدت سے اُفتادہ ہی یا اُسمیں جنگل کثرت سے ہی یا اَور کسی وجھہ سے) بندوبست کی پوری جمع کی بہ نسبت کم جمع پر نہیں دینا چاہیئے *

(۴) پیمایش کے رجسٹروں میں باغ اور چانول کے کھیتوں کی زمین کے ایکڑوں کی تعداد درج کی جاتی ہی اور نیز یہہ کہ کسقدر جمع مقرر ہوتی ہی یا یہہ جمع باغ کی زمینوں میں کنرئیں پر لگائی جاتی ہی اور جسقدر ایکڑوں میں آبپاشی ہوتی ہو اُن کی تفصیل بیان نہیں کی جاتی پس ہمیشہ بھی جمع لینی چاہیئے اور اُس سے کچھہ زیادہ وصول نہ کرنا چاہیئے یا وہ باغ یا چانول کی زراعت زیادہ ایکڑوں میں ہوتی ہو یا کم میں یا ایک ایکڑ میں بھی نہ ہوتی ہو — اور اگر کسی کھیت میں اب یا آیندہ باغ یا چانول کی زمین ہو اور اُس کا ہونا رجسٹر پیمایش میں نہ بیان کیا گیا ہو تو اُس کی بابت کوئی زاید جمع نہیں لینی چاہیئے بلکہ صرف وہی خاکی فصل کی جمع لینی چاہیئے جو اُس میں درج ہو ان رجسٹروں میں بنجر ناقابل زراعت کی بابت جو بعض کھیتوں میں ہوتی ہی منہائی بھی کی جاتی ہی اور جمع صرف قابل زراعت زمین پر لگائی جاتی ہی لیکن اگر کاشتکار اُس کے کسی حصہ میں جو بطور بنجر ناقابل زراعت کے منہا کیا گیا ہو زراعت کرے تو اُس کی بابت بھی کوئی زاید جمع نہیں لینی چاہیئے بلکہ صرف کھیت کی وہی جمع وصول کی جاوے جو رجسٹر میں درج ہو *

(۵) جس کاشتکار کے نام کوئي کھیت یا کھیت کا کوئي حصہ گانوں کي زراعت کے نقشوں میں درج ہو گو وہ کسي حقیت کے بموجب اُس کے قبضہ میں ہو اُس کو اُس کھیت یا حصہ کا قابض تصور کرنا چاهیئے اور جب تک وہ اُس جمع کو جو اُس کھیت پر واجب ہو ادا کرتا رهے اُسوقت تک کوئي حاکم مال اُسکو بیدخل یا اُس کے حق سے محروم نهیں کرسکتا لیکن اگر وہ پوري جمع ادا نہ کرے تو گورنمنت کو یہہ اختیار حاصل هی کہ اُس کو کسي کھیت یا کسي حصہ سے جسکی جمع بھرکیف بقایاے لگان کي برابر هوبیدخل کردے مگر باقیدار کو اسبات کے تجویز کرنے کا حق حاصل رهیگا کہ وہ کون سے کھیت یا کھیتوں سے بیدخل کیا جاوے اور جس صورت میں شرایط قبضہ کے بموجب سرسري بیدخلي نا ممکن هو تو صاحب کلکتر کو اُن ضابطوں کے بموجب عمل کرنا چاهیئے جو اُس کے حکم کو قانوني حکم کا اثر دینے کے واسطے ضرور هوں *

(۶) اگر اراضي سرکاري کا کوئي قابض فوت هرجاوے تو اُس کے کھیتوں یا حصوں کو اُس کے سب سے بڑے بیٹے یا اُس شخص کے نام جو اُس کے بعد وارث هو درج کرنا چاهیئے بشرطیکہ وہ یا اُس کے کار پرداز اُس کو لینا قبول کریں *

(۷) جبکہ دو آسامیاں ایک کھیت پر قابض هوں اور اُن میں سے ایک اپنے حصہ سے دست بردار هو یا لاوارث مرجاوے تو جو حصہ اسطرح پر ترک کیا جاوے اُس کو اور کسي شخص کے حوالہ کرنے سے پیشتر اُس دوسرے حصہ دار کو دینا چاهیئے اور اگر وہ اُس کو قبول نہ کرے اور اَوْر کوئي شخص بھي اُسکے لینے کي درخواست نہ کرے تو اُس دوسرے حصہ دار کو اپنا بھي حصہ چھوڑ دینا لازم هوگا اور تب اُس کل کھیت کو اُفتادہ پڑا رهنے دینا چاهیئے *

(۸) جبکہ کسي کھیت میں دو سے زیادہ حصہ دار هوں اور اُنمیں سے کوئي اپنے حصہ کو چھوڑ دے یا لاوارث مرجاوے تو اُسکو حسب مذکورہ بالا باقي حصہ دار کو حوالہ کردینا چاهیئے اور اگر وہ آپس میں اس معاملہ کو طی نہ کرلیں تو اول سب سے بڑے حصہ دار کو اگر وہ بھي نلے تو اُس سے چھوٹے حصہ دار کو و علی هذالقیاس چھوٹے سے چھوٹے حصہ دار

کو دینا چاهیئے اور اگر انمیں سے کوئی حصہ دار یا آؤر کوئی شخص اس حصہ متروکہ کو نلے تو کل کھیت کو بڑا رهنے دینا چاهیئے *

(۹) جس شخص کے نام کوئی کھیت یا کھیت کا کوئی حصہ سرکاری رجسٹر میں درج هو وہ مجاز اسبات کا هی کہ اُس کھیت یا حصہ کو کسی آؤر شخص کے نام مستقل کردے اور اس صورت میں یا تو اپنی طرف سے استعفا پیش کرے یا منتقل الیہ کی طرف سے ایک درخواست اس انتقال کی رضامندی پر پیش کراوے *

(۱۰) اراضیات انعامی اور جودی اور میراث کے مالکوں کو جو اُنپر قابض هوں اُن تمام درختوں کو جو اراضیات مذکور میں پیدا هوں کاٹنے یا اور طرحپر اُن کو کام میں لانے کا حق حاصل هی - علی هذا سرکاری کھیتوں کے مالکوں کو بھی جو درختوں کے نصب هونے کے پیشتر سے یا بیس برس سے برابر اُنپر قابض چلے آتے هوں یا جنهوں نے قاعدہ (۲) کے مطابق درختوں کو خرید کیا هو یهی حق حاصل هی *

(۱۱) سرکاری کھیتوں کے مالکوں کو علاوہ اُن کے جنکا قاعدہ ماسبق میں ذکر هوا یا اراضیات میراث اور جودی اور انعامی کے قابضوں کو جنکو یهہ اراضیات گورنمنٹ کی جانب سے ملی هوں اُن کو چاهیئے کہ درختوں کے کاٹنے کے واسطے اجازت حاصل کریں اور جبکہ اُن کو اجازت ملجاوے تو ایک درخت کی جگہہ اُن کو دو درخت نصب کرنے هونگے بشرطیکہ وہ صاحب کلکٹر کے حکم سے اس شرط سے معاف نکردیئے جاویں اُن درختوں اور نیز اُن درختوں کو جو سرکاری اُفتادہ زمین میں واقع هوں کسی مقصد کے واسطے جو کاروبار زراعت سے متعلق هو پٹیل اور پٹواری کی درخواست کے گذرنے پر دیدینگے اور گورنمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے اُسکی ایک مثل رکھی جاویگی - گانوں والوں کی آؤر دیگر ذاتی اور ضروری حاجتوں کے لحاظ سے جو سے کہ مکانات وغیرہ کی مرمت هی معاملہ دار سے اجازت حاصل کرنی چاهیئے -- مگر بهت سے درختوں کے کاٹنے یا منافع کی غرض سے فروخت کرنے یا کاٹنے کی اجازت صاحب کلکٹر یا اُنکے کسی اسسٹنٹ سے حاصل کرنی ضرور هی اور اُسوقت جو شرایط مناسب معلوم هوں اس باب میں قرار دی جاسکتی هیں *

(۱۲) اگر کوئی آسامی کسی اُفتادہ زمین کو زراعت کے واسطے لینا چاهے تو واضح رهے کہ کسی پیمایشی کھیت کا کوئی

جزو اُسکو اس مقصد کے لیئے نہ دیا جاویگا بلکہ اُسکو پورے کھیت کي بابت اور پوري جمع پر اقرار نامہ لکھنا ہوگا اور جب کہ دو یا زیادہ کاشتکار باہم ایک اراضي اُفتادہ کي کاشت کرنے پر راضي ہوں تو اُن میں سے ایک کا نام اقرار نامہ میں لکھنا چاہیئے اور وهي اُسپر قابض متصور ہوگا بشرطیکہ کھیت کي جمع بیس روپیہ یا اُس سے زیادہ نہو کہ اُس صورت میں دو یا زیادہ قابضوں کے نام اس شرط پر لکھے جاسکینگے کہ ہرایک کے حصہ کي جمع کي تعداد دس روپیہ سے کم نہو *

(۱۳) بعض پیمایشي کھیت جنکے ایک بڑے حصہ میں گھنا جنگل ہوتا هی یا کسي اور وجہہ سے ناقابل زراعت ہوتے ہیں ایسے ہوتے ہیں جنپر پیمایش کے رجسٹروں میں کوئي جمع قرار نہیں دي جاتي پس اگر اس قسم کے کھیتوں کے بعض حصوں میں زراعت ہونے لگے تو معاملہدار کو اُن ایکڑوں پر جنمیں زراعت ہوتي ہو ایسي شرح جمع کي مقرر کرني چاہیئے جو اُس گانوں میں اُسي قسم کي زمینوں کي شرح کے مساوي ہو یہہ قاعدہ پیمایش کے رجسٹروں کے اُن تمام کھیتوں سے متعلق هی جنپر جمع کي شرح قرار نہیں دي گئي *

(۱۴) اگر صاحب کلکٹر بیش قیمت گھاس کي زمینوں کو مستثنی نہ کردیں جنسے بلاشبہہ پیمایش کي جمع سے زیادہ لگان وصول ہونے کا بھروسہ ہو تو تمام سرکاري اُفتادہ زمین اور اراضي میراث کي چراگاہوں کو ہر سال برسات کے شروع میں کھیت بہ کھیت نیلام کردینا چاہیئے اور نیلام کے وقت اُس گانوں کے باشندوں کو ترجیح دیني چاہیئے جس سے وہ زمین متعلق ہو لیکن کسي اُفتادہ کھیت کي قیمت کي بولي اُسکي اُس جمع سے زیادہ نہیں ہوني چاہیئے جو رجسٹر پیمایش میں درج ہو اور جب کہ وہ اس حد کو پہونچ جاوے تو اُس کھیت کو اخیر بولي بولنے والے کے نام پر بطور دوسري اراضي مزروعہ کے جسکي کاشت پوري جمع پر ہوتي ہو درج کرنا چاہیئے اور جو شخص اسطرح پر اُس زمین کو لے اُسکو وہ تمام حق و حقوق دینے چاہیئیں جو اراضي مزروعہ کے قابض حاصل ہوں *

(۱۵) جن کھیتوں کو صاحب کلکٹر نے قاعدہ ماسبق کے اثر سے خاص کر مستثنی کردیا ہو اُنکی گھاس کسي شخص کے ہاتھہ بعوض ایسي رقم کے جو جمع بندوبست سے زیادہ ہو فروخت کي جاسکتي ہی *

(۱۶) صاحب کلکٹر کو چاہیئے کہ اُن ناقابل زراعت اور اَوْر کھیتوں کي چراگاہ کو جنپر رجسٹر پیمایش میں جمع قرار نہ دي گئي ہو قاعدہ مسبوق الذکر کے بموجب بذریعہ نیلام کے فروخت کردیں مگر ایک معقول مقدار اس غرض سے چہوڑ دیني چاہیئے کہ جن گانؤں والوں کو ابتک اُسمیں بلا اداے قیمت مویشي چرانے کا استحقاق حاصل رہا ہی وہ اُسمیں اپني مویشي چرایا کریں *

(۱۷) بعض دیہات میں خاص خاص کھیتوں سے مکانات متعلق ہوتے ہیں اور اب تک یہہ دستور رہا ہی کہ جو آسامي ان میں سے کسي کھیت کو چہوڑ دے وہ اُسي کے ساتھہ اپنے مکان کے چہوڑنے پر بھي مجبور کي جاتي ہی مگر یہہ دستور اب موقوف کردیا گیا اور ہرایک کاشتکار کو اختیار حاصل ہی کہ وہ کسي کھیت کو بغیر اِسکے کہ اُسکے سبب سے مکان کي نسبت اُسکے استحقاق میں کچھہ خلل واقع ہو چہوڑدے یہہ قاعدہ اراضیات منتقلہ سے متعلق نہیں ہی *

(۱۸) پیمایش کے رجسٹروں میں اراضیات جودي و انعام پر اور نیز سرکاري کھیتوں پر جمع قرار دي جاتي ہی مگر جودي دار اور انعام دار اُسکے پابند نہیں ہیں اور اُنکو یہہ اختیار حاصل ہی کہ جن شرایط پر چاہیں اپني زمینوں کا پٹہ دیں *

(۱۹) اگر اراضي انعام ضبط ہوجاوے یا چند روز کے واسطے قرق ہوجاوے تو اُسکا پٹہ اُس زمانہ میں جبکہ وہ گورنمنت کے زیر اہتمام ہو جمع بندوبستي پر دینا چاہیئے یا اگر وہ اُفتادہ ہو تو اُسکو بذریعہ نیلام کے ٹھیک اُسي طرح پر فروخت کرنا چاہیئے جیسے کہ سرکاري زمین فروخت کي جاتي ہی یہہ قاعدہ اُس سال سے متعلق نہیں ہی جسمیں قرقي کي جاوے کیونکہ اُس سال میں وہ عہد و پیمان جو انعام دار کے ساتھہ ہوئے ہوں برقرار رہنے چاہیئیں *

(۲۰) جو کاشتکار کھیتوں کو چہوڑنا چاہیں اُن کو اس مضمون کي ایک تحریري درخواست یکم مئي سے پیشتر گذراني چاہیئے اورا س

امر کي تکميل کي غرض سے عہدہداران ديہہ کو لازم هی کہ وہ هرسال ۳۰ اپريل کو سرکاري زمينوں کے تمام قابضوں کو جمع کريں اور اُن سے يہہ بات کہديں کہ استعفاء کے لينے کے واسطے وہ آخر دن هی بعد اُسکے پٹواري کو اُسي وقت اور اُسي جگہہ ايک نمونہ معينہ کے بموجب جسميں هرايک کهيت کا جسکا کسي کو چهوڑنا منظور هو نمبر اور اُسکے ايکڑوں کي تعداد اور اُسکي جمع درج هو لکهہ لينا چاهيئے *

باب هفتم

بندوبست زميداري اور بندوبست رعيت واري کے فوائد اور نقصانات کا بيان اور اُنکا باهم مقابلہ

بڑے بڑے مدبروں نے جنهوں نے کہ بنگالہ اور اضلاع شمال و مغرب اور صوبہ بمبئي و مدراس کے بندوبستوں پر راے زني کي هی اُنهوں نے اکثر اپني تحريروں ميں نسبت بندوبست زميداري و رعيت واري کے بحثيں کي هيں مگر اُن کي بحثيں ايسے امور پر مبني هيں جنپر اب بحث کرنا چنداں مفيد نہيں هی مثلاً کسي نے بحث کي هی کہ حقيقت زميداري کوئي چيز نہيں هی بلکہ کاشتکار مالک زمين هيں اُنهيں کے ساتهہ مالگذاري کا بندوبست کرنا چاهيئے ـــ کسي نے صوبہ بنگال ميں جو بڑے بڑے زميدار تسليم کرليئے گئے هيں اُن کي غلطي کي بناء پر رعيت واري بندبست کو واجبي قرار ديا هی ـــ کسي نے يہہ کہا هی کہ مسلمانوں کے عہد ميں يہي رواج تها کہ هرايک کاشتکار سے مالگذاري ليجاتي تهي وهي رواج رهنا چاهيئے ـــ کسي نے اُسکو هندؤں کي عملداري تک بهي پہونچاديا هی کہ اُن کے هاں بهي يہي رواج تها اور اُسي رواج کي تائيد کي هی *

جو لوگ بندوبست زميداري کے مؤيد هيں وہ اُن تمام دليلوں کي ترديد کرتے هيں اور حقيقت زميداري کو تسليم کرتے هيں اور بندوبست زميداري کو ترجيح ديتے هيں ـــ هندوستان ميں مختلف عملدارياں هوئيں اور مختلف طبيعت کے خودمختار حاکم جو صوبہدار يا عامل يا

چکلہ‌دار کہلاتے تھے اقطاع ملک میں مقرر ہوئے اسلیئے ہندوستان کے
اقطاع کي حالت مختلف ہوگئي بعض اقطاع میں زمیندار اور حقیت
زمینداري بالکل پامال ہوگئي اور گورنمنٹ اور رعیت کے درمیان کوئي
اور واسطہ باقي نہیں رہا — بعض اقطاع ہندوستان کے ایسے رہے کہ
جنمیں وہ حقیتیں پامال نہیں ہوئیں اور گورنمنٹ اور رعیت میں ایک
گروہ جو زمینداران دیہہ کے نام سے ملقب ہی واسطہ رہا — بعض اقطاع
میں جہاں ایک اور گروہ زبردست موجود تھا اور جسنے زمینداران دیہہ پر
بھي غلبہ حاصل کیا تھا وہاں درحقیقت دو واسطے گورنمنٹ اور رعایا میں
ہوگئے تھے یعني ایک زمینداران موضع اور ایک وہ زبردست گروہ جو گورنمنٹ
وقت کي طرف سے عہدہ زمینداري پر مقرر ہوتا تھا یا خواہ کسي
زبردست نے اپنے قوت بازو سے متعدد دیہات کو اپنا محکوم کرلیا تھا اور
اُن کي بابت سرکار سے خود معاملہ کرتا تھا یہي تمام باعث ہیں جن کے
سبب سے مدبروں کي رایوں میں وہ اختلافات پڑے ہیں جنکا مجملاً
اوپر ذکر کیا گیا ❋

مگر اب ان بحثوں سے جو صرف ایک تاریخي مباحثے ہیں چنداں
فائدہ معلوم نہیں ہوتا اسیوقت ہندوستان میں دونوں قسم کے بندوبست
موجود ہیں تمام بنگالہ اور مغربي شمالي ملک میں بندوبست
زمینداري موجود ہی اور تمام دکن میں جس میں صوبہ مدراس و
بمبئي شامل ہی رعیت واري بندوبست موجود ہی پس ہمکو نہایت
عمدہ موقع عملي مباحثہ کا موجود ہی لہذا ہمکو تاریخي مباحثہ سے
کنارہ کش ہونا اور عملي مباحثہ پر متوجہہ ہونا مناسب ہی — عملي
مباحثہ سے ہمارا مقصد یہہ ہی کہ ہم اس بات پر بحث کریں کہ جو
طریقہ زمینداري بندوبست کا اور جو طریقہ رعیت واري بندوبست کا
ممالک ہندوستان میں جاري ہی اُن میں کیا کیا فوائد اور کیا کیا
نقصان ہیں اور اُن دونوں کے باہم مقابلہ کرنے سے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہی
پس ہم انہي امور پر بحث کرنا چاہتے ہیں — ہر ایک بحث کے لیئے
ایک عنوان مقرر کرتے ہیں اور دونوں بندوبستوں کے نقصانات یا فوائد
کي نسبت اُسي عنوان کے تحت میں بحث کرینگے ❋

ملک کي ترقي دولت

نهايت افسوس هوگا اگر کوئي شخص دولت کے لفظ سے جو ميں نے استعمال کيا هى صرف روپيه پيسه اور چاندي سونا مراد سمجهے علم انتظام مدن ميں دولت کے معني پر بہت بڑي بحث هى اور اُس بحث کو اس رساله ميں لانا ميرا مقصود نهيں هى بلکه ميں اس مقام پر دولت کے لفظ سے وہ چيز مراد ليتا هوں جس پر فقهه حنفيه ميں مال کا اطلاق هوا هى يعني وہ شى جس کے معاوضه ميں دوسري شى حاصل هوسکے *

ملک ميں رعايا کے پاس مال يعني جائداد کا ترقي پانا جيسا که ملک کي ترقي دولت اور آبادي اور خوشحالي کا ذريعه هى ويساهي گورنمنٹ کي عمدگي اور گورنمنٹ کے مقاصد کي تکميل کا بہت بڑا وسيله هى — اصول علم انتظام مدن ميں يهه بات متحقق هوچکي هى که جس ملک ميں رعايا کے مال اور جائداد کو ترقي هوگي وهي ملک زيادہ آسودہ اور زيادہ خوشحال هوگا اور اُسي ملک کي گورنمنٹ ملک کي بهبودي اور رعايا کي آسودگي کے اصول جاري کرنے پر زيادہ قادر هوگي *

اب همکو ديکهنا چاهيئے که يهه بات همکو بندوبست زمينداري سے حاصل هوتي هى يا بندوبست رعيت واري سے — بندوبست زميندراري کا نتيجه يهه هى که تمام ديهات جو کسي گورنمنٹ کے ماتحت موجود هيں اُن ميں به حفاظت حق سرکار جو تمام حقوق سے مقدم قرار ديا جاتا هى هرايک موضع کي ملکيت اُس گروہ کي تسليم کي جاتي هى جو زمينداران ديهه کے نام سے موسوم هيں اور اُن کے کچهه حقوق بهي متعلق اُس موضع کے تسليم کيئے جاتے هيں *

صرف اس حق کے تسليم کرنے سے جسکو گورنمنٹ نے ايک استحکام کے ساتهه تسليم کرليا هو تمام ملک ميں ايک بے انتها جائداد ايک گروہ کثير رعايا کے پاس پيدا هوجاتي هى جس کي ماليت نئي سلطنتوں کے محاصل سے بهي زيادہ هوتي هى — مگر چونکه يهه جائداد صرف گورنمنٹ نے جو حقوق تسليم کيئے هيں اُن کے سبب سے پيدا هوئي هى تو جسقدر اُن حقوق کو بے وقعت کيا جاويگا اُسي قدر اُن کي ماليت

گھٹتي جاويگي اور جب وہ حقوق بالکل معدوم کرديئے جاوينگے تو اُنکي
مالیت بھي بالکل معدوم ھوجاريگي *

اسکي مثال شمال مغربي اضلاع اور بنگالہ کے حالات پر خيال کرنے
سے بخوبي سمجھہ میں آويگي — کوئي شخص اسبات سے انکار نہیں کرسکتا
کہ شمال مغربي اضلاع اور بنگالہ میں حقیت زمینداري زمینداران
دیہہ کي ھمیشہ سے تسلیم ھوتي چلي آئي ھی وہ حقیت بذریعہ وراثت
کے اور بیع اور ھبہ اور رھن کے منتقل بھي ھوتي تھي اسوقت بہت سے
دیہات کے بیعنامے اور رھن نامے سلاطین مغلیہ کے وقت کے ایسے موجود
ھیں جنکے ذریعہ سے حقیت زمینداري بذریعہ بیع و رھن ایک کے پاس
سے دوسرے کے پاس منتقل ھوئي ھی مگر نقصان یہہ تھا کہ اُن عہدوں
میں حقوق زمینداروں کے بخوبي محفوظ نہیں رھتے تھے اور اسلیئے
حقیت زمینداري کي چنداں وقعت نہیں تھی اور اسي باعث سے اُس
کي مالیت نہایت کم قیمت ھوگئي تھي برخلاف اس کے حال کے زمانہ
میں حقیت زمینداري کي نہایت وقعت ھی اور اُسکے تمام حقوق محفوظ
ھیں اور قانون کی رو سے مستحکم ھوگئے تو مالیت زمینداري کي اسقدر
بڑہ گئي ھی کہ اُسکو دیکھہ کر تعجب ھوتا ھی — بہت سے دیہات
ایسے نکلینگے جنکي حقیت زمینداري نہایت قلیل روپیہ پر بیع ھوئي
ھی اور اب اُسي گانؤں کي وھي زمینداري ھزاروں روپیوں کي قیمت پر
فروخت ھوتي ھی *

بنگالہ میں یا اور مقاموں میں جہاں بندوبست استمراري ھی کسي
گانوں کي حقیت زمینداري کا ھاتھہ آنا ایک نہایت مشکل امر ھو گیا
ھی لیکن شمال مغربی اضلاع میں جہاں بندوبست استمراري نہیں ھی
حقیت زمینداري کا بذریعہ بیع ھاتھہ آنا ممکن ھی مگر تمثیلاً اسبات کا
بیان کرنا کہ اُن ممالک میں حقیت زمینداري کا کیا نرخ ھی اُن
کي ترقي مالیت کے اندازہ کا ایک خیال پیدا کرسکے گا *

اسوقت شمال مغربي اضلاع میں سستي سے سستي قیمت حقیت
زمینداري کي آٹھہ آنہ سیکڑہ ھی یعني بعد اداے مالگذاري سرکار و
منہائي اخراجات جس زمین میں چھہ روپیہ سال زمیندار کو
بچتا ھی وہ زمین سو روپیہ کو فروخت ھوتي ھی — ھم ایک

گانوں کي مثال ديتے هيں جسميں ايک سو پچهتر بيگه پخته زمين هى اور ڈيڑه سو روپيه اُسکي مالگذاري هى اور بندوبست کے قاعده کے موافق اُس ميں خالص منافع زميندار کا ڈيڑه سو روپيه هى اور ماليت اُسکي دوهزار پانسو روپيه هى اور اس حساب سے ۱۴ / ۲ پائي في بيگهه اُسکي قيمت هى اور اُس ميں حق سرکار اور حقوق کاشتکاران جو کچهه که هوں بالکل محفوظ هيں اور وه اس قيمت سے خارج هيں اس حساب سے اندازه هوسکتا هى که صرف بندوبست زميندار ي کے سبب سے کسقدر رعايا کے پاس جايداد کي ترقي هوگئي هى — يهه ترقي جايداد کي صرف نام کے ليئے نهيں هى بلکه هر شخص اس سے فائده اُٹهاتا هى جس طرح که سونا اور چاندي اور مکانات و باغات آپس ميں فروخت هوتے هيں اور في الفور اُن کي قيمت کا روپيه ملتا هى اسي طرح حقيت زميندار ي عام طور پر بيع هوتي هى رهن هوتي هى نيلام کي جاتي هى اور هزاروں روپيه اُن مالکان حقيت زميندار ي کو ملتے هيں — جن ديهات کي حقيت زميندار ي کا کوئي مالک نهيں رها هى يا اور کسي اسباب سے وه حقيت ملکيت گورنمنٹ هوگئي هى اُس کے فروخت کرديئے سے گورنمنٹ کے خزانه ميں لاکهوں روپيه اُس کي قيمت کا داخل هوسکتا هى *

ان ديهات ميں حقوق کاشتکاري علاوه اس قيمت کے محفوظ رهتے هيں اُن حقوق کے اقسام مختلف هيں ليکن بعضے کاشتکاروں کے ايسے حقوق هيں که وه بهي بيع هوسکتے هيں اور اُن کي قيمت کو حق زميندار ي کي قيمت سے کچهه علاقه نهيں هى اور اُن کي قيمت جداگانه خاص اُن کاشتکاروں کو اگر وه بيچنا چاهيں وصول هوتي هى *

اب اسکا مقابله کرو بندوبست رعيتواري سے جسکا مطلب يهه هى که حق زميندار ي اُن ديهات ميں مطلق نهيں هى بلکه سرکار تمام ديهات کي زمين کي مالک هى اور سرکار اور رعايا کے درميان ميں کوئي دوسرا حق نهيں هى اس اُصول سے کروڑها روپيه کي جايداد جو بندوبست زميندار ي سے پيدا هوئي تهي وه دفعتاً معدوم هوجاتي هى — رعايا کے هاتهه سے وه تمام جايداد ضايع هوگئي اور سرکار کو اُس سے کچهه

فائدہ نہیں ہوا کیونکہ سرکار کے ہاتھہ میں کوئی ایسی چیز نہیں آئی جسکو وہ بمحفوظی حق سرکار بیع کرسکے پس کوئی فائدہ مالیت کا گورنمنٹ کو نہیں ہوا اور رعایا کے ہاتھہ سے کروڑہا روپیہ کی مالیت ضایع ہوگئی *

اس کے جواب میں یہہ کہا جاسکتا ہی کہ گورنمنٹ ہر ایک کاشتکار کو اُسقدر زمین کی جو اُس کی کاشت میں ہی ملکیت عطا کرتی ہی اور اُس کے بیع و رہن کا اُس کو اختیار دیتی ہی مگر اس طرحپر اختیار دینے سے وہ ملکیت جو ضایع ہوگئی قایم نہیں ہوجاتی کیونکہ حق کاشتکاری کی مالیت مثل مالیت حقیت زمینداری کے نہیں ہوسکتی اور نہ اُس کے خریدار اس طرح پر موجود ہوسکتے ہیں جس طرح کہ حقیت زمینداری کے خریدار پیدا ہوتے ہیں پس حق کاشتکاری کے بیع و انتقال کا اختیار دینا حقیت زمینداری کی ملکیت کا مبادلہ نہیں ہوسکتا زیادہ سے زیادہ اگر اُسکو وقعت دیجاوے تو اُسیقدر وقعت دیجاسکے گی جو وقعت کہ بندوبست زمینداری میں بعض قسم کی حقیت کاشتکاری کے انتقال کو حاصل ہی *

مقدار مالگذاری

اس بحث پر ایک یہہ اعتراض پیدا ہوتا ہی کہ بندوبست زمینداری میں پیداوار اراضی کی تین جگہہ تقسیم ہوجاتی ہی — کچہہ حصہ کاشتکار زمین کے لیئے چھوڑا جاتا ہی اور کچہہ حصہ مالکان حقیت زمینداری کے لیئے اور باقی بطور مالگذاری سرکار کے لیا جاتا ہی لیکن بندوبست رعیتواری میں جو حصہ کہ مالکان حقیت زمینداری کے لیئے چھوڑا جاتا وہ نہیں چھوڑا جاتا بلکہ وہ بھی سرکاری مالگذاری میں شامل ہوکر سرکار کو وصول ہوتا ہی اور اِس سبب سے جمع مالگذاری سرکار کی بندوبست رعیتواری میں بہ نسبت بندوبست زمینداری کے زیادہ بڑہ جاتی ہی *

مگر یہہ خیال بالکل غلط ہی اور ہم ثابت کرینگے کہ بندوبست زمینداری کی بہ نسبت بندوبست رعیتواری میں سرکار کو مالگذاری کا زیادہ تر نقصان ہوتا ہی — بندوبست زمینداری ہو خواہ بندوبست

رعیت واري أسمیں مالگذاري سرکار ایک قاعدہ پر قرار دیجاتي هی ــ
فرض کرو که ایک موضع میں جسکا بندوبست زمینداري هی خود
زمیندار اپني زمینوں کو کاشت کرتے هیں اور أن دیهات میں جہاں
بندوبست رعیت واري هی وهاں کاشتکار اپني زمینوں کو کاشت کرتے هیں
اب ان دونوں زمینوں پر مالگذاري سرکار کے مقرر کرنے کا اصول یهه هی که
کل پیداوار میں سے کاشتکاري کے اخراجات جسمیں وہ روپیه جو کاشتکاري
میں لگا هی اور أسکا منافع اور محنتانه أس محنت کا جو کاشتکاري میں
خرچ هوئي اول مجرا دیا جاتا هی اور جو باقي رهتا هی أسمیں سے ایک
حصه مالگذاري سرکار قرار پاتا هی ــ دیهات بندوبست زمینداري میں
ابتداءً وہ حصه ـــه ۱۰، ۸ یائي فیصدي قرار پایا تها اور بندوبست
رعیت واري صوبه بمبئي میں صـــه فیصدي جیسا که رپورٹ سنه
۷۲و۱۸۷۳ع صوبه بمبئي سے جو اس رسالہ کے خاتمه میں مندرج کي گئي
هی واضح هوتا هی مگر یهه دونوں شرحیں نهایت سنگین تهیں اور جو
بندوبست که ان شرحوں پر کیئے گئے تهے وہ بخوبي نه چلے بلکه صوبه بمبئي
کے بعض علاقه کو جہاں أسکا عملدرآمد هوا تها اس بندوبست نے برباد کردیا
پهر اس شرح میں تخفیف کي گئي اور پکي نکاسي میں سے نصف
سرکاري جمع قرار پائي پس جب که دونوں قسم کے بندوبستوں پر طریقه
تشخیص مالگذاري کا واحد هی تو یهه خیال کرنا که بندوبست زمینداري
میں عموماً مالگذاري کي مقدار کم قرار پاتي هی اور رعیت واري میں
زیادہ محض غلطي هی *

هاں یهه بات تسلیم کی جا سکتي هی که بندوبست زمینداري میں
جسقدر زمینیں که کاشتکاروں کے قبضه میں هیں وهاں نکاسي پخته وہ قرار
دیجاتي هی جو کاشتکاروں سے وصول کي جاتي هی اور تمام اخراجات کاشت
مع منافع أس حصه میں شامل هوتے هیں جو کاشتکاروں کو چهوڑا گیا هی
اور کاشتکاروں سے جو وصول هوا هی وہ خالص منافع هی جسمیں اخراجات
کاشت شامل نهیں هیں مگر بندوبست زمینداري میں أسمیں سے بهي
نصف زمینداروں کو چهوڑا جاتا هی اور نصف مالگذاري سرکار قرار پاتا
هی ــ برخلاف اسکے بندوبست رعیت واري میں وہ کل مالگذاري
سرکار قرار پاتا هی *

مگر یہہ منافع صرف ایک خیالی منافع گورنمنت کا هی درحقیقت گورنمنت کو کچھہ منافع نہیں هوتا بلکہ مندرجہ ذیل اسباب سے جنکو هم بیان کرتے هیں اُس منافع سے بہت زیادہ نقصان گورنمنت کو هوجاتا هی *

بندوبست زمینداري میں کل اراضي موضع جوکہ بالفعل مزروعہ هی یا آیندہ مزروعہ هونے کے قابل هی سب پر جمع مالگذاري سرکار قایم کي جاتي هی اور یہہ کل اراضي دونوں قسم کي رقبہ مالگذاري کہلاتي هی هاں اتنا فرق هی کہ اراضي قابل الزراعت پر مالگذاري بہ نسبت اراضي مزروعہ کسي قدر تخفیف سے قائم هوتي هی *

بندوبست رعیت واري میں اراضي قابل الزراعت پر جب تک کہ کوئي کاشتکار اُسکا پٹہ نہ لیلے اُسوقت تک کوئي مالگذاري اُسکي بابت نہیں لي جاتي پس اگر ایک موضع کا بندوبست بطور زمینداري کے کرو اور پھر اُسي موضع کا بندوبست بطور رعیت واري کے کرو تو ثابت هوجاویگا کہ بندوبست زمینداري میں رقم مالگذاري سرکار بہ نسبت بندوبست رعیت واري کے زیادہ قایم هوتي هی *

اب فرض کرو کہ ایک گانوں ایسا هی جس میں کوئي زمین اُفتادہ نہیں هی اور کوئي قطع زمین کا قابل الزراعت زراعت سے باقي نہیں هی تو اُس صورت میں بندوبست رعیت واري میں کسي قدر مالگذاري سرکار بہ نسبت بندوبست زمینداري کے زیادہ قرار پائے گي *

اول تو هم ایسي صورت کو تسلیم نہیں کرتے اور اگر کہیں شاذونادر موجود هو تو وہ کسي عام اصول کي بنیاد قرار نہیں پاسکتي بلکہ هم یہہ کہتے هیں کہ اگر کوئي حصہ ملک کا ایسا فرض کرلیا جاوے (اگرچہ ایسا فرض کرنا فرض محال هی) کہ اُسکے دیہات میں کوئي قطعہ قابل الزراعت بغیر زراعت کے باقي نہیں هی اور سب قطعات کو کاشتکاروں نے پٹہ پر لے لیا هی تب بھي گورنمنت کو بندوبست رعیت واري سے مالي فائدہ حاصل نہیں هوسکتا *

بندوبست زمینداري میں کوئي اخراجات سرکار کو دینے نہیں پڑتے — بندوبست رعیت واري میں پٹواري اور پٹیل اور تکدري اور سیمعہ سندي وغیرہ کي رسومیں اور تنخواهیں وغیرہ سب زر مالگذاري

میں سے دینی پڑتی ھیں اور آسامیاں مفرور و نادار جنپر باقی پڑجاتی ھی وہ سب نقصان گورنمنٹ کے ذمہ عاید ھوتا ھی اور ان تمام اسباب سے اور مثل ان کے اور اسباب سے جو ایک قلیل اضافہ مالگذاری کا معلوم ھوتا ھی اس سے بہت زیادہ نقصان گورنمنٹ کے ذمہ پڑ جاتا ھی *

سہولیت تحصیل مالگذاری

بندوبست زمینداری میں ایک بڑا عمدہ فائدہ یہہ ھی کہ تحصیل مالگذاری میں نہایت آسانی ھی جو کام کہ بندوبست زمینداری میں ھر ھر گانوں میں زمینداروں کو کرنا پڑتا ھی اور بموجب قاعدہ اصول انتظام مدن کے تقسیم محنت کے سبب اُن لوگوں کو وہ کام نہایت سہل اور آسان ھوتا ھی بندوبست رعیت واری میں وہ کام تمام دیہات کا خود گورنمنٹ کو کرنا پڑتا ھی *

بجاے اسکے کہ قلیل اشخاص سے مالگذاری وصول کی جاے اور وہ اشخاص بقاعدہ تقسیم محنت اپنے ماتحت لوگوں سے وصول کریں سرکار کو ایک جم غفیر سے ھرایک گانوں میں مالگذاری تحصیل کرنے کی فکر ھوتی ھی *

ھرسال دیکھنا پڑتا ھی کہ کس کاشتکار نے زمین چھوڑدی ھی اور کس کاشتکار نے لی ھی — کون سی اُفتادہ زمین پٹہ پر اُٹھہ گئی ھی اور کونسی مزروعہ زمین اُفتادہ ھوگئی ھی اور اسلیئے ھرسال نئی جمعبندی بنانے کی ضرورت پڑتی ھی اسکا مقابلہ اور صحت جب تک کہ ھر ھر گانوں میں خاص خاص معتبر اشخاص جاکر اور نقشہ کشتوار سے مقابلہ کر کر نہ کریں امکان سے خارج ھی — گورنمنٹ کے ھاتھہ میں ایسے معتبر اور اسقدر کثرت سے اھلکاروں کا ھونا جو اعتماد کے قابل اس کام کو کرسکیں محالات سے ھی *

بندوبست زمینداری میں یہہ کام خود زمینداروں کو کرنا پڑتا ھی اول تو اس سبب سے کہ زمیندار ھرایک موضع میں جدا جدا ھیں اُن کو یہہ کام کرنا آسان ھوجاتا ھی علاوہ اسکے وہ دن رات گانوں میں رھتے ھیں اور ھرایک امر سے واقف رھتے ھیں اور اس سبب سے ان امور کے صحیح حالات دریافت کرنے میں اُن کو دقت نہیں پڑتی علاوہ اسکے

ان امور کي تصديقات ميں اور صحت سے دريافت کر نے ميں خود اُنکا ذاتي نفع هى اور اس سبب سے کسي غبن کا اُسميں احتمال نهيں هى *

ضمانت مالگذاري

بندوبست زميندارى ميں جنميں حقيت زميندارى ملکيت زميندارات تسليم کي جاتي هى ايک بهت بڑي کفالت سرکاري مالگذاري کي هى يعني اگر زميندار نے بسبب بدچلني و بد معاملگي کے زرمالگذاري سرکار ادا نهيں کيا اور تمام محاصل موضع کو خورد و برد کرگيا تب بهي مالگذاري سرکار کي تلف هونے کا انديشه نهيں هى وهي حقيت زميندارى کي في الفور نيلام هوسکتي هى جسکے مالک اشخاص خريدار هوجاويں گے اور زر قيمت سے مالگذاري سرکار وصول هوجاوے گي *

بندوبست رعيت واري ميں کوئي کفالت مالگذاري سرکار کي نهيں هى اگر کاشتکار پيداوار کهيت کي تصرف کرجاوے تو کوئي صورت اُس سے وصول مالگذاري کي نهيں رهتي اگر فرض کيا جاوے که اُسکي حقيت کاشت قابل انتقال قرار ديگئي تو بهي کرئي اُسکا بعوض باقي کے لينے والا موجود نهيں هوتا — اکثر ديهات ميں ايسي اُفتاده زمينيں موجود هوتي هيں جنکے لينے کے ليئے کاشتکاروں کي تلاش هوتي هى تو ايسي حالت ميں کب يقين هوسکتا هى که کوئي روپيه ديکر اُسکے بدلے ميں زمين کو ليگا *

گروه زميندارات

ملک کي رونق اور ملک کي آبادي اور ملک کي اصلاح کے ليئے ضرور هى که ايک معزز گروه ملک ميں موجود هو — يهه معزز گروه تين طرح پر پيدا هوتا هى — اول بذريعه حصول عهده هاے معزز اور جاگيرات گورنمنت سے — دوم بذريعه تجارت — سويم بذريعه زميندارى — پهلا گروه تعداد ميں نهايت قليل هوتا هى اور وه مقاصد گورنمنت کي بجا آوري ميں زياده تر مصروف رهتا هى — ملک کي آبادي اور ترقي اُس فرقه سے زياده تر هوتي هى جو

تجارت میں مصروف ہو مگر هندوستان میں یہہ فرقہ رونق اور ترقي پر کبھي نہیں ہوا — هندوستان میں ملک کي رونق اور ترقي زیادہ تر زمینداروں کے فرقہ سے دکھلائي دیتي هی بنگالہ میں دیکھو تو یہي ایک فرقہ هی جس سے تمام تر رونق اور خوبي بنگالہ کي هی شمال مغربي اضلاع میں دیکھو تو یہي ایک فرقہ هی جو عام باشندگان ملک میں کسي عزت و اعتبار کے لایق گنا جاتا هی — اس فرقہ کا ملک میں پیدا ہونا صرف بندوبست زمینداري پر منحصر هی رعیتواري بندوبست اس فرقہ کے وجود کو ناپدید کرنے والا هی — نتیجہ ان دونوں بندوبستوں کا ملک میں یہہ هی کہ جن ملکوں میں رعیت واري بندوبست هی وہاں عموماً باشندگان ملک میں بجز مفلس اور لنگوٹ بند اورکمبل پوش کاشتکاروں کے اشراف آدمي بہت کم دکھلائي دیتے هیں — برخلاف اسکے جہاں زمینداري بندوبست هی وہاں ایک فرقہ اشراف اور بھلے مانس آدمیوں کا بھي نظر آتا هی *

یہہ فرقہ کچھہ ملک هي کي رونق کا باعث نہیں هی بلکہ مقاصد گورنمنت کو بھي اس فرقہ سے نہایت امداد پہونچ سکتي هی ملک میں گورنمنت ایک اعلی درجہ پر ہوتي هی اور کاشتکار ادنی درجہ پر اور ضرور هی کہ ان درجوں کے درمیان میں رفتہ رفتہ ایسے اشخاص ہوں جو دونوں سروں سے اوسط درجہ کا واسطہ رکھتے ہوں — گورنمنت کو سیدھا کاشتکاروں سے واسطہ رکھنا درحقیقت ایک نہایت بےتدبیري انتظام مملکت کي هی اور زمیندار جو گورنمنت اور رعیت میں ایک واسطہ ہوتے هیں اُن سے ہزاروں طرح کے فائدے مقاصد گورنمنت اور انتظام امور مالگذاري میں پہنچتے هیں *

اس فرقہ کے موجود نہونے سے امورات مالگذاري میں بھي نہایت نقصانات پیدا ہوتے هیں جن میں سے کسیقدر کي تفصیل اس مقام پر بیان کي جاتي هی *

افزوني زراعت

انتظام مالگذاري میں سب سے بڑا امر جو مطلوب ہوتا هی وہ افزوني زراعت هی — رعیت واري بندوبست میں گویا یہہ عظیم الشان

اور نہایت دقت کا اور مختلف تدابیر اور اخراجات کا کام خود گورنمنت نے اپنے ذمہ لیا هی جسکی تکمیل بلحاظ قواعد مسلمہ اور محققہ اصول انتظام مدن کے گورنمنت سے هونی ناممکن هی — بندوبست زمینداری میں زمیندار خود اپنی منفعت کے واسطے افزونی زراعت کی تدابیر کرتے هیں — اسامیوں کو بساتے هیں اور اُن کے اخراجات کے متکفل هوتے هیں اور ایک ایسے امر عظیم‌الشان کو جو در حقیقت گورنمنت سے کامل طور پر انجام نہیں هوسکتا انجام دیتے هیں — اسوقت دونوں ملکوں پر جہاں کہ بندوبست زمینداری هی اور جہاں بندوبست رعیت واری هی خیال کرو تو معلوم هوگا کہ جسقدر گورنمنت کی سعی اور کوشش سے ملک بندوبست رعیت‌واری میں اراضی مزروعہ هوئی هی اُس سے بہت زیادہ بلا تردد و بلا محنت گورنمنت کے ملک بندوبست زمینداری میں زمین مزروعہ هوگئی هی — بنگالہ میں ایک چپہ بهر بهی زمین غیر مزروعہ باقی نہیں رهی شمال مغربی اضلاع میں بهی اسقدر زمین مزروعہ هوگئی هی جو قریبا قریبا کامل درجہ پر پہنچ گئی هی *

اتسداد تغلب زر مالگذاری

بندوبست رعیت‌واری میں هر ایک گانوں میں تغلب زر مالگذاری کا اندیشہ موجود رهتا هی اس واسطے کہ کاشتکاروں کو اپنی زمین سے استعفاد دیدینے کا اختیار هوتا هی اور یہہ ضرور نہیں کہ تمام ایسی چهوڑی هوئی زمینوں کے لینے والے اور کاشتکار خواہ نخواہ موجود هی هو جاویں لہذا اُس سال زمین کی مالگذاری گهٹ جاویگی اور نیز جدید کاشتکار جنهوں نے اُفتادہ زمینوں کو یا استعفاد دی هوئی زمینوں کو پٹہ پر لیا هو بڑہ جاتے هیں اور ضرور هی کہ وہ رقم جو اسطرح پر اضافہ هوئی هو مالگذاری سرکار میں شامل کی جاوے مگر اسبات کی تو توقع هو سکتی هی کہ جن لوگوں سے اُسکا انتظام متعلق هی وہ پہلی صورت میں یعنی مالگذاری کے گهٹانے میں تو ایمانداری کو ضرور کام میں لاویں گے لیکن کسی طرح یقین نہیں هو سکتا کہ وہ دوسری صورت میں بهی اُسی طرح ایمانداری سے کارروائی کریں گے *

عدم اطمینان محاصل ملک پر

بندوبست رعیت واري میں ایک بڑا نقص یہہ هی کہ کسي سال بهي طمانیت نہیں رهتي کہ ملک کي آمدني کیا هوگي کیونکہ وہ هرسال بسبب داخلہ و خارجہ کاشتکاروں کے متزلزل اور ناتحقیق رهتي هی بندوبست زمینداري میں بهي ایک وجہہ محاصل ملک کي تعداد پر عدم طمانیت کي هوتي هی یعني یہہ کہ زر مالگذاري کسقدر وصول هوگا اور کسقدر باقي رہ جاویگا مگر یہہ تردد بندوبست رعیت واري میں بهي علاوہ اُس تردد کے جو اوپر بیان کیا هی موجود رهتا هی پس یہہ تردد بندوبست رعیت واري میں بہ نسبت بندوبست زمینداري کے دوچند هی بلکہ دوچند سے بهي زیادہ کیونکہ زر مالگذاري کا باقي رہ جانا بندوبست رعیت واري میں بہ نسبت بندوبست زمینداري زیادہ تر وقوع پذیر هوتا هی علاوہ اسکے ایک اَور نقصان یہہ هی کہ جو باقي کسي سال میں بندوبست رعیت واري میں پڑ جاتي هی اُسکا وصول آیندہ سالوں میں قریباً ناممکن کے هوتا هی اور جو باقي کہ بندوبست زمینداري میں پڑ جاتي هی وہ آیندہ سالوں میں بالیقین وصول هوجاتي هی *

میعاد بندوبست

اگرچہ بندوبست رعیت واري اور بندوبست زمینداري دونوں میں میعاد بندبست قرار دي جاتي هی لیکن درحقیقت بندوبست رعیت واري میں میعاد کا قرار دینا ایک لغو اور بے معني امر هوتا هی اس واسطے کہ کاشتکاروں کو اختیار هوتا هی کہ باوجود باقي هونے میعاد بندوبست کے اپني اراضیات کاشت سے استعفاء دیدیں اور اداے مالگذاري سے سبکدوش هوجاویں پس میعاد کا قرار دینا یکطرفہ هوتا هی اور کوئي معاهدہ جو یکطرفہ هو حقیقت میں وہ لغو اور محض بیفائدہ هی *

بندوبست رعیت واري میں بہ مجبوري یہہ قاعدہ کہ آسامي جب چاهے اراضي کاشت کے کل یا جزو سے استعفاء دیدے قائم رکها جاتا هی اس واسطے کہ کاشتکار جو ایک مفلسي اور غریبي کي حالت میں هوتا هی اگر اُسکے پاس سامان اور سرمایہ زراعت کا اسقدر نہیں رها

جو اپني اراضي مقبوضه کو کاشت کرے تو بمجبوري تسليم کرنا پرتا هی که وه اراضي کاشت يا اُسکے کسي جزو کو چهوڑ دے ورنه وه زمين اُفتاده پرِي رهے گي اور کوئي تدبير وصول مالگذاري کي اُسکي بابت نه هو سکيگي *

ناقص هو جانا اراضيات مزروعه کا

يهه قاعده جو مجبوراً اختيار کيا گيا هی اُس سے دو نقصان شديد اَور پيدا هوتے هيں اول يهه که مثلاً ايک کاشتکار کے قبضه ميں چند قطعات اراضي هيں جنميں سے چند ميں تو پيداوار اچهي هوتي هی اور چند ميں پيداوار ناقص اور دونوں کا نفع نقصان ملانے سے مالگذاري سرکار ميں کچهه توٹا نهيں آتا مگر اس قاعده سے جو مجبوراً اختيار کيا گيا هی کاشتکار کو اختيار رهتا هی که عمده زمين کو اپنے قبضه ميں رکهے اور ناقص زمين کو چهوڑ دے اور اسيطرح اُسکو اسبات کي ترغيب نهيں هوتي هی که ناقص زمين کو بهي عمده کرنے اور اُسکے پيداوار کے بڑهانے ميں سعي اور کوشش کرے *

دوسرا نقصان يهه هی که جو زمينيں عمده پيداوار کي اُسکے قبضه ميں هيں اُن کي حالت کو بهي قائم رکهنے کي اُسکو چنداں فکر نهيں هوتي کيونکه وه يقين کرتا هی که اگر زمين کي پيداوار گهٹ جائيگي اور زمين ناقص هوجاويگي تو وه اُس زمين کو چهوڑ ديگا اور اَور کوئي زمين لے ليگا پس کاشتکار کو حيثيت اراضي کي ترقي کرنے کے ليئے کوئي ترغيب نهيں هوتي *

حق تلفي کاشتکاروں کي

بعض حالتوں ميں بندوبست رعيت واري ميں کاشتکاروں کي ايک عظيم حق تلفي هو جاتي هی اور وه يهه هی که اگرچه بندوبست رعيت واري کے اصول کے موافق کهيتوں کے قطعات ايسے قائم کيئے جاتے هيں که جنکو ادنىٰ درجه کا کاشتکار بهي کاشت کرسکے ليکن تاهم اکثر کهيتوں ميں کاشتکار بالاشتراک کاشت کرتے هيں — اب فرض کرو که کسي کهيت ميں دو شخص بالاشتراک کاشت کرتے تهے اُن ميں سے ايک لاولد مرگيا

یا اُسنے استعفاء دیدیا اور دوسرا کاشتکار کل اراضي کي کاشت کا سامان یا مقدور نہیں رکھتا تو اب کیا کیا جاویگا به مجبوري اور بالجبر اُس کاشتکار سے باقي زمین بھي چھوڑا لیني پڑے گي اور وہ کل زمین یا کسي دوسرے کاشتکار کو پٹہ پر دیني پڑے گي یا اُفتادہ پڑي رهیگي *

قحط سالي

مالگذاري کے انتظامات میں ایک بہت بڑا امر قحط سالي میں رعایا کا اور خصوصاً فرقہ کاشتکاران کي امداد کا امر هی بندوبست زمینداري میں زمینداران موضع جہاں تک کہ اُن سے ممکن هوسکتا هی کاشتکاروں کي امداد کرتے هیں بندوبست رعیت واري میں کاشتکاروں کي امداد کرنے کے لیئے کوئي فرقہ بجز گورنمنٹ کے موجود نہیں هی اور یہہ بات هر شخص تسلیم کریگا کہ کافي طور پر قحط سالي میں کاشتکاروں کي امداد کرنا هرایک گورنمنٹ کے حیطہ اقتدار سے خارج هی — بندوبست رعیت واري میں بھي گورنمنٹ کاشتکاروں کو تقاوي دینے کو موجود هوتي هی اور اضلاع بندوبست زمینداري میں بھي تقاوي دینہ کو موجود هوتي هی مگر اول تو جو تقاوي کہ گورنمنٹ دینا چاهتي هی وہ کافي نہیں هوتي اور دوسرے تقاوي کا وقت پر دینا اور اُسمیں تغلب کا نہ هونا ایک ایسا امر هی جسکے انتظام سے بڑے بڑے لوگ عاجز هوجاتے هیں اور اکثر اوقات اُنهیں خرابیوں کے سبب سے گورنمنٹ جو قدر قلیل تقاوي دینا چاهتي هی تو اُس سے دستکش هو جاتي هی برخلاف اُسکے فرقہ زمینداروں کا قحط میں کاشتکاروں کي امداد کرنے کو ایک بڑا مددگار اور قوت بازو گورنمنٹ کا هوتا هی اور بندوبست رعیت واري میں اُسکا وجود نہیں هوتا *

ابھي تمام هندوستان میں قحط واقع هوچکا هی اُن ملکوں میں جہاں کہ بندوبست زمینداري هی کاشتکاروں کي تباهي بسبب اعانت اور مدد زمینداروں کے کمتر هوئي هی اور اُس ملک میں جہاں بندوبست رعیت واري هی اُن کي تباهي بہت زیادہ هوگئي هی — اضلاع بندوبست زمینداري میں جسقدر روپیہ اپنے سرمایہ سے زمینداروں نے کاشتکاروں کي امداد میں خرچ کیا هی اگر اُسکي تعداد ایک جگہہ

جمع کرلی جاوے تو کچھہ شبہہ نہیں ھی کہ وہ اُس تعداد سے زیادہ ھوگی جو گورنمنٹ نے اُنھی اضلاع میں قحط کی مصیبت رفع کرنے میں خرچ کیا ھوگا پس بندوبست رعیت واری کا یہہ ایک ایسا بڑا نقصان ھی جسکی تلافی اَوْر کسی طرحور نہیں ھوسکتی *

نقصانات بندوبست زمینداری

بندوبست زمینداری کے نقصانات میں جو عام خیالات ھیں وہ دو ھیں — اول یہہ کہ خیال کیا جاتا ھی کہ بندوبست رعیت واری میں جمع مالگذاری سرکار کی زیادہ ھوجاتی ھی اور بندوبست زمینداری میں کم ھوجاتی ھی کیونکہ زمینداری بندوبست میں مالگذاری کا ایک جزو زمینداروں کو چھوڑا جاتا ھی — اس خیال کی غلطی ھم اوپر بیان کرچکے ھیں اور ثابت کردیا ھی کہ بندوبست رعیت واری میں گورنمنٹ کو بہ نسبت بندوبست زمینداری کے زیادہ تر نقصان پہونچتا ھی اور اسلیئے اس امر پر دوبارہ بحث کرنی کچھہ ضرور نہیں ھی *

دوسرا امر جسکا سب سے بڑا خیال ھی وہ یہہ ھی کہ زمیندار رعیت اور کاشتکاروں پر جبر اور ظلم کرینگے اور کاشتکاروں کی حالت زمینداروں کے ساتھہ ایک غلامی کی حالت ھوجاویگی جسکا انسداد نہایت مشکل ھوگا اور اگر اُسکے لیئے کچھہ قانون مقرر کیئے جاویں تو عدالتوں میں بے انتہا مقدمات اس قسم کے دائر ھونگے اور یہی وجہہ زیادہ تر اعتراض کی بندوبست زمینداری پر کی جاتی ھی *

اول ھمکو بیان کرنا چاھیئے کہ یہہ خیال کیوں پیدا ھوا ھی اور زمینداروں کی اس بدنامی کا کیا سبب ھوا ھی — اصل یہہ ھی کہ عہد سلاطین مغلیہ میں لفظ زمیندار دو معنوں پر مستعمل ھوتا تھا ایک معنی وہ تھے جس سے مراد زمینداران موضع ھوتی تھی اور دوسرے معنی اُس عہدہ دار کے تھے جو سلطنت کی جانب سے عہدہ زمینداری پر مقرر ھوتا تھا اور یہہ شخص درحقیقت ایک اھلکار سرکار ھوتا تھا جو ھر قسم کا اختیار کاشتکاروں اور زمینداران دیہہ پر رکھتا تھا اُسکے لیئے کوئی قانون اور کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا اُسکو ھرگونہ اختیار اُن مراضع میں جو اُس کے عہدہ میں ھوتے تھے حاصل ھوتا تھا اُسکے باعث سے تمام حقوق زمینداران

دیہہ کے برباد ہوجاتے تھے اور کاشتکاروں کے بھی کوئی حقوق محفوظ نہیں رہتے تھے اور ہرطرح سے کاشتکاروں پر زیادتی کا اُسکو اختیار حاصل تھا *

یہہ عہدہ دار زمینداری کے بہت مشابہ تھے اودہ کے صوبہ میں اُن لوگوں کے جو چکلہ دار کہلاتے تھے اودہ کے چکلہ داروں کی زیادتیاں ایسی مشہور و معروف ہیں جو بیان کی محتاج نہیں ہیں اُس علاقہ میں حقوق کاشتکاری ایسے پامال اور برباد ہوگئے تھے کہ جب سرکار انگریزی کی عملداری اُس صوبہ میں ہوئی تو اسبات کا کھوج لگانا کہ درحقیقت صوبہ اودہ میں کبھی حقوق کاشتکاری کے تھے قریب ناممکن کے ہوگیا تھا — یہہ بات خیال کرنی کہ کوئی صوبہ اور کوئی ملک ایسا ہو سکتا ہی جہاں حقوق کاشتکاری بالکل مفقود ہوں ایک ایسا امر ہی جسکو کوئی عقلمند آدمی قبول نہیں کرسکتا مگر اودہ میں اُنکا کھوج نہ لگنا یا کھوج لگانا مشکل ہو جانا صرف اُنھی ظلموں اور زیادتیوں کا نتیجہ تھا جو چکلہ داروں کے ہاتھہ سے ہوئی تھیں *

گورنمنٹ انگریزی کی ابتداے عملداری میں شمال مغربی اضلاع میں زمینداران دیہہ کے ساتھہ بندوبست کرنے کا میلان تھا مگر جو سرسری بندوبست ہوئے حقیقت میں اُنکو بندوبست نہ کہنا چاہیئے بلکہ ٹھیکہ داری کہنا چاہیئے — جن زمینداروں نے مالگذاری کا معاہدہ کیا اُنکی حیثیت بھی ایک ٹھیکہ دار کی سی حیثیت تھی اور جن دیہات کا بندوبست اُن غیر شخصوں کے ساتھہ ہوا جو زمیندار نہ تھے وہ تو حقیقت میں ٹھیکہ دار ہی تھے اُس زمانہ میں حقوق زمینداری اور حقوق کاشتکاری کی بخوبی تحقیقات نہیں ہوئی تھی اور نہ حفاظت حقوق زمینداری کا کوئی مستحکم قاعدہ قرار پایا تھا — کاشتکار اُنھی جبر و زیادتیوں کے سہنے کے عادی تھے جو عہدہ دار زمینداروں کی طرف سے ہوتی آتی تھیں اور جو یہہ نئے مالگذار مقرر ہوئے تھے اُنھوں نے بھی اُسی کارروائی کی پیروی اختیار کی تھی جو عہدہ دار زمیندار کرتے رہتے تھے اور کاشتکاروں پر ایک قسم کی زیادتی قائم تھی *

رفتہ رفتہ تمام حقوق معین ہونے لگے اور اُن زیادتیوں کی روک رسم رواج کی تحقیقات پر ہرنی شروع ہوگئی اور قواعد بندوبست اور قواعد

تحقیقات و تعین حقوق کاشتکاران روز بروز ترقی پاتے گئے اب زمانہ موجودہ میں بالکل ہر قسم کے کاشتکاروں کے حقوق معین ہوگئے ہیں — کاغذات بندوبست میں اُنکی تفصیل لکھی جاتی ہی اقرار نامہ بندوبست میں زمینداروں سے اقرار لیا جاتا ہی کہ وہ اُن تمام حقوق کو بحال رکھیں گے پس بندوبست کے بعد نہ حقوق کاشتکاری میں کچھہ شبہہ باقی رہا ہی اور نہ زمینداروں کو کوئی موقع حقوق کاشتکاروں پر نا واجب طور سے مداخلت کرنے کا باقی رہا ہی *

جو کاشتکار کہ مستحق قبضہ ہیں اُنکی زمینیں بالکل معین اور کاغذات بندوبست میں مندرج ہیں کسی زمیندار کو اُن پر اضافہ لگان کا جب تک کہ موافق احکام قوانین کے محکمہ مال سے اضافہ نہ کرائے اضافہ کرنے کا اختیار نہیں ہی اُنکی بیدخلی کا بجز اُن صورتوں کے جو قانون میں مندرج ہیں اور جو بعد فیصلہ حاکم مال کے عمل میں آسکتی ہی اختیار نہیں ہی جو کاشتکار اس قسم کے ہیں جنپر اضافہ لگان نہیں ہوسکتا اُنکی بھی زمینیں اور تعداد لگان سب کاغذات بندوبست میں مندرج ہی اور کسی زمیندار کو اُسمیں مداخلت کا اختیار نہیں ہی *

ہاں ایک قسم کے کاشتکار ہیں جو تابع مرضی زمیندار کے ہیں اور وہ وہ ہیں کہ جو زمینداروں کی اراضی سیر میں بطور شکمی کے کاشت کرتے ہیں یا وہ ہیں جنھوں نے نئی زمینیں کاشت کرنے کو زمینداروں سے لی ہیں اُن پر زمینداروں کو البتہ اختیار باقی ہی اور وہ اختیار یہہ ہی کہ جس شرح پر چاہیں اور کاشتکار اُس شرح کو قبول کرے زمینیں کاشت کے لیئے اُن کو دیں جس میعاد کے لیئے اُنکو دی ہیں اُسکے بعد اگر چاہیں تو اُن کو بیدخل کردیں اور اگر چاہیں تو بعد اُس میعاد کے اُن پر اضافہ لگان کریں اور کاشتکار یا اُس اضافہ کو قبول کریں یا اُس زمین کو چھوڑ دیں *

مگر ایسا اختیار اس قسم کے کاشتکاروں پر زمینداروں کا رہنا نہایت انصاف اور واجبی ہی بندوبست رعیت واری میں بھی یہہ اختیار موجود ہی کیونکہ بندوبست رعیت واری میں بہت سے کاشتکار ایسے موجود ہیں جو آسامیان شکمی سے بھی اپنی اراضیوں میں کاشت کراتے

هیں اور اُنکو اختیار هی که اپنے کاشتکاران شکمی سے جو شرح چاهیں مقرر کریں اور جب چاهیں اُسپر اضافه کریں اور جب چاهیں اُنکو بیدخل کردیں پس جو اختیارات که زمینداروں کو بعد بندوبست کے باقی رهتے هیں وه اُس سے زیاده نہیں هیں جو بندوبست رعیت واری میں کاشتکاروں کو اپنے شکمی کاشتکار پر حاصل هیں *

هاں اتني بات میں قبول کرونگا که جن اضلاع میں بندوبست زمینداري عمل میں آیا هی اور حقوق کاشتکاران معین اور مستحکم هوگئے هیں اُن اضلاع میں ایک بد دلي اور کسیقدر کشیدگي کاشکاروں اور زمینداروں میں پیدا هوگئي هی زمیندار تو یهه بات چاهتے هیں که کوئي تدبیر ایسي کي جاوے جس سے وه حقوق جو کاشتکاروں کے لیئے قرار دیئے گئے هیں ساقط هوجاویں اور کاشتکاروں کو یهه خیالات پیدا هوئے هیں که وه حقوق همارے مستحکم اور قوي رهیں اور بعض کاشتکار جنکو وه حقوق حاصل نہیں هیں وه ایسي تدبیریں کرنا چاهتے هیں که کسي طرح وه حقوق اُن کو حاصل هو جاویں گو یهه امر افسوس کے لایق هو لیکن اسکي بنیاد فریقین کي بد نیتي اور بے ایماني کے اوپر قائم هی اور جس امر کي بنیاد بد نیتي اور بے ایماني پر قائم هو وه ایک ایسا امر متصور نہیں هوسکتا جس سے کسي اصول صحیح اور منصفانه کو ناواجب یا ناقابل العمل یا واجب الترک قرار دیا جاوے *

بر خلاف اسکے بہت سے گانوں ایسے بهي هیں جہاں که زمیندار کچهه بدنیتي یا بے ایماني کاشتکاروں کے ساتهه کرني نہیں چاهتے اور کاشتکار بهي بجز اپنے حقوق کے اور کسي چیز کے خواهاں نہیں هیں وهاں نہایت عمدگي اور خوبي سے باهم زمیندار اور کاشتکار کے معاملدرآمد رهتا هی اور ایک دوسرے کا مددگار هوتا هی اور مصیبت کے وقت کام آتا هی *

تسلیم کرنا چاهیئے که دنیا میں نیکي کي به نسبت بدي زیاده هی اور خیال میں آسکتا هی که اگر بندوبست زمینداري کیا جاوے اور کاشتکاروں کے حقوق مستقل اور مستحکم کردیئے جاویں تو عدالتوں میں اس قسم کے مقدمات کي کثرت هوگي — اگر یهه امر تسلیم بهي کرلیا جاوے تو کوئي لاینحل مشکل نہیں معلوم هوتي — عدالتیں اور محکمه جات گورنمنٹ اسي قسم کے انصاف اور حق رساني کے واسطے مقرر کرتي

هی عدالت کا دروازہ ہو مستغیث کے لیئے کہلا رہنا چاہیئے اور جو اُسمیں آوے اُسکا انصاف کرنا چاہیئے *

مگر یہہ خیال بہي کثرت مقدمات کا صحیح نہیں هی مقدمات کی کثرت اُسي وقت هوتي هی جب کہ حقوق مشتبہ هوتے هیں اور جب کہ حقوق علانیہ روشن اور معین اور مستحکم هوجاویں تو از خود مقدمات کم هوجاتے هیں کیونکہ دعویدار بخوبي یقین رکھتا هی کہ میں برخلاف اُن حقوق کے جو اب معین و مستحکم هوگئے هیں کوئي فائدہ عدالت سے نہیں اُوٹھا سکتا *

یہہ دلیل صرف قیاسي هی نہیں هی بلکہ تجربہ بہي اسپر شاهد هی — شمال مغربي اضلاع میں قبل بندوبست هزاروں مقدمے حقیت زمینداري کے عدالتوں میں دائر هوتے تھے بندوبست میں جب اُن کی تحقیقات هوکر تصفیہ هوگیا تو اب ایک مقدمہ بہي اُس قسم کا عدالتوں میں نہیں پایا جاتا — حقوق کاشتکاروں کے جو متعین هوگئے هیں اُن کے تنازعات کی بابت بہي کوئی شاذ و نادر هي مقدمہ عدالت مال میں هوگا — زمیندار و کاشتکاروں کے جو مقدمہ عدالت میں دکھلائي دیتے هیں وہ یا تو بابت دلا پانے باقیات لگان کے هیں یا وہ مقدمات هیں جنکے لیئے قانون میں یہہ حکم دیا هی کہ جب تک عدالت مال میں رجوع نہ کی جاوے اُسوقت تک زمیندار اُن معاملات میں کارروائي کرنے کا مجاز نہیں هی اور بہ مجبوري اُن معاملات کو عدالت مال میں لانا پڑتا هی اور یہہ دونوں قسم کے مقدمات ایسے نہیں هیں جنپر یہہ اطلاق کیا جاوے کہ بسبب معین و مشخص هونے حقوق کاشتکاروں کے برپا هوئے هیں — شاید سو میں دس مقدمے ایسے بہي هوتے هیں جن میں پوشیدہ وہ غرض هو لیکن کسي طرح یہہ نہیں کہا جاسکتا هی کہ حقوق کے معین و مشخص کردینے سے عدالت میں کثرت مقدمات کی هو جاویگي شاید جس ملک میں کہ نیا بندوبست هو اُسمیں ابتداءً مقدمات کي کثرت هو لیکن جب فریقین کو معلوم هوگیا کہ جو حقوق مشخص و معین هوگئے هیں اُن کے برخلاف هونا ممکن نہیں هی تو تمام مقدمات یک لخت گھٹ جاوینگے

ان تمام وجوهات پر خیال کرنے سے کسي طرح سمجھہ میں نہیں آتا کہ بندوبست رعیت واري کو بندوبست زمینداري پر ترجیح دیجاوے *

باب هشتم

ایک نئي تجویز بندوبست رعیت واري کو زمینداري بندوبست کے مشابہ کرنے کي مع بیان اُن قواعد کے جو اُس سے متصور هیں

بندوبست رعیت واري کو بندوبست زمینداري میں منقلب کرنے یا اُسکے مشابہ کرنے میں سب سے بڑا غور طلب یہہ معاملہ پیش آتا هی کہ کون لوگ اُسکے زمیندار قرار دیئے جاویں یہہ ایک بڑي لمبي بحث هی اُسکے لیئے جداگانہ رسالہ هونا چاهیئے اور کسیقدر اُسکي بحث رسالہ سابق میں هوچکي هی جو از نام (رسالہ در بیان حقیت زمینداري و نوعیت حقوق اراضي هندوستان) چھاپہ هوا هی اُس بحث کو اس رسالہ میں لانا نہیں چاهتے بلکہ یہہ بیان کرنا مقصود هی کہ بندوبست رعیت واري بندوبست زمینداري میں کیونکر منقلب هوسکتا هی *

بندوبست رعیت واري میں جو نقایض بیان هوئے وہ بالاجمال یہہ هیں — هرسال کي جمع مالگذاري کا ناتحقیق هونا — اشخاص کثیر سے مالگذاري کے وصول کرنے کي دقت — جو زمینیں کاشتکاروں کي کاشت میں هیں اور جو چھوڑدي گئي هیں اور جو اُفتادہ هیں هرسال اُنکي پرتال و مقابلہ کي دقت — غبن و تصرف عہدہ داران کے باز رکھنے کي مشکلات *

بندوبست زمینداري کے نقایص یہہ هیں — زمینداران کا جبر کاشتکاروں پر — اُن سے زیادہ ستاني — اُنکي نا واجب بیدخلي *

پس ان سب امور پر لحاظ کر کر ایک نیا طریقہ بندوبست کا جو رعیت واري بندوبست اور زمینداري بندوبست کے درمیان درمیان هی

هی اختیار کیا جا سکتا هی اور وه طریقه حسب طریقه مندرجه ذیل عمل میں آسکتا هی *

۱ — پیمایشي کهیت بنانے کے وقت موضع کو پٹیوں میں تقسیم کردیا جاوے اور بلحاظ وسعت موضع اور بلحاظ جمع مالگذاري سرکار کے اُسکي پٹیاں بنائي جاویں — اولا بلحاظ حالات ملک کے ایک اندازه مقرر کیا جاوے که کسقدر جمع مالگذاري کي هرایک پٹي کا قرار دینا مناسب هی اُسي اندازه کے موافق هر گانوں میں پٹیاں مقرر کرني چاهیئیں — اس حساب سے کسي گانوں میں دو کسي میں چار کسي میں دس پٹیاں قرار پاوینگي *

اُن پٹیوں کے کهیت هرایک پٹي میں مندرج هوں گے اور نقشه کشتوار میں هرایک پٹي کے رنگ جدا گانه بهر دیئے جاوینگے *

اراضي اُفتاده و جنگل کي بهي تقسیم به تعداد پٹیات عمل میں آویگي اور هرایک حصه هرایک پٹي میں شامل کردیا جاویگا اسطرح پر که بحساب مقدار اراضي پٹي کے هرایک پٹي میں بحصه رسدي شامل هو *

ممکن هی که بعض جهیلیں یا تالاب یا اَور ذریعه آبپاشي کے مشترک جمله پٹیات کے رهیں اور اراضي آبادي جسطرح جس جس کے قبضه میں هی بدستور اُسکے قبضه میں رهے اُسکے بعد مطابق قواعد تشخیص جمع کے هرایک کهیت کي خواه وه کاشتکار کے قبضه میں هو یا پٹیل و پٹواري کے یکساں قاعده پر تشخیص مالگذاري کي جاوے اور وه جمع بندي جو اب جمع مالگذاري سمجهي جاتي هی پخته نکاسي تصور کي جاوے *

بعد اسکے اُس پٹي میں جسقدر اراضي اُفتاده قابل زراعت هی اُسکي تشخیص بقاعده مالگذاري کي جاوے مگر مناسب هوگا که اُسکي تشخیص اراضي مزروعه کي شرح سے کسیقدر نرم شرح پر کي جاوے اور جو تعداد اُس اراضي کي جمع بندي کي هو وه اراضي مزروعه کي جمع بندي پر اضافه کي جاوے اور مجموعه ان دونوں جمع بندیوں کا پخته نکاسي اُس پٹي کي متصور هوگي *

اُس مجموعہ میں سے فی صدی پینتالیس روپیہ منہا کرکر حصہ زر مالگذاری سرکار قرار پاوے اور اس پٹی میں جسقدر اراضی اُفتادہ یا قابل زراعت یا جنگل شامل ہو اُسکی بابت کسی قسم کے ابواب کے تحصیل کرنیکا حق سرکار کو نہ ہوگا بلکہ وہ سب حق اُس شخص کا ہو جسکے ساتھہ پٹی کا بندوبست کیا جاوے *

جبکہ یہہ جمع مقرر ہوجاوے تو اُسوقت تجویز کی جاویگی کہ کون شخص اسبابت کا زیادہ استحقاق رکھتا ہی کہ اُسکے ساتھہ اس پٹی کا بندوبست ہو جو شخص مستحق قرار پاوے اُسکے ساتھہ بندوبست ہو اور بحالت اُسکے انکار کے دوسرے شخص کے ساتھہ — اس پٹی کے کاغذات بندوبست میں اُن کاشتکاروں کو جنکے قبضہ کاشت میں اراضی موجود ہی ایسا کاشتکار قرار دیا جاوے کہ جب تک وہ زر جمعبندی ادا کرتے رہیں اُسکی بیدخلی کا اُس شخص کو جسکے ساتھہ بندوبست پٹی کا ہوا ہو اختیار نہ ہو اور نہ اُسپر اضافہ لگان کا اُسکو اختیار ہو مگر کچھہ قواعد و دستورالعمل قرار دیئے جاویں جسکی رو سے بعض حالتوں میں اُس کاشتکار کی بیدخلی یا اُسپر اضافہ لگان کا اختیار بہ تجویز حاکم محکمہ مال اُس شخص کو جسکے ساتھہ بندوبست ہوا حاصل ہو اور اسیطرح کاشتکاروں کو بعض صورتوں میں لگان کے تخفیف کرانے کا حق بہ تجویز حکام مال حاصل رہے *

باقی زمین کی بابت جو کسی کاشتکار کے قبضہ میں نہیں ہی اور شامل پٹی اُسکا بندوبست کردیا گیا ہی اُسکی نسبت اہل بندوبست کو اختیار رہے کہ جن شرایط و معاہدہ پر چاہے اور جس شرح پر اُسکی مرضی ہو کاشتکاروں کو دے اور یہہ کاشتکار تابع مرضی اہل بندوبست متصور ہوں الا اہل بندوبست کو معاہدوں کے برخلاف جو اُسمیں اور کاشتکار میں میعاد ہوں عمل میں لانیکا اختیار حاصل نہ ہو *

اسی قاعدہ سے تمام پٹیات کا بندوبست عمل میں آوے — اس طریقہ سے ہرسال جمع مالگذاری کا تحقیق رہنا موقوف ہوجاویگا اور بہ نسبت اشخاص کثیر کے اشخاص قلیل سے مالگذاری وصول کرنی پڑے گی —

تردد اراضي کي اور آسامیونکي فکر جو گورنمنٹ کو رهتي هی وه بهي موقوف هوجاویگي اور هرسال مزروعه اور افتاده زمین کي جانچ پرتال کي جو ضرورت هی وه بهي جاتي رهیگي اور تغلب اهلکاروں کا جو مزروعه و غیرمزروعه اراضي کي نسبت هونا ممکن هی وه بهي رفع هو جاویگا اقتدار زمیندار کي اور اُسکے جبر کي نسبت آسامیوں کي اور اُنکي زیاده ستاني اور ناواجب بیدخلي کي شکایتیں بهي پیدا نه هونگي اور پٹي واري بندوبست کردینے سے اُن لوگوں کو جنکے ساتهه بندوبست کیا جاویگا چهوٹي چهوٹي ملکیتوں پر اختیار هونے سے اُسقدر اختیار اعظم جو کل گانوں پر هوتا وه حاصل نه هوگا گوکه ممکن هی که کسي زمانه میں کسي اسباب سے ایک سے زیاده پٹیوں کا ایک هي مالک هو جاوے *

اراضي اُفتاده پر جو جمعبندي کراي گئي هی اُس سے دو فائدے هیں ایک تو یهه که جو نقصان گورنمنٹ کو مقدار مالگذاري میں بسبب چهوڑنے پینتالیس روپیه فیصدي اور محصول سائر کے هوا تها وه پورا هو جاتا هی اور جو نقصان که گورنمنٹ کو آسامیان نادار و مفرور کے زر لگان کے باقي رهنے سے هوتا هی اُس سے بهي گورنمنٹ محفوظ رهتي هی اور رسوم پٹیل و پٹواري و سیت سندي وغیره کو دیجاتي هی وه بهي سب بند هوجاتي هی اور دوسرے یهه که اور اُس شخص کو جسکے ساتهه بندوبست کیا گیا یهه لالچ پیدا هوتي هی که اراضي اُفتاده کو جسطرح هو سکے مزروعه کراوے کیونکه جسقدر زمین اُفتاده مزروعه هوتي جاوے گي اُسي کا تا میعاد بندوبست ذاتي فائده هی *

خاتمه

اُن تجربوں اور کیفیتوں کے بیان میں جو صوبه بمبئي میں رعیتواري بندوبست سے حاصل هوئیں

ممالک سرکار عالي میں حال میں بندوبست شروع هوا هی اور سرکار عالي کے اهلکاروں کي مزید بصیرت کے لیئے نهایت مفید هی که صوبه بمبئي میں جو تجربه سال ها سال کے بعد حاصل هوا هی اُسکا کچهه ذکر کیا جاوے اور جن غلطیوں سے وهاں نقصان واقع هوا اور پهر اُنکي اصلاح سے جو فواید هوئے وه بهي بیان هوں *

یہہ تمام حالات صوبہ بمبئي کي ایک رپورٹ میں جو بابت اُس مالي سال کے کي گئي تھي جو سنہ ۷۲ ـ ۱۸۷۳ع میں ختم ہوا تھا مندرج ہیں* اور ہم اُسکا انتخاب اس مقام پر مندرج کرتے ہیں جس سے ایک زیادہ بصیرت طریقہ پیمایش اور طریقہ بندوبست رعیت واري اور نوعیت حقیت اراضي پر جو بندوبست رعیت واري میں وجود پذیر ہو حاصل ہوگي *

انتخاب رپورٹ صوبہ بمبئي

پریزیڈنسي بمبئي کي پیمایش مال عرصہ سینتیس برس سے جاري هی — دراصل وہ ایک ایسا کام تھا جو امتحاناً ایک نہایت قابل عملہ کي معرفت کلکٹري پونا کے ایک تعلقہ میں (اندا پور) جاري کیا گیا تھا اور اُس سے یہہ امر مقصود تھا کہ ترمیم جمع سے پہلے پیمایش سابق کے کام کي تصحیح کي جاوے *

پیمایش مال اور اصلیت اس کام کي

اُس زمانہ میں دکن سترہ برس سے گورنمنٹ انگریزي کے قبضہ میں تھا — اس عرصہ میں صوبہ دکن اپني پہلي سوسبز حالت سے نہایت افلاس اور تہیدستي کي حالت کو پہونچگیا تھا — دو باتیں خاصکر صوبہ مذکور کي اس حالت پر پہونچنے کا باعث ہوئیں یعني ایک تو پیداوار زراعت کي قیمت کا گھٹ جانا مختلف وجوہات سے جنکي اس مقام پر تفصیل کرنے کي کچھہ حاجت نہیں هی اور اسیوجہہ سے زمین کي نسبت سرکاري مطالبہ کا روز بروز زیادہ سخت ہونا — اور دوسرا باعث وہ بندوبست تھا جو پیمایش مذکورہ بالا کے متعلق کیا گیا تھا یہہ پیمایش اور بندوبست چند برس پہلے مسٹر پرنگل صاحب متعلقہ سول سروس کي نگراني میں ہوا تھا — صاحب موصوف نے کھیتوں کي پیمایش اور مختلف اقسام کي زمینوں کے پیداوار کے تخمینوں اور نیز زراعت کے خرچ کي بنیاد پر جمع قایم کي تھي اور یہہ اصول اختیار کیا گیا تھا کہ سرکاري مطالبہ خالص پیداوار پر بحساب پچپن فیصدي قرار دیا جاتا تھا پیمایش کے مختلف کاموں کي تعمیل بالکل اُن ہندوستاني اہلکاروں کو سپرد کي گئي تھي جو نہ تو اُس قسم کا تجربہ رکھتے تھے اور نہ اُس قسم کي دیانت

اُنمیں موجود تھي جو اُس کام کے واسطے درکار تھي چنانچہ جو نتیجے اس سے حاصل ہوئے وہ بعدہ قریباً ناکارہ معلوم ہوئے — پیمایش کے ابتدائي کام میں نہایت هي نقص تھا اور پیداوار کے تخمینے جو تشخیص جمع میں ایک جزو اعظم [تھے] اور جو نہایت اهتمام اور کوشش کے ساتھہ تیار کیئے گئے تھے وہ ایسے غلط معلوم ہوئے کہ وہ بدتر سے بدتر تھے مگر اس عرصہ میں بندوبست جاري کردیا گیا اور اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ جن خرابیوں کا رفع کرنا اُس سے مقصود تھا وہ اور بھي زیادہ ہوگئیں — ابتدا هي سے کسي ایسي رقم کا وصول کرنا ناممکن معلوم ہوا تھا جو قریب قریب پوري مالگذاري کے برابر ہو بلکہ بعض اضلاع میں ایک نصف بھي وصول نہیں ہوسکتي تھي پس اب روز بروز حالت نہایت خراب ہوتي گئي — ہر سال بقایا مالگذاري زیادہ ہوتي گئي اور محصولات کي معافي یا ترمیم کي ضرورت پیش آئي — جو ابتري حساب و کتاب میں ان تدبیروں سے پیدا ہوئي اُس کے سبب سے هندوستاني اهلکاروں کو اسبات کا موقع ملا کہ وہ خاص اپنے واسطے روپیہ جمع کریں — اور بد نصیب کاشتکاروں سے جہاں تک ہوسکتا تھا روپیہ لینے کے واسطے ہر ایک قسم کي جایز اور ناجایز کوشش کي گئي اور جوکچھہ اُن سے طلب کیا جاتا تھا اگر اُسکو وہ ادا نہیں کرتے تھے یا ادا نہیں کرسکتے تھے تو اُن کو جسماني ایذا دي جاتي تھي جو بعض صورتوں میں نہایت بیرحم اور حد سے زیادہ سنگین ہوتي تھي — چنانچہ بہت سے آدمي اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ کر قرب و جوار کي هندوستاني ریاستوں میں چلے گئے اور زمین کے وسیع قطعات زراعت سے خارج ہوگئے اور بعض اضلاع میں ایک ثلث سے زیادہ قابل زراعت رقبہ زیر کاشت نہیں رہا ●

سنہ ۱۸۳۵ع میں کیا تدبیر کي گئي

جبکہ یہاں تک نوبت پہونچ گئي تو سنہ ۱۸۳۵ ع کے اخیر میں یہہ هدایت کي گئي کہ جو پیمایش مستر پرنگل صاحب نے کلکتري پونا کے تعلقہ اندا پور میں کي تھي اُس کے کاموں کي پڑتال اور تصحیح ضلع مذکور کے بندوبست کي ترمیم کي نظر سے کي جاوے اور اِس کام کا انصرام مستر گولڈ اسمتھ صاحب متعلقہ سول سروس

جو اُس زمانہ میں اسسٹنٹ کلکٹر تھے اور لفٹنٹ ونگیٹ صاحب † انجنیر کے متعلق کیا گیا اور لفٹننٹ نیش صاحب متعلقہ فرقہ انجنیر بعدہ صاحبان موصوف کے شریک کیئے گئے — پریزیڈنسی بمبئی میں پیمایش مال کا یہہ اصلی آغاز تھا *

جسقدر نئے کام بڑھتے گئے اُسیقدر زیادہ یہہ بات ظاہر ہوتی گئی کہ ابتدائی پیمایش نہایت ناقص تھی — بہت سی پیمایش ازسر نو کرنی پڑی لیکن جبکہ رقبوں میں کوئی بہت بڑی غلطی نہ تھی تو پیمایش سابق نئی پیمایش کی بنیاد تسلیم کرلی گئی اور کلاسیفکیشن کا بالکل ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا عہدہ داران پیمایش نے اس بات کا بالکل قصد کرکے کہ مختلف زمینوں کی پیداوار کو دریافت کرکے ایک فرضی مقدار جمع کی تجویز کریں اور اسمیں سے ایک حصہ کو سرکاری مطالبہ قرار دیں یہہ آسان طریقہ اختیار کیا کہ ہرایک کھیت کی زمین کی اوسط حیثیت اور گہرائی تحقیق کریں اور اُسی کے بموجب اُسکا کلاسیفکیشن کریں اور اس مقصد کے واسطے اندازہ حیثیت کے نو سے زیادہ درجے نہیں قرار دیئے گئے — جمع کی شرح کے قائم کرنے میں عہدہداران مذکور نے زمین کی قابلیت اور ضلع کے عام حالات کی نسبت بالکل عملی باتوں پرعمل کیا — کاشتکاروں کے فرقہ میں جو لوگ زیادہ عقیل تھے اُن سے بھی اس معاملہ میں مشورہ لیا گیا اور اُن کی راے پر مناسب لحاظ کیا گیا — تشخیص جمع کا کوئی قابل اطمینان اندازہ موجود نہ تھا جو شرحیں ضلع کی ترقی کے زمانہ میں جاری تھیں اُنسے روپیہ کی قیمت کے متواتر گھٹ جانے کے سبب سے مدت سے زمین کی پیداوار کا کوئی اوسط حصہ نہیں معلوم ہوتا تھا اور جو بربادی کرنے والے نتیجے پہلے بندوبست سے پیدا ہوئے تھے اُن کو دیکھہ کر اس طریقہ پر بھروسہ کرنا نامناسب معلوم ہوا کہ سرکاری مطالبہ زمین کی پیداوار کے تخمینوں پر قایم کیا جاوے *

کلاسیفکیشن کا نیا طریقہ اختیار کیا گیا

زمین کی قابلیت اور ضلع کے عام حالات کی بنیاد پر

---

† جو اب میجر سر ونگیٹ کے سی ایس آئی کہلاتے ہیں اور سرکاری نوکری سے کنارہ کش ہوگئے ہیں *

اس جو نتیجہ پیدا ہوا اُس سے معلوم ہوا کہ جو طریقہ اختیار کیا گیا تھا وہ نہایت عمدہ تھا چنانچہ بندوبست کے دوسرے سال میں صاحب ریونیو کمشنر نے گورنمنٹ کو یہہ رپورٹ کی کہ " جو رقم درحقیقت وصول ہوئی ہی وہ باستثناے پہلے چار برس ہمارے عہد کے جبکہ یہہ بات علی العموم تسلیم کی جاتی ہی کہ ہمارے مطالبہ بہت زیادہ تھے کبھی ایسی بڑی نہ تھی جیسی کہ اب ہی " اور علاوہ اسکے " زر بقایا سرکاری سال کے اختتام پر کبھی اسقدر کم نہ تھا جیسا نہ سال گذشتہ میں تھا " جو نتیجے بندوبست سے فوراً پیدا ہوئے منجملہ اُن کے ایک نتیجہ یہہ تھا کہ زراعت کو نہایت ترقی ہوئی یعنی دوسرے سال کے اخیر تک اٹھتیس ہزار ایکڑ زمین میں قلبہ رانی ہوگئی اور علاوہ اس کے تین ہزار ایکڑ زمین اُن شخصوں نے درست کی جو تعلقہ اندا پور کی حالت کو از سرنو رونق اور ترقی پر دیکھہ اَور اضلاع سے نقل مکان کرکے وہاں چلے آئے تھے *

تبدیلی کے خاطرخواہ نتیجے

جو انتظام امتحاناً اندا پور میں جاری کیا گیا تھا جبکہ اُس میں اسطرحپر نہایت کامیابی ہوئی تو پیمایش کے کاموں کو بہت جلد اَور اضلاع میں وسعت دیگئی اور اُس سے ہرایک جگہہ وہی نتیجے پیدا ہوئے چند سال کے عرصہ میں پونا اور احمد نگر کی کلکٹریوں اور جنوبی ملک مرہٹہ کے واسطے علحدہ علحدہ پیمایش کا انتظام کیا گیا اور جسقدر تجربہ حاصل ہوتا گیا اُسیقدر کارروائی کے طریقوں کی اصلاح کی گئی جس سے ہمیشہ یہہ مقصود تھا کہ وہ حتی الامکان نہایت آسان اور کامل روک ٹوک اور نگرانی کے لایق اور نیز اُن اضلاع کے مختلف حالات کے مناسب ہو جاویں جن میں علی التواتر پیمایش جاری کی جاوے لیکن یہہ بات کہ انتظام پیمایش ایک معین اور مستقل صورت پر قایم کیا جاوے سنہ ۱۸۴۷ ع تک ظہور میں نہیں آئی اُس سال میں گورنمنٹ کے حکم سے پیمایش کے تینوں سپرنٹنڈنٹ مقام پونا میں جمع ہوئے اور ایک رپورٹ مشترک تیار کی جسمیں اُنہوں نے اُن امور کو بیان کیا جو اُن کے نزدیک اس پریزیڈنسی

اور اضلاع میں پیمایش کے کاموں کو وسعت دینا

کے متعدد مال کي پیمایشوں کے مختلف کاموں کو حتی‌المقدور ایک دوسرے سے مطابق کرنے اور نیز اس بات کا بھروسہ دلانے کے واسطے نہایت عمدہ ذریعے تھے کہ پیمایش کے نتیجے نہایت عمدہ کام میں آویں اور اضلاع کے انتظام آیندہ میں اپني اصلي صورت پر قایم رہیں چنانچہ صاحبان سپرنٹنڈنٹ موصوف نے پیمایش مال کے مقاصد اور اُن عام اصول کو بیان کرنے کے بعد جنیر صاحبان ممدوح کي راے کے بموجب زمین کي جمع کي تشخیص ہوني چاہیئے قاعدوں کا ایک مجموعہ کھیتوں کي حدبندي اور تنازعات متعلقہ حدود کے تصفیہ اور زمینوں کي کلاسیفکیشن اور پیمایشوں کے اندروني انتظام اور بندوبست کے عملدر آمد کي نسبت ارسال کیا اور چونکہ گورنمنٹ نے اُس مجموعہ کو منظور کرلیا لہذا وہ آیندہ تمام پیمایشوں کے انجام دینے کے واسطے ایک سندي ہدایت نامہ ہوگیا — اس زمانہ تک باوجود اس کے کہ اُن خاص اصول کي علی‌العموم پیروي کي گئي تھي جنکے بموجب ابتدا سے یہہ کام کیا گیا تھا مختلف پیمایشوں میں کسي قسم کا اختلاف تھا لیکن اب یہہ کام زیادہ تر یکساں اور مکمل ہو گیا *

اس موقع پر اُس طریقہ پیمایش مال کي عام باتوں کو مجملا بیان کرنا پسندیدہ ہوگا جو اُسوقت سرکاري منظوري کے بموجب قرار دیا گیا تھا اور جو اب تک تمام پریزیڈنسي میں جاري ہی *

بیان اُس طریقہ کا جو بالفعل جاري ہی

اول مختلف پیمایشوں کے اندروني انتظام کا ذکر کیا جاتا ہی —

سررشتہ کا انتظام

ہرایک پیمایش ایک سپرنٹنڈنٹ کي نگراني میں ہوتي ہی اور اُس کے ماتحت چند عہدہ دار ہوتے ہیں جو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کہلاتے ہیں اور اُن کے متعلق پیمایش کرنے والوں اور کلاسروں کي جماعتیں یا عملہ ہوتے ہیں پیمایش اور کلاسیفکیشن کے کام علی‌العموم علحدہ علحدہ عملوں کي معرفت کیئے جاتے ہیں اور ضلع کا کلاسیفکیشن عموماً ایک فصل بعد پیمایش کے ہوتا ہی — صاحبان اسسٹنٹ پیمایش کے کاموں کي تمام جزئیات کي نہایت نگراني کرتے ہیں اور جو کام کھیت میں کیا جاتا ہی اُس کي وہ ہمیشہ پرتال کرتے ہیں اور جب تک کوئي کام اس قسم

کي پڑتال * کے بعد خاطر خواہ صحیح ثابت نہو اُسوقت تک وہ قبول نہیں کیا جاتا هی — سپرنٹنڈنٹ * کے ذمہ پیمایش کي عام نگراني کے علاوہ جمع کي شرح قرار دینا اور اُس کي نسبت گورنمنٹ کي خدمت میں تجویزوں کا پیش کرنا اور بعد منظوري کے بندوبست کو جاري کرنا هی اس پچھلے کام میں صیغہ مال کا ایک عہدہ دار علی العموم صاحب موصوف کے شریک هوتا هی *

کمشنران پیمایش و بندوبست

پچھلے برسوں میں دو کمشنر پیمایش اور بندوبست کے مقرر کیئے گئے هیں یہہ عہدہ درحقیقت پیمایش کے ابتدائي زمانہ میں تجویز کیا گیا تها جبکہ کل پریزیڈنسي کے سورشتہ پیمایش کي خاص نگراني میجر ویگنٹ صاحب کے متعلق کي گئي تهي جبکہ صاحب موصوف سنہ ۱۸۵۳ ع میں اپنے عہدہ سے کنارہ کش هوئے تو اس عہدہ کي تخفیف کردي گئي مگر چند برس بعد وہ پهر بحال کیا گیا اور کرنل ایڈرسن صاحب کمشنر قسمت جنوبي اور چند روز بعد کرنل فرینسس صاحب کمشنر قسمت شمالي اس پریزیڈنسي کے مقرر کیئے گئے † ان افسروں کے متعلق پیمایش کے کاموں کي نگراني خاص اور خرچ کا انتظام هی اور وہ سپرنٹنڈنٹوں اور گورنمنٹ کے درمیان خصوصاً اُن تجاویز بندوبست کي نسبت جنکو سپرنٹنڈنٹ ارسال کریں رسل و رسایل کا وسیلہ هیں *

اصول پیمایش

جن عام اصول پر پیمایش کے کام کیئے جاتے هیں اُن کي یہہ کیفیت هی کہ کهیتوں کي صحیح پیمایش اور حد بندي نہایت ضروري بات سمجهي جاتي هی کهیت پیمایش کي اکائي هی کیونکہ جو بندوبست طریقہ رعیت وار پر کیا جاوے اُس کي کامیابي بیشتر کهیتوں کي پیمایش کي صحت اور جو سهولیت اُن کي شناخت کے بابمیں دي جاوے اُسپر موقوف هی پس ان مقاصد کي تکمیل کے واسطے سروےہر کے کام کي همیشہ روک ٹوک کي جاتي هی جسپر یہہ بات لازم هوتي هی کہ جسقدر کام اُس کا هوتا جاوے اُسکے ساتهہ وہ هرایک کهیت کے گوشوں اور جهکاؤ پر نشانات حد بندي

---

† جنوبي قسمت کا کمشنر پیمایش اور بندوبست کا کمشنر یہي هی اور ملک مهسور میں انعام کمشنر هی *

قایم کرنا جاوے اور اُسکو یہہ فہمایش کی جاتی ھی کہ وہ اپنے کاموں کے
اس حصہ کو ایسا ھی ضروری اور اھم خیال کرے جیسا کہ رقبوں کے
تحقیق کرنے کا کام ھوتا ھی گانوں کے نقشہ کے بنانے میں بڑی محنت کی
جاتی ھی جسمیں ھرایک کھیت کے خاکہ کے علاوہ ھرایک نشان
حدبندی کا موقع اور قسم فرضی علامتوں کے ذریعہ سے ظاھر کی
جاتی ھی *

چندروز پہلے اُس زمانہ تک جبکہ بندوبست ترمیم شدہ کے جاری

پیمایش ابتدا میں خاصکر مقاصد مال کے واسطے کی گئی تھی

کرنے سے پہلے پونا اور ناسک کی کلکٹریوں
میں کارروائی شروع کی گئی تھی ھرگز یہہ
قصد نہیں کیا گیا تھا کہ پیمایش علمی صحت
کے ساتھہ کی جاوے یا مقامات کے موقع وغیرہ کے لحاظ سے صحیح صحیح
نتیجے حاصل کیئے جاویں یہہ پیمایش جیسا کہ واضح ھوا ھوگا خاصکر
مقاصد مال کے واسطے شروع کی گئی تھی اور ایک نہایت ضرورت کے
وقت پر ان باتوں کا کہ یہہ پیمایش جغرافیہ کے مقاصد میں کار آمد
ھوگی یا نہیں بمقابلہ اس بات کے جو کہ سب سے مقدم اور ضروری تھی
کہ ایک نہایت قلیل عرصہ میں اور کم سے کم خرچ پر کسطرح بندوبست
مالگذاری کی اصلاح اور کاشتکاروں کے فرقوں کی حالت کی ترقی کے
واسطے ذریعہ مہیا کرنے چاھیئیں مطلق لحاظ نہیں ھوسکتا شروع میں
جبکہ یہہ کام جاری ھوا تھا چند برسوں میں وہ نہایت ابتری کے ساتھہ
ھوتا تھا مگر جبکہ اُسکی بڑی سختی کے ساتھہ نگرانی کی گئی تو وہ
کسیقدر درستی کے ساتھہ ھونے لگا یہاں تک کہ مقامات کے بیان کے لحاظ
سے وہ درست تھا فی زماننا گانوں کا نقشہ نہایت درستی کے ساتھہ بنایا جاتا
ھی اور علاوہ اسکے کہ کھیتوں کی حدود کامل صحت کے ساتھہ اُس سے
ظاھر ھوتی ھیں (جو اسکا خاص مقصد ھی) اُس سے گانو کا موقع اور
سڑکیں اور راستہ اور تالاب اور جسقدر زمین اُسکی حدود کے اندر واقع ھو
اُس کی کیفیت نہایت ٹھیک ٹھیک معلوم ھوتی ھی جن اضلاع میں
بندوبست کی ترمیم کی گئی ھی وھاں یہہ کام اسوجہہ سے اور بھی
زیادہ عمدگی کے ساتھہ ھوا ھی کہ پیمایش مثلثی کا بڑا مثلث پیمایش
کی بنیاد قرار دیا گیا اور دیہات میں گشت لگانے کا طریقہ اختیار کیا گیا

اور حال میں جو یہہ قاعدہ جاری کیا گیا ہی کہ بنگالہ کے توپو گرافیکل سروے کے اتفاق سے کام کیا جاوے اُسکے باعث سے یہہ کام اور بہی زیادہ عمدگی کے ساتھہ ہوگا † *

کھیتوں کی کلاسیفکیشن کا طریقہ

جو طریقہ کلاسیفکیشن کا مسٹر گولڈ اسمتھ صاحب اور لفٹننٹ ونگیٹ صاحب نے تعلقہ اندا پور میں اختیار کیا تھا وہ اب تک جاری ہی صرف چند تبدیلیاں اس قسم کی اُسمیں کردی گئی ہیں جو تجربہ کی روسے بعدہ پسندیدہ معلوم ہوئیں اس باب میں نہایت احتیاط کی جاتی ہی کہ کلاسروں کی مختلف جماعتیں ایک ہی قاعدہ کے بموجب زمین کی حیثیت کا اندازہ کریں اور نیز عہدہداران نگراں ہمیشہ اُسکی پڑتال کیا کرتے ہیں تاکہ جو کام ہرایک کلاسر کرے وہ نہایت صحت کے ساتھہ انجام پاوے ہرایک کھیت کا کلاسیفکیشن علیحدہ علیحدہ کیا جاتا ہی اور اس انتظام سے اسبات کا بھروسہ ہوتا ہی کہ ہرایک کھیت کی پڑتال نہایت تفصیل کے ساتھہ کی جاوے گی کیونکہ نتیجے اسطرح پر درج کیئے جاتے ہیں کہ عہدہدار پڑتال کو فوراً یہہ بات معلوم ہوسکتی ہی کہ فلاں کام کیا گیا ہی یا نہیں کلاسیفکیشن کا طریقہ ایسا آسان ہی اور ہندوستانی ماتحت عہدہدار بعض قواعد مقررہ کے بموجب اُسکو اسطرح پر انجام دے سکتے ہیں کہ ابتدائی کام اور پڑتال کے درمیان اُس غایت درجہ کی قیمت میں جسکی مقدار ایک روپیہ ہو چھہ یا سات پائی سے زیادہ تفاوت نہیں ہوتا ہی ●

---

† جو پیمایش شہر بمبئی اور جزیرہ بمبئی کی حال میں ختم ہوئی ہی اور جو ہرطرح پر ایک اعلی درجہ کی پیمایش ہی اور ایسے طریقہ میں انجام دیگئی ہی جسکو نہایت قابل مبصروں نے پسند کیا ہی اور جسکی لوکل گورنمنٹ اور صاحب وزیر سلطنت ہند نے تعریف کی ہی اُس سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ یہہ سررشتہ عمدہ قسم کا کام ٹوپو گرافیکل سروے کا پیش کرسکتا ہی یہہ پیمایش لفٹننٹ کرنل لافٹن صاحب متعلقہ ریونیو سروے کی نگرانی میں اُن سرویروں کی معرفت ہوئی تہی جو صیغہ مذکور سے لیئے گئے تہے مگر یہہ بات قابل تسلیم ہی کہ اُنکو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اسقدر عمدہ تعلیم دی تہی جیسے کہ سابق میں اس پریزیڈنسی کے کسی سروے میں نہیں دی گئی *

تشخیص جمع کے آخري کام میں همیشه یهه دستور رها هی که ایک واحد تعلقه سے زیاده بڑا رقبه بندوبست کي تجویز میں شامل نهیں کیا جاتا — اسکے سبب سے عهده‌دار مجوز بندوبست ملک کے اُس قطع کي حالت اور ضروریات کي جانب جسکا وه بندوبست کرے نهایت غور کے ساتهه توجهه کرسکتا هی اور اُسي کے ساتهه وه حکام جو اُسپر نظر ثاني کریں اور نیز گورنمنت بڑي تفتیش کے ساتهه اُسکي جانچ کرسکتي هی — اس طریقه کارروائي کا ایک اور فائده یهه هی که اُس کے باعث سے ایک ایسے بندوبست کي کارروائي کے دیکهنے بهالنے کا جو ایک مختصر بنیاد پر کیا جاوے اور جو شرحیں ملک کے ایک محدود قطع سے متعلق کي جاویں اُن کو ایک وسیع رقبه پر عاید کرنے سے پیشتر اسباب کے اندازه کرنے کا موقع ملتا هی که وه مناسب هیں یا نهیں *

تشخیص جمع کا کام ایک وقت صرف ایک تعلقه سے محدود کیا گیا

بندوبست کي میعاد همیشه تیس برس هوتي هی سواے صوبه سنده کے جهاں اسوجهه سے که آبپاشي اب بهي ناکامل حالت میں هی اس سے کم یعني دس سال کي میعاد کا اختیار کرنا پسندیده خیال کیا گیا هی *

میعاد بندوبست

پس یهه وه عام اصول هیں جنکے بموجب اس پریزیڈنسي میں پیمایش مال کے کام انجام دیئے گئے هیں اور اب عنقریب اس تمام پریزیڈنسي میں بندوبست پیمایشي هو چکا هی *

یهه کام قبل اس سے که اس امر کي نسبت کوئي بحث پیدا هو که اُنکو قانوناً جایز ٹهیرانا مناسب هی بهت برسوں تک جاري رهے — پیمایش مال ایک ایسا کام تها جسکے واسطے کافي نظیریں موجود تهیں کیونکه تمام صوبه دکن کي پیمایش مشهور و معروف ملک عنبر کي هدایت سے هوئي تهي اور مرهٹوں کي گورنمنت کے عهد میں بهي تهوڑي سي پیمایش هوئي تهي پس جس پیمایش کا هم اب ذکر کر رهے هیں وه بلحاظ اسکے که وه پهلے دستور کے مطابق تهي هرایک طرحپر جایز تهي مگر جسقدر بندوبست انگریزي کو ترقي هوتي گئي اُسیقدر اُن حقوق کي قدر جو اراضي سے متعلق هوتے هیں

پیمایش کے کاموں کو قانوناً جایز ٹهیرانے کي ضرورت اسوجهه سے پیدا هوئي

اور اُن میں دست اندازي کرنے کي کسي فرضي قصد کي مزاحمت کرنے کي جانب لوگوں کا میل همیشه زیاده هوتا گیا — خاص پیمایش اس نتیجه کے پیدا هونے کي زیاده تر باعث هوئي تهي اور جسقدر زیاده اُسکو ترقي هوئي اور بیش بها مطالب پر اُسکا اثر هونے لگا تو اُسکي کارروائي کے جواز کي نسبت بحث کرنے کي جانب لوگوں نے میل ظاهر کرنا شروع کیا — پس یهه امر نهایت ضرور هوا که یهه کارروائي اسطرحپر جائز تهیرائي جاوے جسکي نسبت کسي کو کچهه اعتراض نه هو چنانچه سنه ۱۸۶۳ع میں ایک مسوده قانون کونسل واضع آئین و قوانین میں اُن اراضیات کي پیمایش اور حدبندي اور تشخیص جمع اور بندوبست کے واسطے جو اضلاع متعلقه پریزیڈنسي بمبئي کے اندر گورنمنٹ کے قبضه میں تهیں اور اُنکے قابضوں کے حق و حقوق کي رجسٹري کے واسطے قاعدے مقرر کرنے کي غرض سے پیش کیا گیا چنانچه یهه مسوده قانون دوسرے سال میں قانون هوگیا اور اُسکا نام " قانون پیمایش و بندوبست بمبئي " رکها گیا (ایکٹ ۱ سنه ۱۸۶۵ع) اس ایکٹ کي رو سے پہلے بندوبست منظور

مقاصد ایکٹ اول سنه ۱۸۶۵ع

کیئے گئے هیں اور گورنمنٹ کو یهه اختیار دیا گیا هی که وه پریزیڈنسي کے کسي اَوْر حصه میں پیمایش کو وسعت دیئے جانے کي هدایت کرے عهدهداران پیمایش کے اختیارات اور فرایض کي تشریح کي گئي هی اور کهیتوں اور دیهات کے حدود کي تجویز کرنے اور جو تنازعات اُن سے متعلق هوں عهدهداران پیمایش کي معرفت اُن کے تصفیه اور اِنشانات حدبندي کے قایم کرنے اور اُنکے مرمت کے باب میں قاعدے قرار دیئے گئے هیں — ایکٹ مذکور میں عهدهدار مهتمم پیمایش کو سرکاري زمینوں پر جمع قرار دینے کا اختیار دیا گیا هی اور یهه هدایت کي گئي هی که جسوقت وه محصول اراضي کا بندوبست کرے تو اُسکو ایک ایسي مثل تیار کرني چاهیئے جس سے زمین کي نسبت تمام حق و حقوق ظاهر هوں اور اَوْر تمام ضروري باتیں معلوم هوجاویں — اُسمیں بندوبست پیمایش کے عملدرآمد کي نسبت بهي قاعده مقرر کیا گیا هی اور گورنمنٹ کو ازسرنو پیمایش کیئے جانے کا حکم دینے اور میعاد بندوبست کے ختم هونے کے بعد بندوبست کے ترمیم کرنے کا اختیار دیا گیا هی مگر شرط یهه هی که اس

قسم کي جمع ترميم شده أن ترقيوں کے لحاظ سے نه قرار دي جاوے جو
مالکوں يا قابضوں نے اپنے ذاتي سرمايه اور ذريعوں سے کي هوں بلکه زمين
کي قيمت کي نسبت عام باتوں کا لحاظ کرکے قرار دي جاوے خواه وه زمين
يا موقع يا پيداوار کے نرخ يا آمدورفت کے ذريعوں سے متعلق هوں *
جو متعدد اقسام کي حقيتيں اس پريزيڈنسي کے مختلف مقامات
پيمايش مال کے نتيجے ميں پائي جاتي هيں أن کا بيان کرنے سے پهلے
بلحاظ محاصل کے يهه پسنديده معلوم هوتا هی که جو نتيجے
به لحاظ محاصل کے پيمايش مال کے جاري هونے کے بعد سے اسوقت
تک حاصل هوئے هيں أن کي تشريح بذريعه نقشوں کے کي جاوے *
چنانچه وه نتيجے حسب تفصيل ذيل هيں —

قسمت شمالي

نام کلکتري	مالگذاري جو بندوبست سے وصول هوئي	مالگذاري جو بندوبست کے ذريعه سے وصول هوئي	في صدي بيشي
	روپيه	روپيه	روپيه
بندوبست سابق			
ٹانا	۱۶۶۲۸۷۰	۲۱۱۰۳۷۶	۲۷
خانديس	۲۱۵۹۴۶۵	۳۰۷۸۶۶۵	۴۲ ۱/۲
رتناگڈهي	۴۶۴۴۰۳	۴۶۵۷۲۷	۲۸
احمدآباد	۵۲۷۵۲۷	۹۰۴۷۴۷	۶۸
کيرا	۱۴۴۸۸۶۲	۱۸۸۷۵۲۲	۳۰
سورت	۱۷۴۰۸۱۰	۲۴۰۱۳۴۲	۳۸
بروچ	۸۸۹۸۴۸	۱۱۲۵۶۴۹	۲۶ ۱/۲
پانچ محال	۴۸۲۵۰	۸۱۵۵۸	۶۹
کرانچي	۱۹۴۰۴۰	۳۱۶۷۶۳	۶۳
حيدرآباد	۶۳۳۳۰۲	۷۷۳۵۴۳	۲۲
شکارپور	۱۲۳۹۳۱۲	۱۵۹۲۶۳۰	۶۸
ميزان ...	۱۱۰۱۸۶۸۹	۱۴۷۳۸۵۴۲	۳۳ ۱/۴
بندوبست ترميم شده			
پونا (تعلقه جات انداپور وبهيم تهري و پايل) ...	۲۶۹۴۹۹	۴۲۹۷۴۷	۵۹ ۱/۲
شولاپور (تعلقه جات ماڈي شولاپور پارسي و پنڈهارپور) ...	۴۱۶۶۷۱	۷۲۷۷۵۵	۷۴ ۱/۲
ناسک (پهار وچاندور) ...	۹۲۴۶۶	۱۴۹۶۱۸	۶۲
ميزان ...	۷۷۸۶۳۶	۱۳۰۷۱۲۰	۶۸
ميزان کل ...	۱۱۷۹۷۳۲۵	۱۶۰۴۵۶۶۲	۳۶

قسمت جنوبي

نام کلکٹري	مالگذاري جو بندوبست سے پہلے وصول هوتي	مالگذاري جو بندوبست کے ذریعه سے وصول	بیشي فیصدي
دهار وار	۱۱۳۰۳۹۵	۱۵۶۵۶۲۳	۳۸½
بیلگام	۱۳۰۷۳۴۸	۱۵۷۰۲۶۹	۲۰
کلادگي	۳۰۵۵۵۲	۵۸۲۸۳۴	۹۰¾
ستاره	۱۴۳۶۵۶۷	۱۵۸۵۴۳۴	۱۰⅓
کناره	۱۴۸۵۰۱	۲۷۷۸۸۱	۸۷
میزان	۴۳۲۸۴۶۳	۵۵۸۲۰۴۱	۲۹

گوشواره و خرچ

نام قسمت	جو روپیه بندوبست سے پہلے وصول هوا	جو روپیه بندوبست کے ذریعه سے وصول هوا	مقدار بیشي	بیشي فیصدي	کل خرچ
قسمت شمالي	۱۱۷۹۷۳۲۵	۱۶۰۳۵۶۶۲	۴۲۳۸۳۳۷	۳۶	
قسمت جنوبي	۴۳۲۸۴۶۳	۵۵۸۲۰۴۱	۱۲۵۳۵۷۸	۲۹	۲۶۴۸۴۸۰
میزان	۱۶۱۲۵۷۸۸	۲۱۶۲۲۷۰۳	۵۵۰۱۹۱۵	۳۴	

اسباب کي تشریح کرنا ضرور هی که جو رقوم نقشه جات مندرجه صدر میں درج کي گئي هیں وه مختلف اضلاع کي بابت هیں جیسے

کہ وہ وقت بندوبست کے موجود تھیں اور جو بڑی ترتیب اضلاع کی ازسرنو
پچھلے چند برسوں میں کی گئی ہی اُسکی وجھہ سے مختلف کلکٹریوں
کی بابت جیسیکہ اب قایم کی گئی ھیں نتیجوں کا ظاھر کرنا بغیر دریافت
کرنے اُن حالات کے ناممکن ھی جنکے واسطے بے انتہا تعلقات اور دیہات
کے حساب جانچنے پڑینگے اور ان حسابوں کا جمع کرنا اور نظر ثانی
کرنا برسوں کی محنت ہوگی *

ایکٹ پیمایش بمبئی میں سب سے زیادہ ضروری بات جو حقوق
اراضی سے متعلق ھی حق دخیلکاری کی
تعریف ھی چنانچہ اس حق کی نسبت

تعریف حقیت کی

بیان کیا گیا ھی کہ وہ صرف سرکاری مطالبہ کے ادا پر مشروط ھی اور
" ایک قابل انتقال قابل و وراثت حقیت ھی اور اگر قابض شرح ترمیم
شدہ کو قبول کرلے تو وہ بندوبست کے پتہ کی میعاد کے ختم ھونے کے بعد
جاری رہ سکتی ھی " جو حق دخیلکاری اسطرحپر قانوناً تسلیم کیا گیا
اور منظور کیا گیا ھی وہ " علی العموم رقبہ پیمایشی " کے نام سے
مشہور ھی اور جو کامل حفاظت حق کی اُس کے سبب سے حاصل
ھوتی ھی اُسکے سبب سے اُن تمام حقیتوں کی جگہہ قایم ھوگیا ھی جو
سابق میں موجود تھیں چنانچہ یہہ حقیتیں
اسمقام پر بطور مختصر اس غرض سے بیان
کی جاتی ھیں کہ جو نئی حقیت تمام اضلاع

حقیتیں جو سابق میں موجود تھیں

بندوبست شدہ میں بالفعل جاری ھی اُسکے ساتھہ اُنکا مقابلہ کیا
جاوے *

دکھن

بندوبست پیمایشی سے پہلے دکہن میں تمام زمین جو منتقل نہیں
کی گئی تھی دو قسم کے قابضوں کے قبضہ میں
تھی انمیں سے پہلا میراثدار یا آسامی دخیلکار
تھا اور دوسرا اوپری یا آسامی تابع مرضی تھا
میراثدار گانوں کا رئیس ھوتا تھا اور اُسکی زمین

(۱) میراث
(۲) اوپری

قابل وراثت اور قابل انتقال ھوتی تھی اور وہ ایک جمع معینہ پر کاشت کرتا

تھا حالانکہ گورنمنٹ مرہٹہ کے عہد میں اُس سے ابواب زاید کی بابت مطالبہ کیا جاتا تھا اگلے زمانوں میں میراثدار کے نام کے ساتھہ کسیقدر عزت ہوتی تھی اور اس رتبہ کو لوگ قابل خواھش کے خیال کرتے تھے یہہ رتبہ صرف تمام مقبوضہ رقبہ کی بابت خواہ اُسمیں کاشت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو سرکاری مطالبہ کے ادا کا اقرار کرنے سے (جو حقیت میراث کی ایک لازمی شرط تھی) اور ایک جرمانہ کے ادا کرنے سے حاصل ہوسکتا تھا اس حقیت میں ایک نہایت عجیب صفت یہہ تھی کہ اگر میراثدار ادائے مالگذاری میں قصور کرتا تھا بلکہ اگر وہ اپنے گانوں کو بھی چھوڑکر چلا جاتا تھا تو وہ ضبط نہیں ہوسکتی تھی البتہ اگر بیس برس سے زیادہ غیر حاضر رھتا تھا تو وہ ضبط ہوجاتی تھی لیکن اگر اس باب میں اُسکو یہہ فائدہ حاصل تھا تو اُسکے مقابلہ میں اُسکے رتبہ میں اکثر باتیں ایسی تھیں جنکے سبب سے اُس کا رتبہ اُس شخص کے رتبہ کی بہ نسبت جو بندوبست پیمایش کے بموجب قابض ہو نہایت کمتر تھا کیونکہ اُسکو صرف زاید اور اختیاری محصولات ہی نہیں دینے پڑتے تھے بلکہ جو مطالبہ گورنمنٹ کا اُسکے بھائی میراث داروں پر ہوتا تھا جو ادائے مالگذاری میں قصور کرتے تھے اُسکو بھی پورا کرنا پڑتا تھا *

حقیت اوپری

اوپری کو گانوں میں کوئی منصب حاصل نہیں ہوتا تھا اور وہ ایک اجنبی سمجھا جاتا تھا جیسا کہ اُسکے نام سے معلوم ہوتا ہی وہ گانوں کی اراضیات مشترک یا غیر حاضر میراثدار کی زمینوں کو کاشت کیا کرتا تھا مگر اُسکو کسی قسم کا حق مالکیت حاصل نہیں تھا بخلاف اسکے جسقدر رقبہ میں واقعی فصل ہوتی تھی اُس سے زیادہ رقبہ کی بابت اُسپر مالگذاری کا مطالبہ نہیں ہوسکتا تھا اور نہ وہ اَور کاشتکاروں کی باقی کا ذمہ دار ہوسکتا تھا پس اوپری کے معاملہ میں حقیت کا استحکام بجائے کاشت تابع مرضی کے قایم کیا گیا ہی مگر وہ بڑی ذمہ داری اُس کے ساتھہ شامل ہی جو ضرور بالضرور اُس بندوبست سے متعلق ہوتی ہی جسکی بنا محدود رقبہ پر ہو *

جو فواید قابض زمین کو بندوبست پیمایش کی رو سے حاصل ہوتے ہیں وہ حسب تفصیل ذیل ہیں —

اول — استحکام حقیت کا مشروط اسبات پر کہ سرکاری مطالبہ مقابلہ ان کا رقبہ پیمایشی کے ساتھہ ٹھیک وقت پر ادا کیا جاوے *

دویم — اُس کا قبضہ قابل وراثت ہوتا ہی اور بذریعہ عطیہ یا نیلام یا رہن کے منتقل ہوسکتا ہی اور اُسمیں سوا اسکے اَوْر کوئی شرط نہیں ہوتی ہی کہ اُس کی اطلاع حکام کو کرنی پڑتی ہی *

سویم — اُسکی جمع معین ہوتی ہی مگر تیس برس کے بعد قابل ترمیم ہوتی ہی — حق دخیلکاری میں بندوبست کی میعاد کے گذرجانے سے کچھہ خلل واقع نہیں ہوتا ہی کیونکہ وہ صرف اُس جمع کی ادا پر مشروط ہی جوکہ قرار دی گئی ہو *

چہارم — اُس کو یہہ اختیار حاصل ہوتا ہی کہ اپنے تمام قبضہ کو یا اُسکے کسی حصہ کو جسکی حدود پیمایش کی رو سے قرار دی گئی ہوں † کسی سال میں چھوڑ دے بشرطیکہ اُسکی اطلاع ایک تاریخ معینہ پر دی جاوے اگر اراضی اُفتادہ بہم پہونچ سکے تو جب اُسکا جی چاہے حکام ضلع کو درخواست دیکر اپنی کاشت کو بڑھا سکتا ہی *

پنجم — وہ اپنی زمین کے پٹہ شکمی آساموں کو دے سکتا ہی اور گورنمنٹ بعض شرایط کے ساتھہ اُسکو اپنی آسامیوں سے لگان کے وصول کرنے میں مدد دے سکتی ہی *

ششم — اُس کا ہمسایہ اُسکی کاشت میں دست اندازی نہیں کرسکتا ہی کیونکہ جسقدر کھیت اُس میں شامل ہوتے ہیں اُن میں سے ہرایک کھیت نشانات حد بندی کے ذریعہ سے صاف صاف متحدود ہوتا ہی اور گانوں کے نقشوں کے ذریعہ سے فوراً شناخت ہوسکتا ہی علاوہ اسکے یہہ بات کہ کس کھیت پر اُسکا قبضہ ہی بلا کسی دقت کے

---

† یعنی ایک پورا پیمایشی کھیت یا اس قسم کے کھیت کا کوئی حصہ جسکی حدود پیمایش کی رو سے قرار دی گئی ہوں اور جسکی تعریف ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۵ع میں ” ایک حصہ پیمانہ “ بیان کی گئی ہی *

هر سال پہلے بندوبست پیمایشي کے اجرا کي تاریخ تک
کاغذات دیہہ سے دریافت ہوسکتي ہی اور اسطرحپر
تنازع یا جھگڑے کا سبب بالکل رفع ہوجاتا ہی یا بہت
کم ہوجاتا ہی *

پس یہہ کہا جاسکتا ہی کہ جو شخص رقبہ پیمایشي کے بموجب
زمین پر قابض ہو اُسکو سرکاري مطالبہ کا ذمہ دار ہونے کے بعد جایداد کا
ہرایک حق جسکي اُسکو خواہش ہوسکتي ہی معہ اس فایدہ
کے اُسکو حاصل ہوتا ہی کہ ایک ایسي حقیت اُسکے قبضہ میں ہوتي
ہی کہ اُس سے زیادہ سادہ اور مکمل حقیت خیال میں نہیں
آسکتي ہی *

گجرات

حقیت تعلقہ داري

گجرات میں حقیت تعلقہ داري منجملہ نہایت بڑي حقیتوں کے
ہی اور اسکا رواج خاصکر احمدآباد کے اُن
مغربي اضلاع میں ہی جو کاٹھیاوار کے قریب
واقع ہیں خاص اضلاع تعلقہ داري یہہ ہیں — ویرم گانوں — دھولکا —
دھندکا — اور گوگو جہاں پچھلے دنوں تک اس حقیت کا رقبہ قریب
۱۹۳۱ مربعہ میل کے تھا لیکن حال میں جو علاقہ تھاکر بھونگر صوبہ
کاٹھیاوار کو منتقل کردیا گیا ہی اسوجہہ سے وہ رقبہ بہت کم ہوگیا ہی *

تعریف تعلقہ داروں کي

تعلقہ دار لوگ قوم راجپوت کے زمیندار ہیں جو قدیمي خاندان کے
ہندو راجاؤں کي نسل میں سے ہیں اضلاع
تعلقہ داري چھوٹے چھوٹے حصوں میں منقسم
ہیں جنکي تقسیم ہرایک پشت میں متواتر کي گئي ہی اور جنمیں سے
اب ہرایک ضلع میں ایک دو یا زیادہ گانوں شامل ہیں ہرایک حقیت
میں راجپوتوں کي تعداد قریب پچاس سے لیکر دوسو تک ہی جو ایک
اصلي درخت کے شعبوں کي پیدایش ہیں تعلقہ دار اپني قوم کے سردار
ہوتے ہیں اور وہ ایسے شریف آدمي ہوتے ہیں جو ہرایک قسم کي
جسماني محنت کو ذلیل سمجھتے ہیں اور اُن اراضیات کي پیداوار کے
موروثي حصہ پر اپني گذر اوقات کرتے ہیں جنکو اُنکي اسامیاں موافق

اُن کي مرضي کے کاشت کرتي هيں ايکٹ بهمئي نمبر ۶ سنه ۱۸۶۲ع کے
بموجب تعلقهدار اپني اپني جائداد کے مالک مطلق هوتے هيں اور اُنکو جمع يا خراج گورنمنٹ کو ادا کرنا پڑتا هی جو ايک معين

تعلقهدار کا منصب ايکٹ ۶ سنه ۱۸۶۲ع کے بموجب

عرصه کے واسطے قرار دياجاتا هی اور جسکے ختم هونے کے بعد اُس کي ترميم لازم هوتي هی هرايک بڑے حصهدار کے پاس (مکش بهاگدار) گانوں کي آبادي کا ايک عليحده حصه هوتا هی جسميں اُسکے خاص کاشتکار جو اُسکي زمينوں کو کاشت کرتے هيں رها کرتے هيں وه اسبات کا مجاز هی که اپني زمينوں کو رهن کردے اور وه گانوں کے خدمتگاروں کو بعض کهيتوں کي پيداوار ديديتا هی — وه اپنے حصه جمع کا ذمه دار هوتا هی مگر هميشه کے واسطے انتقال کرنے کے باب ميں اُسکا اختيار دفعه ۸
رگيوليشن ۱۷ سنه ۱۸۲۷ع کے بموجب محدود هوتا هی تمام حصهدار اُس زمين کے بموجب جو اُن کے قبضه ميں هو مندرجه ذيل طريقه

سرکاري خراج اس طريقه کے بموجب وصول کيا جاتا هی

ميں جمع کو قرار ديتے اور ادا کرتے هيں —

۱ — " اراضي درباري " کي جمع اقساط معينه کے ذريعه سے نقد ادا کي جاتي هی *

۲ — سندي سلامي کو (يا الگان بالمقطع اراضي منتقل شده پر) تعلقهدار لوگ منتقل اليه سے وصول کرتے هيں اور وه جمع کے ساتهه ادا کيا جاتا هی ليکن اس معامله کي قانوني صورتوں کي نسبت اسيقدر شبهه باقي هی اور وه هنوز زير تجويز هی *

۳ — لوکل فنڈ کو جسکي مقدار جمع ميں في روپيه ايک آنه هوتي هی تعلقهدار لوگ اور الگان بالمقطع کے هرايک روپيه کو اشخاص منتقل اليه ادا کرتے هيں *

۴ — اگر کوئي حصهدار اپني جمع کے ادا کرنے ميں قاصر رهے تو اُس حصه کا بندوبست علی العموم باقي حصهداروں کے حواله کرديا جاتا هی اور يهه حصهدار اُس حصه کا بندوبست کرتے هيں اور سرکاري مطالبه کو پورا کرتے هيں اور بعد اسکے دس روپيه فيصدي خرچ انتظام کي بابت مجرا کرکے باقي روپيه مالک کو ديديتے هيں *

۵ — برادري میں سے ایک شخص دھیواتدار یا منیجر تمام حصوں سے جمع کے وصول کرنے کے واسطے مقرر کیا جاتا ھی خاص حصه دار (مکش بھاگ دار) شکمي حصه داروں (پٹیا بھاگ دار) کي جمع کے ادا کے واسطے منیجر کے اور منیجر کل جمع کے ادا کے واسطے گورنمنٹ کا جوابدہ ھوتا ھی *

۶ — حصه‌دار نشانات حدبندي کي حفاظت کے ذمه دار ھوتے ھیں *

گورنمنٹ دیہات کے انتظام میں سواے اسکے اَور کچھه دست‌اندازي نہیں کرتي ھی که وہ اسبات کا بندوبست کردیتي ھی که تعلقه دار امور مندرجه ذیل کا ذمه‌دار ھو —

گورنمنٹ دیہات تعلقه‌داري میں اسقدر دست اندازي کرتي ھی

۱ — گانوں کے سرکاري پولس اور جرایم کے انسداد کا ذمه دار ھو *

۲ — جو اخراجات دیہه از روے دستور کے مقرر ھوں یا جو بمقتضاے وقت ضروري ھوں اُن کا ذمه دار ھو *

۳ — آیندہ سے اُس زمین کو منتقل نکرے جسپر جمع دیني پڑتي ھو اور اس قسم کي تمام زمین پر جمع واجب‌الادا ھوگي خواہ وہ تعلقه داروں کے قبضه میں ھو یا اَور شخصوں کے *

زمیندار اور کاشتکار کے درمیان پیداوار کي تقسیم دھار یا گانوں کے دستور کي بموجب کي جاتي ھی اور اب وہ مندرجه ذیل عام اصول کے بموجب ھوتي ھی — یعني جسوقت فصل کہلیان میں رکھي جاتي ھی تو گانوں کے دستور کے بموجب اُسکے حصه کیئے جاتے ھیں کل فصل میں سے ایک مقدار معین بیج اور بعض ابواب کي بابت مجرا کي جاتي ھی اور باقي گانوں کے خاص دستور کے موافق تعلقه‌داروں اور کاشتکاروں کے درمیان تقسیم کي جاتي ھی اوسط حصه پچاس فیصدي عام غله میں اور چالیس فیصدي گیہوں میں اور اڑتالیس فیصدي بن میں فرض کیا گیا ھی پس حقیقت تعلقه‌داري بالفعل اس قسم کي ھی جیسے که بیان کي گئي جسکا استحکام ایکٹ ۶ سنه ۱۸۶۲ع کے احکام کے بموجب کیا گیا ھی *

حقیت " بانٹ " (جو مقابل ھی تلپت کا جسمیں پوري جمع دیني ھوتي ھی) دریاے تاپتي کے شمال کي جانب تمام گجرات کے بعض دیہات میں کم و بیش پائي جاتي ھی —

بانٹ

یہہ حقیت نہایت قدیم زمانہ سے چلي آتي ھی اور راجپوت ٹھاکروں اور گراسیوں کے قبضہ میں ھی جو اُن چھوٹے چھوٹے سرداروں کي اولاد ھیں جو اُس کے اصلي مالک تھے یہہ بات علی العموم پائي جاتي ھی کہ ایک گاؤں میں نصف تلپت اور نصف بانٹ ھی جو کسي حد معین کے ذریعہ سے جیسے کہ سڑک یا نالہ ھی علیحدہ ھوتے ھیں اور خاص گاؤں کے مکانات بھي منقسم ھوتے ھیں یہہ " بانٹ " یا تو معافي

حقیت بانٹ کس جگہہ پائي جاتي ھی

ھوتا ھی یا ایک " سلامي " یا لگان بالمقطع اُسپر لیا جاتا ھی جسوقت مسلمانوں نے گجرات پر حملہ کیا تو اُنھوں نے ملک کو بڑي یا چھوٹي ریاستوں میں منقسم پایا جنکے سرداروں سے اُنھوں نے جبراً تمام ملک کو سواے ایک چہارم حصہ کے چھین لیا اس چہارم حصہ کا نام " بانٹ " یا اراضي تقسیم شدہ جاري ھوگیا بعض صورتوں میں (جنمیں یہہ خیال کیا گیا ھی کہ اس غارتگري کي کسیطرح مزاحمت نہیں ھوسکتي تھي) حقیت بانٹ بطور معافي دي جاتي تھي اور جبکہ اسکے برخلاف صورت ھوتي تھي تو ایک "سلامي" یا لگان بالمقطع اُسپر لگایا جاتا تھا جو اسوقت تک موجود ھی مگر کسي کاغذ یا روایت سے بھي یہہ بات واضح نہیں ھوتي ھی کہ لگان بالمقطع کس اصول پر لگایا جاتا تھا — اراضیات " بانٹ " کے کسي قابض کو کوئي حق تحریري حاصل نہیں ھی اور اُسکے حدود پہلے معتبر کاغذات کي رو سے جو حکومت انگریزي میں تیار کیئے گئے تھے اور جو حسابات دیہہ میں شامل ھیں قرار دیئے جاتے ھیں بعض علاقہ بانٹ کے اُودھار جمع کي صورت میں خراج دیتے ھیں اور یا بعض صورتوں میں لگان اُنپر معاف ھوتا ھی اور صرف سرسري بندوبست کا ابواب اُنپر لیا جاتا ھی — متفرق اراضیات بانٹ معافي لگان ھوسکتے ھیں یا نپر لگان بالمقطع لیا جاتا ھی

اصلیت اس حقیت کي

سینچا — غیر منقسم بمقابلہ نرواداري اور بھاگداري اور أور دیہات

خالصہ (سینچا)

منقسمہ کے — یہہ حقیت صوبہ کي معمولي رعیتواري حقیت هی اور جمع هرایک نمبر پیمایشي پر قرار دي جاتي هی اور بندوبست خاص قابض زمین کے ساتہہ کیا جاتا هی *

حقیت نرواداري یا بھاگداري

نرواداري یا بھاگداري حقیتوں کي خاص صفت یہہ هی کہ أنمیں سرکاري مالگذاري کے ادا کرنے کے واسطے ذمہداري مشترک هوتي هی حقیت سابق الذکر خاصکر ضلع کھیرا میں پائي جاتي هی اور احمدآباد اور سورت میں بھي چند دیہات پائے جاتے هیں لیکن حقیت آخرالذکر صرف کلکٹري بروچ میں پائي جاتي هی *

حقیت نرواداري

دیہات نرواداري میں پتي دار یا شرکاء قدیمي کاشتکاران مالک کي اولاد میں سے هیں اور تمام ذیلي حصہ دار بھي جنکو برابر حقوق حاصل هوتے هیں پتي دار کہلاتے هیں لیکن هر ایک علاقہ یا بڑے حصہ کا سرپنچ مکش بھاگدار (حصہ دار اعظم) کہلاتا هی چونکہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۲ ع کے رو سے نرواداري اور بھاگداري حقیتیں تسلیم کي گئیں اور قایم رکھي گئي تھیں اسوجھہ سے أن دیہات کے بندوبست کے واسطے جن میں یہہ حقیتیں موجود تھیں خاص انتظام کي ضرورت پڑي — حقوق موجودہ کا رجسٹر تسلیم کیا گیا اور جو مجموعي رقم گانوں پر واجب تھي وہ باستثناے جمع اراضي مشترک کے مختلف حصہ داروں کے درمیان أن قیمتوں کے بموجب تقسیم کي گئي تھي جو پھولوتي کے رجسٹر یا رجسٹر تقسیم میں درج هوتي تھیں دیہات نروا کي اراضیات جیسا کہ سابق میں بیان هوا هی بعض بڑے بڑے حصوں سے (مکش بھاگ) مرکب هوتي هیں جنمیں شکمي حصہ بھي هوتے هیں (پتیا بھاگ) اور یہہ شکمي حصے پھر ایک حد معینہ تک کسرات میں منقسم هوتے هیں — ایک بڑے حصہ کے قابض بحیثیت مجموعي أس جمع کے ادا کے ذمہ دار هوتے هیں جو کل حصہ پر واجب الوصول هوتي هی اور علی هذا شکمي حصہ دار بحیثیت مجموعي جمع کے أس حصہ کے ذمہ دار هوتے هیں جو أنکے

شکمي حصه پر قرار دیا گیا هو حصے خواه وه بڑے هوں یا چهوٹے هوں بعض اوقات برابر برابر مقدار کے هوتے هیں اور بعض اوقات غیر برابر هوتے هیں لیکن اُن کي مقدار همیشه مشهور و معروف اور مسلمه هوتي هی جسکے باعث سے وه مالگذاري جو کل گانوں پر واجب هوتي هی ٹهیک ٹهیک اُن کے درمیان تقسیم هو جاتي هی *

بندوبست مشترک (ماجمن) زمین کا

ایسا شاذ و نادر هي هوتا هی که ایک نروا گانوں کي تمام زمین نروا کے اندر شامل هو اور اراضي مشترک (ماجمن) کا همیشه ایک حصه ایسا هوتا هی جس کا انتظام صاحب کلکٹر قاعده رعیت واري کے بموجب کرتے هیں یهه زمین بعض اوقات "نرواداروں" کے قبضه میں نه بطور "نروا" کے بلکه بطور "ماجمن" کے هوتي هی اور اس حالت میں وه اپني کاشت کے بموجب اُس کي جمع کے ذمه دار هوتے هیں اور جهاں کهیں یهه صورت نهیں هوتي هی وهاں اُس کا انتظام بطور عام "سینجا" یا موضع غیر منقسم کے "نروا" سے بالکل خلاف طور پر هوتا هی — تمام دیهات

اقسام حقیت نروا کي *

"نروا" کي بناوٹ ٹهیک ٹهیک یکساں نهیں هوتي هی مثلاً اُن کے اقسام حسب تفصیل ذیل هوتے هیں *

۱ — پٹي داري مکمل جس میں تمام زمینیں جدا گانه مختلف مالکوں کے قبضه میں هوتي هیں جنمیں سے هرایک شخص اپني خاص زمین کا بندوبست کرتا هی اور اپنا حصه معین جمع کا ادا کرتا هی اور اگر ایک حصه دار اپنے معاهدوں کو پورا نکرسکے تو تمام حصه دار مشترک طور پر ذمه دار هوتے هیں *

۲ — پٹي داري غیر مکمل جس میں زمین کا کچهه حصه تو شراکت میں اور کچهه حصه پر علحده علحده متعدد شخصوں کا قبضه هوتا هی اور مشترک زمین کے منافع بهي اول سرکاري مالگذاري ادا کي جاتي هی جو بموجب شرح کے متعدد حصوں پر قرار دي جاتي هی — بندوبست جدید میں هر ایک کي خصوصیتیں قایم رکهي گئي هیں *

بندوبست پیمایشي کے بموجب اکثر دیہات نروا کے باشندوں کو خاص اُنکي خواهش پر یہہ اجازت دي گئي هی که وہ مالگذاري کي بابت اپني اپني ذمه داریوں کو بجاے پراني علامتي تقسیم رجسٹر پهیلاوتي کے اپنے اپنے حصوں کي جمع کے موافق تقسیم کرلیں *

نرواداري اور بهاگداري دیہات میں وہ تمام اشخاص جو اراضیات نروا یا بهاگداري کو کاشت کرتے هوں گو اُنکے حقوق کیسے هي کیوں نہوں کچهه گورنمنت کي آسامیاں نہیں هوتي هیں بلکه بهاگداروں کي آسامیاں هوتي هیں که صرف وهي مالگذاري کے ذمهدار هوتے هیں — اُن کے اقسام حسب تفصیل ذیل هیں *

دیہات نروا اور بهاگداري میں کاشتکاروں کو کیا منصب حاصل هی *

۱ — کاشتکاران تابع مرضي — جو نروادار کي مرضي پر کاشت کرتے هوں جنکو اُنکو بیدخل کرنے یا جب چاهے جب اُنکي لگان کے بڑهانے کا اختیار حاصل هوتا هی *

۲ — کاشتکاران معمولي — جو اُس وقت تک که وہ معمولي لگان ادا کیا کریں بیدخل نہیں هوسکتے هیں اور یہہ لگان علی العموم یا تو ایک معین حصه پیداوار کا هوتا هی یا زیادہ تر معمولي لگان بیگوتي هوتا هی جو عموماً کتب دیہه میں درج هوتا هی *

بندوبست پیمایش کے جاري هونے کے بعد بہت جلد ایک مثل تیار کي جاتي هی جسمیں اعلیٰ اور ادنیٰ درجه کے کاشتکاروں کے حقوق علیحدہ علیحدہ درج هوتے هیں لیکن یہہ مثلیں عدالتي فیصلوں کا اثر نہیں رکهتي هیں *

حقیت بهاگداري حقیت نرواداري سے صرف ایک ضروري بات میں مختلف هی یعني یہہ که حقیت سابق الذکر میں هرایک کهیت پر همیشه ایک معین بیگوتي جمع هوتي تهي اور اگرچه هرایک حصه (بهاگ) کي جمع اُن متعدد کهیتوں کي جمع کا مجموعه نہیں هوتي تهي جو اُس حصه کے اندر شامل هوتے تهے تاهم وہ تمام اراضیات بهاگداري کي

بهاگداري اور نرواداري حقیتوں کے درمیان کیا اختلاف هی

جمع کشتوار کي میزان کے برابر هوتي تهي جو رجستر پهیلوتي کے بموجب منقسم هوتے تھے — بخلاف اسکے حقیت نرواداري میں ایک علحدہ کشتوار جمع هرگز نهیں هوتي تهي اور مالگذاري یکجائي قرار دي جاتي تهي *

یهہ بات واضح هوگي کہ اگرچہ نروا اور بهگداري حقیتیں پیمایش میں اپني اصل هیئت پر قایم رکھي گئي هیں تاهم جو مقدار مالگذاري کي یکمشت ادا کرني چاهیئے اُسکي مقدار جمع کشتوار کے ذریعہ سے تحقیق کي گئي هی پس اگر اس قسم کا کوئي اتفاق پیدا هو جیسا کہ ضمن ۲ دفعہ ۸ رگیولیشن ۱۷ سنہ ۱۸۲۷ع فرض کیا گیا هی (یعني یهہ کہ وہ بوجهہ عدم اداے مالگذاري کے پهر گورنمنٹ کے قبضہ میں آجاوے) تو شرح پیمایشي فوراً ٹهیک اسیطرح پر جاري هوسکتي هی جیسے معمولي سرکاري (سینجا) دیہات میں *

گجرات کے بعض مقامات یعني دریاے ماهي کے کنارون پر اور کلکٹري احمدآباد کے تعلقہ پرانتیج میں بعض دیہات پر لوگوں کا قبضہ اُس حقیت کے

حقیت مہواسي

بموجب هی جسکو مهواسي کهتے هیں اور وہ سرکاري مالگذاري کو ایک رقم یکمشت کے ذریعہ سے ادا کرتے هیں جسکي مقدار بعض اوقات تو معین هوتي هی اور بعض اوقات کلکٹر کي مرضي کے موافق بدلتي رهتي هی یهہ دیہات مهواسي کولي یا قوم راجپوت کے سرداروں کي اولاد کے قبضہ میں هیں جو کسي زمانہ میں بڑے قزاق تهے اور جنکے خوف سے تمام ملک کانپتا تها — خاص حصہدار علی العموم ٹهاکر هیں اور وہ مکش بهاگدار کهلاتے هیں اور شکمي حصہدار پتیا بهاگدار یعني اُسي نام سے کهلاتے هیں جیسے کہ دیہات نروا میں — انمیں سے اکثر اضلاع ابتدا میں لگان سے معاف تهے یا اُن پر کسیقدر خراج لیا جاتا تها اس حقیت سے علی العموم بعض شرایط متعلق هوتي تهیں — مثلاً ملک کے ایک چهوٹے سے قطع کي پولس کا انتظام اور بعض راستوں کو جنمیں ڈاکو رهتے هوں جاري رکهنا اور قابضان حقیت اور اُنکے بهائي بندوں کا لوٹ کهسوٹ سے باز رهنا — انگریزي عهد میں اور ایک عمدہ پولس کے انتظام میں یهہ شرایط بلاشبهہ فضول هیں اور کانٹرن والے صرف جمع کے ادا کرنے کے ذمہ دار

سمجھے جاتے ھیں پنچھلے چند برسوں سے تلائس (محاسب دیہہ) بعض دیہات مہواسي منضبطہ میں مقرر کیئے گئے ھیں اور جمع اُن حصہداروں سے وصول کي جاتي ھی جو غلہ یا نقدي کے لگان پر اپني اراضیات کا شکمي پٹہ دیدیتے ھیں انمیں سے بعض دیہات میں پیمایش مال کے جاري کرنے کي تجویز ھورھي ھی اور اُسوقت قابضان زمین کے ساتھہ ایک بندوبست خاص کیا جاویگا *

کالکتري کھیرا کے تعلقہ تھاسرا میں مسلمان زمیندارون کي ایک قوم رھتي ھی جو " مالک " کہلاتے ھیں اور ایک خاص حقیت کے بموجب اپنے دیہات پر قابض ھیں جسکي اصلیت حسب تفصیل ذیل ھی ـــ

حقیت مالکي

قریب چار صدي کا عرصہ ھوا کہ محمد بیگ آرا سلطان احمدآباد نے وقت فتح کرنے پاوا گڈہ کے (جو ایک مشہور و معروف قلعہ قریب چمپانیر کے ھی) جنگي خدمات کے صلہ میں بارہ گانوں مسلمانوں کے بعض خاندانوں کو عطا کیئے تھے جو مالک جاواس کے نام سے مشہور تھے ـــ وقت جاري ھونے انگریزي حکومت کے یہہ بارہ گانوں اسوجہہ سے کہ اُنکے نئے نئے نگلہ آباد ھوگئے سترہ ھوگئے اور اب اُنکي تعداد ستائیس ھی اور اُن سب کا بندوبست جدید جاري کیا گیا ھی معلوم ھوتا ھی کہ یہہ گانوں ابتدا میں معافي لگان تھے اور ڈھائي سو برس تک اسیطرح رھے قریب ڈیڑہ سو برس گذرے کہ مرھٹوں نے مالکوں کو اپنے دیہات کي بابت ایک خراج معین (اُودھار جمعبندي) دینے پر مجبور کیا اس سے چند روز بعد (یعني سنہ ۱۷۶۹ع کے قریب) گائیکوار کي فوج ملک گھیري نے ایک زاید خراج " گھاس دانہ " کے نام سے وصول کیا اور یہہ خراج حکومت انگریزي کے قایم ھونے تک جاري رھا ـــ اُسوقت یہہ محصول بدلا گیا اور گورنمنت انگریزي مہاراجہ گائیکوار کو اُسکو ادا کرنے لگي ـــ علاوہ اسکے چند دیہات مالکي پر ایک خراج قایم کیا گیا جو بالاسپور کے بابي کو ادا کیا جاتا تھا لیکن یہہ خراج بھي بدلا گیا اور گورنمنت انگریزي بابي بالاسپور کو اُسکو اداکرتي رھي ـ مرھٹوں کے خراج (اُودھار جمعبندي) کے ادا کرنے کے واسطے مالکوں نے اپنے کاشتکاروں سے ایک محصول جزیہ (کرم ویرو) اور ایک تیکس بذریعہ جنس کے

(واجبي) لينا شروع كيا جسكي مقدار زمين كي پيداوار كي ايک ثلث تهي *

بندوبست موجودہ

سنہ ۱۸۶۵ ع ميں ديہات مالكي پيمايش كے ذريعہ سے ناپے گئے اور أنكي قيمت قرار دي گئي اور أنميں بندوبست جاري كيا گيا جسكو أس زمانہ كے بعد اسطرحپر استحكام هوگيا هى كه مختلف مالكوں كو سنديں عطا كي گئي هيں *

حقيت أودهار جمعبندي

بعض مسلم ديہات ميں يا ديہات كے حصوں ميں اراضيات " باڑمي " جو سركاري لكهي گئي هيں حقيت أودهار جمعبندي پر لوگوں كے قبضہ ميں هيں جس سے يهہ مراد هى كه وہ صرف ايک جمع معين كے ذمہ‌دار هوں اور يہہ جمع جمع كي ايک عام ترميم كے وقت بهي بدستور قايم رهتي هى كيونكہ قابضان زمين كو گورنمنٹ كے حق كے محدود هونے كے بعد اسبات كا استحقاق حاصل هوتا هى كه جمع كي ايک خاص حد معين كرالين اور ديہات بهي جو بانٹ نهيں هيں اس حقيت پر لوگوں كے قبضہ ميں هيں ان ديہات كي پيمايش صرف يكجائي كي گئي هى اور جمع معينہ ميں كچهہ مداخلت نهيں كي گئي هى *

حقيت شراكتي

اس صوبہ كے مختلف حصوں ميں چند ديہات پر لوگوں كا قبضہ أس حقيت كے بموجب هى جسكو حقيت شراكتي كهتے هيں لفظ شراكتي عربي سے مستخرج هى جسكے معني شريک كے هيں ان ديہات ميں گورنمنٹ مالگذاري كے كسيقدر حصہ كي اور باقي كے كاشتكار مستحق هوتے هيں اور مختلف حصوں كي مقدار دس آنہ سے ليكر چهہ آنہ تک هوتي هى — جو صورت حقيت مالكي كي بالفعل هوگئي هى أس سے يهہ حقيت كچهہ مختلف نهيں هى اور هر دو صورتوں ميں كاشتكاروں كو بپابندي ادا كرنے أس معين حصہ مالگذاري كے جو گورنمنٹ كو واجب هو اپني تمام زمينوں پر قبضہ كرنے اور أنكو شكمي پٹہ پر دينے كا استحقاق حاصل هى *

صوبہ گجرات میں وہ اراضیات جو کل منتقل کردی گئی ہوں یا جنکا کوئی جزو منتقل کردیا گیا ہو نہایت وسیع ہیں اور اُنکے مختلف نام ہیں چنانچہ بعض خاص نام حسب تفصیل ذیل ہیں —

اراضیات منتقل شدہ

چاکریات ہرایک قسم کی (وہ اراضیات جو خدمتوں کے صلہ میں دی گئی ہوں) *

پسیتا (وہ زمین جو خیرات میں دی جاوے یا کاریگروں اور بھاٹوں اور چرن وغیرہ کو دی جاوے) *

ہاریا (جو خون کی قیمت یا حفاظت کا صلہ ہوتی تھی) *

وظیفہ (جو مذہب اسلام کے عابدوں کو دیا جاتا تھا) *

یہہ اراضیات " تکرا " (معافی لگان) " یا سلامیہ " (جسپر لگان بالمقطع واجب ہو) کہلاتی ہیں اور انکی پھر یہہ قسمیں ہیں " بیچانیا " (فروخت شدہ) " گرانیا " (مرہونہ) اور یہہ پھر مندرجہ ذیل ناموں سے مشہور ہیں — پسیتا سلامیہ — پسیتا بیچن سلامیہ — پسیتا بیچانیا تکرا — ہاریا گرانیا سلامیہ — و علی ہذا *

یہہ تمام زمینیں اب سندیہ ہیں یا ایکٹ بندوبست سرسری کے بموجب ازروے سندوں کے لوگوں کے قبضہ میں ہیں اور اسیطرح پر حساب میں لکھی جاتی ہیں مثلاً وہ اراضی پسیتا جو لگان بالمقطع کے لایق ہو اور جو زمانہ سابق میں فروخت ہوچکی تھی اور بالفعل اصل موہوب الیہ کے ورثا کے قبضہ میں نہیں ہی صرف پسیتا ہی نہیں کہلاتی ہی بلکہ پسیتا بیچانیا سلامیہ سندیہ وغیرہ وغیرہ کہلاتی ہی *

صوبہ کانکن کی حقیتیں

کلکٹری تانا میں تمام زمین پر لوگوں کا قبضہ رقبہ پیمایشی کے بموجب ہی اور قابض زمین کو علی العموم کوئی ایسا عمدہ حق حاصل نہیں ہی جیسا کہ پیمایش سے حاصل ہوتا ہی — وہاں کوئی زمین میراث خاص نہیں ہی مگر سابق میں بہت سی مقدار زمین کی سوتی کہلاتی تھی اور ایک ایسی حقیت کے بموجب اُسکی کاشت ہوتی تھی جو میراث

کے مشابہہ تھي مگر وہ اُسکي مانند منفعت بخش نہیں ہوتي تھي لیکن یہہ حقیت اب رقبہ پیمایشي میں شامل ہو گئي هی جو مہرات سابق کي بہ نسبت شاذونادر هي قیمت میں کم هی *

شمالي کانکن میں اراضیات مندرجہ ذیل رقبہ پیمایشي سے مستثني هیں —

دیگر حقیتیں

اول — بہت سے دیہات کھوتي خاصکر تعلقہ سلست هیں *

دویم — چند دیہات اسافت جو مختلف تعلقوں میں جا بجا واقع هیں *

سویم — وہ اراضیات جو شلوتري کے نام سے مشہور هیں جو تاپو سمندر کے کنارہ پر اور یا بڑي بڑي کھاڑیوں کے گرد واقع هیں *

البتہ چند دیہات بطور معمولي انعام کے لوگوں کے قبضہ میں هیں اور ایسے وطن میں جو معمولي طور پر خدمات کي عوض میں دیئے جاتے هیں مگر هو حقیتیں اسي قسم کي باقي پریزیڈنسي میں هیں اُن سے یہہ کسي طرحپر مختلف نہیں هیں *

جنوبي اور شمالي کانکن کے کھوتوں کے درمیان امتیاز کرنا نہایت ضرور هی شمالي کانکن کي کھوت (گو وہ علی‌العموم کاشتکار هیں) درحقیقت چند

حقیت کھوتي *

دیہات کے پتہ‌دار هیں یعني چند دیہات عموماً ایک خاندان میں هوتے هیں اور اُنھوں نے اپني زمین تمام صورتوں میں گورنمنٹ انگریزي سے حاصل کي تھي گو اسکو ایک عرصہ دراز هوا اُنھوں نے هرگز زمین کے مالک هونے کا دعوے نہیں کیا هی اور جو شخص اُنکے تحت میں کاشت کرتے هیں اُنکے حق و حقوق میں اسبات سے کسیطرحپر خلل واقع نہیں هوتا کہ اِن کھوتوں کے کانوں پتہ پر هیں دیہات کھوتي کي پیمایش کي گئي هی مگر اُن پر جمع نہیں قرار دي گئي هی اور چونکہ اسوجہہ سے رقبہ پیمایشي کا اُنمیں رواج نہیں هی اسوجہہ سے کاشتکاروں کے حقوق اب بھي " سوتي " (جسکا صدر میں ذکر هوا) اور " چھخالي " یا " گنیکراي " کے نام سے بھي پہچانے جاتے هیں *

حقیت اسامت زیادہ تر قریب قریب حقیت کھیوٹی جنوبی کانکن کے ھی گو اسمیں اسکی سی دقتیں نہیں ہوتی ھیں مسٹر ستین کار صاحب نے بیان کیا ھی کہ " اسامت وہ نام ھی جو اُن دیہات کھیوٹی کے واسطے قرار دیا جاتا ھی جو زمینداروں کے قبضہ میں ہوتے ھیں یہہ بات نہایت صاف صاف نہیں معلوم ہوتی کہ اس سے صاحب موصوف کی کیا مراد ھی لیکن درحقیقت ایک موضع اسامت ایک ایسا مستقل مزرعہ یا پٹہ ہوتا ھی جسپر گورنمنٹ جب چاھتی تھی اپنا قبضہ کرسکتی تھی (گو گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں یہہ بات نہیں ھی) اور اُنپر ھمیشہ اس شرط پر قبضہ ہوتا تھا کہ ضلع کی شرح کے بموجب پوری جمع ادا کی جاوے گی — پس اسوجہہ سے اضلاع اسامت کی پیمایش کی گئی ھی اور قابضان اراضی اُن حقوق سے جو اُن کو اراضی میں حاصل ہوتے ھیں اسامت دار سے علیحدہ فایدہ اوٹھاتے تھے *

اراضیات شلوتری وہ اراضیات ھیں جو سمندر سے نکال کر درست کی گئی ھیں اور اُن کے گرد پشتہ بنایا گیا ھی اور جنکا وجود پشتوں کے درست رھنے پر موقوف ھی — ان درست کی ہوئی زمینوں کو علی العموم " کھاری " کہتے ھیں *

حقیت شلوتری

یہہ حقیت دو قسم کی ہوتی ھی اول شلوتری خاص — جسمیں کھار اُس شخص کی ملکیت ہوتا ھی جسنے اُسکو درست کیا ہو یا اُسکے قایمقاموں کی — شلوتی داروں کو حق مالکیت کا حاصل ہونا خیال کیا گیا ھی وہ اِن اراضیات کا پٹہ اپنی مرضی سے دیتے ھیں اور پورانے دستور کے موافق وہ علاوہ جمع کے فی بیگھہ ایک من چانول بیرونی پشتوں کی مرمت کی بابت لیتے ھیں — وقت پیمایش کے ان اراضیات کی پیمایش اور از سرنو تشخیص اُسی طریقہ میں کی گئی تہی جیسے کہ سرکاری زمینوں کی — دوسری قسم اراضیات شلوتری کی وہ ھی جنمیں یا خود گورنمنٹ نے کھار کو درست کیا اور یا وہ ازروے ضبطی کے اُن پر قابض ہوگئی اِن کھاروں کے کاشتکار بھی اپنی زمینوں کو اسیطرح کاشت کرتے ھیں جیسے کہ اَور آسامیاں پیمایشی کرتی ھیں مگر ایک زاید جمع

جو بجائے "شلوتری مانڈہ" کے خیال کی جاتی تھی جسکا صدر میں ذکر ہوا پشتوں کی مرمت میں لگائی جاتی ہی *

جنوبی کانکن

کولابا اور رتناگری کی کلکٹریوں میں حقیت پیمایشی بہت کم پائی جاتی ہی کولابا کے دو شمالی تعلقوں میں تو اُسکا علی العموم رواج ہی مگر باقی ضلع میں اور تمام رتناگری میں وہ صرف اُن دیہات میں پائی جاتی ہی جو سرکاری جائداد یعنی خالصہ ہیں — کولابا کے شمالی حصہ میں چند گانوں ایسے ہیں جنپر لوگوں کا قبضہ حقیت اسافت کے بموجب ہی جسکا صدر میں ذکر ہوا ورنہ اور طرح پر حقیت کھوتی کا سب سے زیادہ رواج ہی گو ان تمام دیہات میں بہت سے حقوق مالکیت ایسے ہیں جو دیہات کھوت کے حقوق مالکیت سے بالکل علحدہ ہیں اور بعض صورتوں میں اُن سے بھی پورانے ہیں *

حقیت کھوتی کی نسبت بالفعل صرف اُن خاص خاص باتوں کا بیان کرتا مناسب ہی جنکی نسبت کچھہ کلام نہیں ہی اگرچہ اکثر آدمیوں کو یہہ یقین ہی کہ کھوت ابتدا میں اور تین سو پچاس برس سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ وہ صرف کاشتکار تھے اور مالک کی ترقی کے واسطے وہ پٹوں پر زمین کاشت کرتے تھے مگر اب یہہ بات علی العموم تسلیم کی گئی ہی کہ اُنکو اب محدود مالک تصور کرنا چاہیئے بلحاظ اصول کے اُن کا منصب بنگالہ کے اُن زمینداروں کے نہایت مشابہہ ہی جن کے ساتھہ بندوبست استمراری نہیں ہوا ہی کیونکہ اس امر میں ہرگز شبہہ نہیں ہوا ہی کہ اُن پر جمع کا اضافہ ہوسکتا ہی مگر چونکہ اُن کی حقیتیں نہایت چھوٹی چھوٹی ہیں اور اکثر صورتوں میں اُن کو بڑی جمع ادا کرنی پڑتی ہی اور اُنکے گانوں ہندوؤں کے قانون وراثت کی رو سے بہت سے شکمی حصہ داروں کے قبضہ میں ہیں اسوجہہ سے جو ظاہری مشابہت اُن کے اور زمینداروں کے درمیان ہی اُس کا لحاظ نکرنا بہتر ہی اس حقیت سے متعلق خاص خاص باتیں جنکی نسبت کچھہ کلام نہیں ہی حسب تفصیل ذیل ہیں —

اس حقیت کی خاص خاص صفتیں

اول — اُنکو یکمشت جمع کے ادا کرنے کے بعد اپنے دیہات پر قبضہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہی بشرطیکہ اُس کھیوتی وطن کے شرکاء ہرسال ایک قبولیت لکھکر گورنمنٹ کے حوالہ کیا کریں جنکو اُس قبولیت کے دینے کا اختیار حاصل ہو اگر جمع نہ ادا کی جاوے یا قبولیت نہ دی جاوے تو گانوں ضبط کرلیا جاتا ہی مگر جو نقصان گورنمنٹ کو کھیوتوں کی نادہندی سے ہوا ہو اُسکے پورا کرنے کے بعد وہ پھر واپس کردیا جاتا ہی *

دویم — اُن کو اُن تمام زمینوں کا سخت لگان پر پٹہ دینے کا استحقاق حاصل ہی جنمیں کوئی مستقل حقوق دخیلکاری ہوں *

سویم — اُن کو اُن تمام اراضیات کی نسبت استحقاق حاصل ہوتا ہی جو اُسکے مستقل دخیلکاروں کی غیر حاضری یا نادہندی کے سبب سے (خواہ وہ چند روزہ ہو یا دوامی) ضبط ہوجاویں *

چہارم — کھیوتوں پر یہہ فرض ہی کہ وہ بغیر لینے کسی معاوضہ کے تمام مستقل دخیلکاروں سے جمع وصول کیا کریں اور گورنمنٹ اسباب میں اُن کو مدد دیتی ہی *

اُسکی اصلیت

کہتے ہیں کہ حقیت کھیوتی کی بنیاد صوبہ داری دیول میں پیدا ہوئی تھی جو دریاے وشستی سے دریاے دیوگدہ تک واقع ہی جو قریب قریب اُسی ضلع کے برابر ختم ہوتا ہی جسمیں جت پاون برہمن رہتے ہیں اگرچہ بلاشبہہ دریاے دیوگدہ کے جنوب میں کھیوت اب بھی پائے جاتے ہیں تاہم اُن کے اختیارات اُن کھیوتوں کے اختیارات کی بہ نسبت جو شمال کی جانب رہتے ہیں بہت کم تسلیم کیئے جاتے ہیں *

جنوبی کانکن میں باقی حقیتیں حسب تفصیل ذیل ہیں —

حقیت دھاریکری

اول حقیت دھاریکری جو دکھن کی حقیت میراث سے بہت کم مختلف ہی دھاریکری لگان معین ادا کرتے ہیں جسمیں صرف ضلع کی عام پیمایش کے وقت

اضافہ ہوسکتا ہی اور فی زمانئا وہ کسی طرحپر کھیوتوں کے ماتحت نہیں ہیں گو وہ سابق میں بلاشبہہ اُن کو مختلف قسم کے محصولات دیا کرتے تھے — اُن کو انتقال حقیت کا وہی حق حاصل ہی جو میراث داروں کو حاصل ہی کلکتری رتناگری کے کہیرپتا میں چند مالکان اراضی دوپکری پاونی دوپکاہی اور دس پکری کے نام سے مشہور ہیں — لیکن انمیں اور دھاریگری میں صرف یہہ اختلاف ہی کہ وہ علاوہ اپنی جمع معین کے کسیقدر روپیہ کھیوتوں کو ادا کرتے ہیں مگر اپنی زمین کی نسبت اُنکو ہرایک طرحپروہی حقوق حاصل ہوتے ہیں جو دھاریگری کو حاصل ہوتے ہیں *

وطن دار کل

چند قابضان زمین ایسے بھی ہوتے ہیں جو علی‌العموم وطن دار کل کے نام سے مشہور ہوتے ہیں اور یہہ تسلیم کیا جاتا ہی کہ کہیوت اُنکو بیدخل نہیں کرسکتے ہیں اور اُنکو بعض صورتوں میں اپنی زمین کے منتقل کرنے کا حق حاصل ہوتا ہی یہہ لوگ اُن کاشتکاروں کی اولاد میں سے خیال کیئے جاتے ہیں جو قبل اس سے کہ کہیوت اپنے عطیات حاصل کریں دیہات میں زمینوں پر قابض تھے باقی کاشتکار جہانکہ پیمایش جاری نہیں کی گئی ہی اپنی زمینوں کی عوض پیداوار کا ایک حصہ دیتے ہیں جسکی مقدار گانوں کے دستور اور فصل کی کیفیت کے بموجب $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{3}$ و $\frac{1}{4}$ ہوتی تھی جو اکثر امور اس حقیت کی نسبت متنازعہ فیہ ہیں اُنمیں سے ایک خاص امر یہہ ہی کہ آیا یہہ کاشتکار کہیوتوں کی آسامیاں تابع مرضی ہیں یا نہیں *

انتظام بموجب بندوبست پیمایشی

بندوبست پیمایشی میں بذریعہ جنس کے اسطرح رسدی طور پر روپیہ ادا کرنے کی عیوض میں نقد جمع گورنمنٹ کا حصہ اور غلہ کھیوت کا حصہ قرار دیا گیا ہی اور کاشتکاروں کو (اُن اراضیات کے کاشتکاروں کے علاوہ جو کہیوت کے نام سے لکھی ہوں اور جن کی اکثر دیہات میں ایک بڑی مقدار موجود ہی) ایکٹ پیمایش کے بموجب حقوق دخیلکاری بجز اس کے عطا کیئے گئے ہیں کہ اُنکو اپنی کاشت کے منتقل کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہی •

سمندر کے کنارہ یا بڑي بڑي کھاڑيوں کے کنارہ پر زمین کے وسیع قطعات اس غرض سے لوگوں کو پتہ پر دیئے گئے هیں کہ وہ اُن کو درست کریں اور قابل زراعت کے بناویں یہہ زمینیں سابق میں یا تو کھاڑي

زمین کي درستي کے واسطے پٹوں کا دینا

دلدل کي زمینیں اور یا ریتلا کنارہ سمندر کا تهیں اور اُس مقام پر سے اوپر تهیں جہانتک مد و جزر پہونچتا هی اور اُنمیں سے پہلي قسم کي زمینوں میں چانول کي زراعت کي گئي اور دوسري قسم کي زمینوں میں نارجیل کے باغ لگائے گئے پس پیمایش کے جاري هونے کے بعد اس قسم کي زمینوں کا پتہ معمولي رقبہ پیمایشي کے بموجب لوگوں کو دیا جاتا هی *

صوبہ سندھ میں حقیت اراضي کي کیا کیفیت هی

جس حقیت کے بموجب سندہ میں زمین پر لوگوں کا قبضہ هی وہ نہایت سادہ قسم کي هی اور اگرچہ اسمیں کچھہ شبہہ نہیں هی کہ قوم هنود کے قدیمي

موجودہ حقیتوں کي کیفیت

زمانوں میں اور برهمنوں کے خاندانوں کے عہد میں سندہ میں بهي حقیت اراضي کي نسبت وهي جهگڑے تهے جیسے کہ هندوستان کے اَور صوبوں میں تهے مگر چونکہ صوبہ مذکور پر متواتر مسلمانوں کے حملہ اور فتوحات کي موجیں گذر گئیں اور آخرکار بہت سے باشندوں نے اپنے قدیمي مذهب کو ترک کرکے مذهب اسلام قبول کرلیا اسوجہہ سے قدیمي دستور رفتہ رفتہ موقوف هوگئے اور اُنکي جگہہ وہ دستور جاري هوگئے جو فتحمند قوم اپنے ساتھہ لائي تهي دیہاتي انتظام جسکي نسبت یہہ خیال کیا جاتا هی اور غالباً یہہ خیال صحیح هی کہ کسي زمانہ میں صوبہ سندہ میں وہ نہایت ترقي پر تہا اس عام زوال میں شامل تها البتہ اُن خاندانوں کا گروہ جو کسي شخص کو اپنا سرگروہ سمجھتے تهے اور اراضي دیہہ معہ اپنے حدود مسلمہ کے اب تک باقي هی لیکن ایک ایسي جماعت کے تمام نشانات جو انتظامي مقاصد کے واسطے هو اور عہدہ داران دیہہ جنکے تعلق کچھہ کام هو اور جنکے واسطے کچھہ وظیفہ مقرر هو اُن کے تمام نشانات کو معدوم هوئے عرصہ دراز هوا اور آج کل اُسکي نسبت کوئي روایت بهي مشہور نہیں هی *

صوبہ سندہ میں زمین بہت سے کسانوں اور بڑے بڑے مالکوں کی
ایک جماعت قلیل کے قبضہ میں ہی غالباً تمام حقیتوں میں سے نصف
حقیتوں کی مقدار پانچ پانچ ایکڑ سے اور ایک چوتھائی حقیتوں کی مقدار
تیس تیس ایکڑ سے زیادہ نہیں ہی تاہم اسبات کی علامتیں ناپیدا نہیں
ہیں کہ کچھہ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ تمام زمین بڑے بڑے مالکوں کے
قبضہ میں تھی چنانچہ علی العموم یہہ بات پائی جاویگی کہ جس زمین
میں بالفعل زراعت ہوتی ہی اور جو اُفتادہ زمین آبپاشی کی موجودہ یا
سابق کے ذریعوں کے قریب واقع ہی اُسمیں سے بہت سی زمین کسی نہ
کسی زمانہ میں کسی بڑے مالک کے قبضہ میں تھی جو چھوٹے چھوٹے
قابض زمین کے آج کل موجود ہیں اُنکے بزرگ غالباً ایسے کاشتکار تھے جو
بذریعہ اداے لگان یا ابواب کے (جسکو سندہ میں " لیبو " کہتے ہیں)
ایک زمیندار کے اعلی حق کو تسلیم کرتے تھے یہہ حالت حقیت کی
زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے تھی جسمیں کمزور آدمیوں کو جان یا
مال کی حفاظت بجز اس کے اَوْر کسی صورت سے نصیب نہیں ہوتی تھی
کہ وہ کسی زبردست شخص کی حمایت میں ہوں اور سلطنت کے حق
میں بھی اس قسم کی حقیت کا ہونا اسیطرح ضروری تھا کیونکہ اُسکے
پاس اسقدر ملازم موجود نہ تھے جو چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کی ایک
جماعت کثیر سے محاصل کی تحصیل کرنے کے واسطے کافی ہوں اور اسیوجہہ
سے گورنمنٹ اسبات پر مجبور تھی کہ جہاں تک ممکن ہو بہت تھوڑے
اور دولتمند شخصوں کے ساتھہ اپنا بندوبست کرے رفتہ رفتہ کاشتکاروں نے
زمین کے حقوق زمینداری کو خرید کرلیا یا وہ مالکوں کے لاوارث فوت
ہوجانے کی وجہہ سے ضبط یا اَوْر طرحپر معطل ہوگئی اور اسطرح پر کسانوں
کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی جیسے کہ آج کل موجود ہی *

اس صوبہ کے بعض شمالی اضلاع میں اس قسم کی ایک کاشت
پائی جاتی ہی جو خاص ذکر کے لائق ہی
اسکا خاص نام موروثی ہری پان† یعنی کاشت

کاشت موروثی

---

† لفظ ہری کے معنی ہل چلانے والے یا کاشتکار کے ہیں اور جو شخص ایک
اعلی درجہ کے قابض کی زمین کو کاشت کرتا ہو اُس کے واسطے مستعمل ہوتا ہی اور
موروثی ہری وہ کاشتکار ہوتا ہی جسکو حق موروثی دہکاری حاصل ہوتا ہی *

موروثی هی یهه کاشت طریقه " ایفاریمنٹو " کے جو پرتگال کے اکثر مقاموں میں نہایت رایج هی اور طریقه " بیکل مرهت " کے جسکا رواج صوبه کوانٹجن میں هی نہایت مشابهه هی اور جس کا ذکر ایم ڈي لیولي صاحب نے اپنے اُس آرٹکل میں کیا هی جو اُنہوں نے ملک بیلجیم اور هالینڈ کے انتظام اراضی کي نسبت کاپڈن کلب ایسٹر کي اول جلد میں تحریر فرمایا هی کاشتکار موروثی ایک لگان بالمقطع زمینداري یا مالکانه کے نام سے مالک کو ادا کرتا هی — اس لگان بالمقطع کي مقدار شاذ و نادر هي چهه یا آٹهه آنه في ایکڑ سے زیادہ نہیں هوتي هی اور اُسمیں اضافه نہیں هوسکتا هی سرکاري مطالبه کا بندوبست خاص کاشتکار کے ساتهه کیا جاتا هی اور اراضي کے رجسٹروں میں وہ قابض کے نام سے لکها جاتا هی اور جو لگان بالمقطع مالک کو واجب الادا هوتا هی اُس کي مقدار بهی اُنمیں درج کي جاتي هی حق دخیلکاري قابل انتقال هوتا هی اور آخر کار حتی الامکان نہایت مکمل اور محفوظ هوتا هی کہتے هیں که جس شخص نے کسي علاقه زمینداري میں افتادہ زمین کو درست کیا اور اُسمیں زراعت کي اُسکو یهه حق حاصل هوگیا مالک (زمیندار) کا حق اسطرح پر تسلیم کیا جاتا تها که اُسکو ایک لگان بالمقطع جو همیشه کے واسطے مقرر هوتا تها ادا کیا جاتا تها اور کاشتکار کا حق دخیلکاري مستقل هوتا تها — موروثي کاشت جیسا که سابق میں بیان هوچکا هی خاصکر شمالي سندہ پر محدود هی — وهاں اُن اضلاع میں اُس کاشت کا زیادہ رواج پایا جاتا هی جو دریاے سندہ کے بائیں کنارہ پر واقع هیں جہاں که ملک کے ایک وسیع قطع کے رهنے والے جسمیں بہت سے دیہات شامل هوتے هیں موروثي کاشتکار هوتے هیں اور ایک یا دو بڑے بڑے مالکوں کو لگان بالمقطع ادا کرتے هیں بعض اوقات ایک ایسا حق دخیلکاري بهي پایا جاتا هی جسپر لگان لیا جاتا هی اور اُس لگان میں اعلی درجه کا دخیلکار اضافه کرسکتا هی مگر یهه حق في نفسه اس قسم کا نہیں هی جسکي بہت کچهه قدر کي جاتي هو — مذکورہ بالا حقیتیں وہ حقیتیں هیں جنکے بموجب وہ لوگ زمین پر قابض هیں جو سرکار کو مالگذاري ادا کرتے هیں *

حقیت معافي لگان یا کسیقدر معافي لگان میں جاگیریں اور خیرات اور عطیہ باغات شامل هیں جاگیروں کي چار اقسام اُس زمانہ کے لحاظ سے قرار دي گئي هیں جبکہ ابتدائي انتقال عمل میں آیا تھا مثلاً پہلي قسم میں وہ انتقالات شامل هیں جو خاندان تالپور کي تخت نشیني (سنہ ۱۷۸۳ع) سے پہلے عمل میں آئے تھے اور دوسري قسم میں وہ انتقالات شامل هیں جو خاندان مذکور کي تخت نشیني کے ابتدائي برسوں میں ظہور میں آئے اور تیسري اور چوتھي قسم میں وہ انتقالات داخل هیں جو خاندان مذکور کے متوسط اور اخیر زمانوں میں عمل میں آئے تھے — پہلي قسم کي جاگیریں انتقال دوامي هیں اور دوسري قسم کي جاگیریں اس شرط پر منتقل کي گئي هیں کہ وہ ضبط کي جاسکینگي یا وقت جانشیني کے اُن کے عوض میں کچھہ روپیہ دینا پڑیگا اور تیسري اور چوتھي قسم کي جاگیریں بالکل سرکار میں ضبط هوجاتي هیں علاوہ اِن کے ایسي زمینیں بھي هیں جو همیشہ کے واسطے اُن خاندانوں کو منتقل کردي گئي هیں جو چار بڑے خاندان تالپوري کے نام سے مشہور هیں اِن خاندانوں میں جانشیني کا انتظام اُنھي اصول پر کیا گیا هی جو دوسري قسم کي جاگیروں کے واسطے قرار دیئے گئے هیں مگر چاروں خاندانوں کے دعووں کے طے کرنے میں قواعد معینہ سے خاص خاص صورتوں میں انحراف کیا گیا هی تاکہ اُن سرداروں کے ساتھہ جنکے استحقاق خاص توجہہ کے لایق هوں زیادہ تر انصاف اور فیاضي کے ساتھہ سلوک کیا جاوے *

حقیت معافي لگان

شکارپور کے قرب و جوار میں انتقالات دوامي کي ایک علیحدہ قسم پائي جاتي هی یعني اُنکو عطیات پٹہداري کہتے هیں معلوم هوتا هی کہ یہہ عطیات ابتدا میں اُن پٹوں کے بموجب عمل میں آئے تھے جو جمع تخفیف شدہ پر افغانوں کي گورنمنٹ نے شمالي سندہ کے پٹھان باشندوں کو دیئے تھے گو اِن عطیات کي کچھہ هي صورت کیوں نہو مگر اُس زمانہ کے بعد وہ بشکل ایک معین مقدار مالگذاري کسي خاص زمین کے هوگئے هیں اور هماري گورنمنٹ نے اُن کو اسي حیثیت سے تسلیم کیا اور قایم رکھا هی جو مالگذاري اس مد میں مستثنی کي گئي هی اُسکي مقدار صرف چند هزار روپیہ هی *

خیراتي عطیات کي مالگذاري قریب بارہ هزار روپیه کے هی اور گورنمنت انگریزي نے اسوجهه سے که لوگ مدت دراز سے اُن سے فایدہ اُتهاتے تهے اُن کو قایم رکہا هی *

خیراتي عطیات

اب صرف عطیات باغ انتقالات دوامي میں اور باقي هیں سندہ میں افغانوں اور بلوچوں دونوں کے عهد میں اُس اراضي کي مالگذاري کو جسمیں باغ کے واسطے زراعت کي جاتي تهي همیشه کے واسطے معاف کرنے میں بڑي فیاضي ظاهر کي جاتي تهي چنانچه جو عمدہ عمدہ باغ دو دارالسلطنتوں یعني شکار پور اور حیدرآباد کے قرب و جوار میں واقع هیں اُن کے مالک خاص منشاء اس فیاضي کا تهے اور انگریزي عملداري کے آنے پر یهه عطیات بحال رکہے گئے — اُن کي دو قسمیں هیں *

عطیات باغ

اول — وہ جن پر لگان بالکل معاف هو *

دویم — وہ جن پر جمع تخفیف شدہ لي جاتي هو *

یهه اراضیات بعض شرایط کے ساتهه قابل انتقال هوتي هیں اور چونکه وہ نهایت بیش قیمت جایداد هوتي هیں اسوجهه سے اکثر اوقات وہ بیع کي جاتي هیں اور رهن رکهي جاتي هیں — جو زمین اسطرحپر منتقل کي گئي هی اُسکي مقدار دو هزار ایکڑ سے کم هی — سندہ میں اور کوئي انتقالات اس قسم کے نهیں هیں جو اسمقام پر ذکر کرنے کے لایق هوں مگر یهه امر قابل بیان کرنے کے هی که صوبه سندہ میں تمام جاگیروں کا حق وراثت گورنمنت عالیه کي خاص هدایت سے خاندان کے وارثان ذکور پر محدود کردیا گیا هی اور ان اراضیات پر ایک محصول مختص المقام لیا جاتا هی جو بحساب پانچروپیه فیصدي اُن کي خالص پیداوار پر قرار دیا جاتا هی *

سررشتہ بندوبست انتقالات

جن حقیتوں کے بموجب اراضیات منتقل شدہ اب قایم رکهي گئي هیں اُن کے تمام عملي مقاصد کے واسطے مندرجه ذیل چار بڑي بڑي قسمیں قرار دي جاسکتي هیں —

انتقالات

۱ — ملکي *
۲ — خدمت *
۳ — مذهبي *
۴ — ذاتي *

ملکي حقیت کي مد میں وہ ملکي پنشنیں اور حقیتیں شامل هیں جو جاگیر اور سرانجام کے نام سے مشهور هیں

حقیت ملکي

اس قسم کے عطیات خاصکر قسمت جنوبي کي کلنٹریوں اور شمالي قسمت کے اضلاع ناسک اور خاندیس میں پائے جاتے هیں معلوم هوتا هی که جاگیر اور سرانجام باوجودیکه انمیں سے پهلا لفظ مسلمانوں کا ایجاد کیا هوا اور دوسرا مرهٹوں کا ایجاد کیا هوا ایک هي قسم سے هیں اور ابتدا میں سلطنت کي جانب سے ملکي یا جنگي خدمتوں کے صله میں یا سرداروں اور اعلی درجه کے عهده داروں کے ذاتي رتبه کے قایم رکهنے کے واسطے یهه عطیات عمل میں آئے تهے — لیکن گورنمنت انگریزي کے عهد میں اس قسم کا کوئي امتیاز نهیں کیا جاتا اور جو جاگیریں اور سرانجام بالفعل پائے جاتے هیں اُن سے باستثناے چند کے جنمیں بجاے خدمت کے زر نقد لیا جاتا هی کوئي شرط خدمتگذاري کے متعلق نهیں هی بلکه وہ موروثي طور پر ایک یا زیادہ پشتوں کے واسطے صرف ملکي وجوهات پر جاري رکهي گئي هیں *

زمین یا روپیه کا عطیه جو خدمتوں کي عوض میں مقرر کیا جاتا هی ایسا عطیه هوتا هی جسکي وجهه سے یابندگان عطیه کے بعض فرایض لازم آتے هیں اس قسم کے عطیات ابتداء میں اس نظر سے مقرر کیئے گئے تهے که هر ایک ضلع اور هر ایک گانوں میں لوگوں سے بعض خدمتیں لیجاویں چونکه دیهات کے انتظام میں کسي طرح کي تبدیلي نهیں کي گئي هی اسوجهه سے اب بهي زمین یا روپیه کے عطیه کے عوض میں گانوں کي خدمت کي جاتي هی لیکن پیمایش مال کے جاري هونے اور ایک تنخواہ دار پولس کے مقرر هونے سے ضلع کي خدمت کا طریقه جو سابق میں جاري تها وہ خارج هوگیا اور جن شخصوں کے واسطے ضلع کي خدمت کي عوض میں کچهه مقرر تها اُنکے ذمه بهي کچهه کام نرها پس اب ایک انتظام اس قسم کا کیا گیا هی که اگر وہ شخص چنکے

واسطے اس قسم کا عطیہ مقرر ہی اپنے وظیفہ کا ایک حصہ واپس کردیں تو وہ خدمت کرنیکی ہر ایک طرح کی ذمہ‌داری سے بری ہوسکتے ہیں *

جو جائداد پہلے ہندوستانی گورنمنٹوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی یا خیراتی مکانات کے خرچ کے واسطے عطا کی تھی جیسیکہ مندر اور مسجد وغیرہ ہی اور جو گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں قایم رکھی گئی ہی وہ مذہبی حقیت کے ذیل میں شامل ہی اس قسم کی حقیت ہمیشہ کے واسطے یا جب تک وہ کام جسکی امداد خرچ کے واسطے وہ ابتدا میں عطا کی گئی تھی یا اب مقرر ہو جاری رہے قایم رہتی ہی — سرکاری حساب میں وہ دیواستھان کی مد میں درج کی جاتی ہی *

ذاتی حقیت کی مد میں وہ بیشمار حقیتیں شامل ہیں جنکو اگرچہ پہلی گورنمنٹوں نے مختلف ناموں کے ساتھہ منتقل کردیا تھا مگر وہ بغیر کسی امتیاز کے صرف بطور ذاتی انعام یا عطیات غیر مشروط کے جاری رہی گئی ہیں اور لوگ اُن سے فائدہ اُٹھاتے ہیں — قوانین متعلقہ بندوبست سرسری کے بموجب (ایکٹ ۲ و ۳ سنہ ۱۸۶۳ ع بمبئی) اور آؤر ماتحت بندوبستوں کے بموجب ذاتی انعام بیشتر ہمیشہ کے واسطے جاری رہتے ہیں اور بغیر کسی قسم کی شرایط کے منتقل ہوسکتے ہیں لیکن جو انعام بندوبست سرسری مذکورہ بالا سے متعلق نہیں ہیں اُن میں متبنی کرنیکا حق حاصل نہیں ہوتا ہی *

سررشتہ انتقالات

اس پریزیڈنسی کی آراضیات منتقل شدہ کے استحقاق کے جواز کی نسبت تحقیقات کرنیکا خیال اول ہی اول سنہ ۱۸۵۱ ع میں اسبات کے دریافت ہونےسے پیدا ہوا کہ جنوبی ملک مرہٹہ میں پیمایش مال کے اجرا کے زمانہ میں اکثر حقیتیں بغیر کسی اجازت کے از راہ دھوکہ دھی منتقل کردی گئی تھیں اس قسم کی تحقیقات سنہ ۱۸۴۳ ع میں جنوبی ملک مرہٹہ کی ایک یا دو کلکٹریوں میں امتحاناً شروع کی گئی تھی اور بعد اُسکے وہ قاعدہ اور انتظام کے ساتھہ ہونے لگی اور انعام کمیشن یا سررشتہ انتقالات کے نام سے اُسکو تمام پریزیڈنسی میں وسعت دی گئی مگر چند

برس کے تجربہ کے بعد یہہ بات معلوم ہوئي کہ اس سررشتہ کا کام اسوجہہ سے کہ اسمیں نہایت تفصیل کے ساتھہ چھان بین کي جاتي تھي نہایت سستي کے ساتھہ چلتا تھا پس یہہ بات تجویز کي گئي کہ جو شخص سرکاري مالگذاري سے معاف ہونے کا دعوی کریں انکو یہہ اختیار دیا جاوے کہ وہ ایک لگان بالمقطع ادا کرکے اپنے استحقاق کي تحقیقات سے بچ جاویں چنانچہ اس مقصد سے ایکٹ ۲ و ۷ سنہ ۱۸۶۳ ع جو قوانین بندوبست سرسري کے نام سے مشہور ہیں منظور کیئے گئے *

سررشتہ انتقالات کي کارروائي اور جو سرسري بندوبست اسکے بعد عمل میں آئے انکے نتیجے سنہ ۷۱ و ۱۸۷۰ ع تک ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں *

۱ — مالگذاري سالانہ جو انتقالات کي نسبت تحقیقات کے شروع ہوتے وقت منتقل کي گئي تھي —

			روپیہ
آراضي	...	...	۸۷۷۵۳۱۹
نقد	...	...	۳۳۱۲۷۱۵
میزان		...	۱۲۰۸۸۰۳۴

۲ — مالگذاري سالانہ جو سرکار کو فوراً وصول ہوئي یا جسکے ملنے کي توقع ہی —

				روپیہ
اراضي	...	...	...	۳۷۱۷۱۲۱
نقد	...	...	...	۱۲۹۶۸۱۵
میزان			...	۵۰۱۳۹۳۶

۳ — سالانه مالگذاري جو اشخاص منتقل اليه کے واسطے منظور کي گئي —

	اراضي	نقد	ميزان
	روپيه	روپيه	روپيه
ملکي حقيت ...	۲۸۲۳۵۲	۳۰۷۴۸۵	۵۸۹۸۳۷
حقيت بعوض خدمت	۱۱۰۲۳۷۰	۱۰۹۱۱۵۶	۲۱۹۳۵۲۶
مذهبي حقيت ...	۳۶۶۱۸۸	۱۷۳۳۳۰	۵۳۹۵۱۸
ذاتي حقيت ...	۳۲۶۹۸۰۰	۳۹۷۴۲	۳۶۶۳۵۴۲
ميزان ...	۵۰۲۰۷۱۰	۱۹۶۶۷۱۳	۶۹۸۷۴۲۳

۴ — بقايا مالگذاري جو گورنمنٹ کے ذمه واجب تهي مگر جسکي نسبت يهه تجويز قرار پائي تهي که وه دعويداروں کو واجب‌الادا نهيں هي اور گورنمنٹ ميں جمع کي گئي
لغايت سنه ۷۳ و ۱۸۷۲ع ... ۲۳۴۸۱۹۱ روپيه

۵ — ميزان خرچ سررشته انتقالات
لغايت سنه ۷۳ و ۱۸۷۲ع ... ۲۳۱۰۸۱۳ روپيه

تمام شد